اوپر نہیں نیچے دیکھو 7
روشن تعلیمات لانے والے رسولِ مکرم 15
غوثِ اعظم اور تفسیر قراٰنِ کریم 39
بچوں کو دین کی جانب کیسے مائل کریں؟ 59
بیٹیوں کو صالحات کی سیرت پڑھائیں 61

عزت اور سرفرازی پانے کا وظیفہ

یَا اَحَدُ

جو کوئی 9 بار پڑھ کر حاکم (یا افسر) کے آگے جائے گا، اِن شآءَ اللہُ الکریم عزت و سرفرازی پائے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص255)

دائمی بیماری کا روحانی علاج

یَا مُعِیْدُ

دائمی مریض ہر وقت پڑھتا رہے، اللہ ربُّ العزت صحت عنایت فرمائے گا۔ (بیمار عابد، ص39)

سر دَرْد کا روحانی علاج

پورے سر کا درد ہو یا شَقِیقہ (یعنی آدھے سر کا درد) بعد نمازِ عصر سُورۃُ التَّکَاثُر ایک بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دَم کیجئے، اِن شآءَ اللہُ الکریم دَرْد میں اِفاقہ ہو گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص383)

عیادت کرتے وقت یہ دُعا پڑھیں

جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو 7 بار یہ دُعا پڑھے: اَسْاَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ (ترجمہ: میں عظمت والے، عرشِ عظیم کے مالک اللہ پاک سے تیرے لئے شفا کا سوال کرتا ہوں) اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شفا ہو جائے گی۔ (ابوداؤد، 3/251، حدیث:3106)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2024ء / ربیع الآخر 1446ھ

جلد: 8 شمارہ: 10

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر
سراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

سلسلہ	عنوان	مصنف	صفحہ
قراٰن وحدیث	قراٰن اور دل	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی	4
	اوپر نہیں نیچے دیکھو	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی	7
فیضانِ سیرت	آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ امانت داری	مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی	9
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	فوت شدگان کی روحوں کا اپنے گھروں پر آنا مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	11
دار الافتاء اہلِ سنّت	نمازِ جنازہ میں دیوار سے دیکھ کر دعا پڑھنا کیسا؟ مع دیگر سوالات	مفتی فضیل رضا عطاری	13
مضامین	روشن تعلیمات لانے والے رسولِ مکرم	مولانا عدنان چشتی عطاری مدنی	15
	کام کی باتیں	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری	17
	غوثِ پاک کی نصیحتیں	مولانا شہزاد عنبر عطاری مدنی	19
	معیار	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی	21
	تربیتِ اولاد	حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ	23
	اسلام اور عدل	مولانا عبد العزیز عطاری	25
	افضل صدقہ	مولانا بلال حسین عطاری مدنی	28
تاجروں کے لئے	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی	31
بزرگانِ دین کی سیرت	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما	مولانا عدنان احمد عطاری مدنی	34
	رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے گھٹی کا شرف پانے والے	مولانا اویس یامین عطاری مدنی	36
	غوثِ اعظم اور تفسیر قراٰنِ کریم	مولانا گل فراز عطاری مدنی	39
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی	41
صحت و تندرستی	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں (زیتون)	مولانا احمد رضا عطاری مدنی	43
متفرق	افریقہ میں دینی کاموں کی مصروفیات	مولانا عبد الحبیب عطاری	45
قارئین کے صفحات	نئے لکھاری	محمد عثمان سعید / عبد الحنان / محمد مجاہد رضا قادری	49
	آپ کے تأثرات		53
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	جھگڑالو / حروف ملائیے	مولانا محمد جاوید عطاری مدنی	54
	دریا کے پار	مولانا حیدر علی مدنی	55
	خالی مشکیزہ دوبارہ بھر گیا	مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی	58
	بچوں کو دین کی جانب کیسے مائل کریں؟	ڈاکٹر ظہور احمد دانش عطاری مدنی	59
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	بیٹیوں کو صالحات کی سیرت پڑھائیں	اُمِّ میلاد عطاریہ	61
	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی فضیل رضا عطاری	63
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	شعیب احمد عطاری	64

قراٰن اور دل

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

دل انسانی جسم کا انتہائی اہم حصہ ہے۔ قراٰنِ کریم میں دل کی اہمیت اور صفات و اقسام کو کئی مقامات پر ذکر کیا گیا ہے۔ اچھے اوصاف پر دل کی تحسین اور بُرے اوصاف پر مَذمّت کی گئی ہے۔ دل کا اچھے یا بُرے اوصاف سے مُتَّصِف ہونا اس لئے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ بروزِ قیامت دل کے بارے میں بھی پوچھ گچھ کی جائے گی، چنانچہ سورۂ بنی اسرآءیل میں ہے: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُـوْلًا(۳۶)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔[1]

قراٰنِ کریم میں 70 سے زائد مقامات پر دل کا ذکر آیا ہے، اِن آیات کی روشنی میں دل کی تین اقسام بنتی ہیں: (1) قلبِ سلیم (2) قلبِ مَیّت (3) اور قلبِ مریض۔

قلبِ سلیم: سلیم کے ایک معنٰی سلامت کے ہیں یعنی وہ دل جس کا مالک شبہات و شہوات کا شکار ہونے سے بچا ہوا ہو اور احکامِ الٰہیہ پر استقامت سے قائم ہو، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سنّتوں پر عامل اور اسلافِ کرام کی پیروی کرنے والا ہو۔ سورۃ الشعراء میں فرمایا: ﴿یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ(۸۸) اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ(۸۹) وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ(۹۰)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر اور قریب لائی جائے گی جنت پرہیز گاروں کے لیے۔[2]

عظیم مفسر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: سلامتیِ دل سے مراد دل کا بدعقیدگیوں سے پاک ہونا، صوفیا کے نزدیک قلبِ سلیم وہ ہے جسے محبت و عشقِ الٰہی کے سانپ نے ڈس لیا ہو عربی میں سلیم سانپ ڈسے ہوئے کو کہتے ہیں۔[3]

قلبِ میت: میت مُردے کو کہتے ہیں۔ قلبِ میّت اس دل کو کہتے ہیں جو اپنے ربّ، خالق و مالک، رازق و معبود کو نہ پہچانتا ہو، جو نہ تو خالق و مالک کی عبادت کرے، نہ ہی اس کے حکم پر عمل کرے اور نہ ہی اس کے ممنوعات سے باز آئے۔ نفسانی خواہشات کے پیچھے چلے اور اپنے خالق کو چھوڑ کر غیر کی عبادت کرے۔

قلبِ مریض: وہ دل جو زندہ تو ہو یعنی اپنے خالق و مالک اللہ ربُّ العزّت کی پہچان اور اس پر ایمان تو رکھتا ہے لیکن شہوت، حرص، حسد، تکبر، خود پسندی اور ریاکاری جیسی بیماریوں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

میں مبتلا ہے۔

قلبِ سلیم کے قرآنی اوصاف[4]

قلبِ سلیم جو کہ احکامِ الٰہیہ پر کاربند اور معصیت و گناہ سے دور رہنے والا ہوتا ہے، اسے قراٰنِ کریم میں کئی صفات سے موسوم کیا گیا ہے۔

01 **قلبِ مطمئن:** یادِ الٰہی سے چین پانے والا دل قلبِ مطمئن کہلاتا ہے جیسا کہ سورۃ الرعد میں ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ-اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ(۲۸)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔[5]

02 **قلبِ مُنیب:** اللہ کریم سے ڈرنے اور خشیت رکھنے والا دل قلبِ منیب ہے جیسا کہ سورۂ قٓ میں ہے: ﴿مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ(۳۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا۔[6]

تفسیر نورالعرفان میں ہے کہ جس ڈر میں ہیبت اور تعظیم ہو اسے خشیت کہا جاتا ہے خشیت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے بے دیکھے ڈرنے کے معنی یہ ہیں انبیاءِ کرام سے سن کر رب کی ہیبت رکھے۔ یعنی ایسا دل ساتھ لایا جو مصیبت میں صابر آرام میں شاکر ہر حال میں رب کا ذاکر تھا۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ قلبِ منیب اللہ کی بڑی نعمت ہے جو خوش نصیب کو ملتی ہے۔[7]

قلبِ منیب لانے والے کا انعام بھی ارشاد فرمایا گیا ہے: ﴿ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍؕ-ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ(۳۴) لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ(۳۵)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا جنّت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ، یہ ہمیشگی کا دن ہے ان کے لیے ہے اس میں جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔[8]

03 **قلبِ وجِل:** سلامتی والے دل کی ایک قسم قلبِ وجِل یعنی ڈرنے والا دل بھی ہے، اہلِ ایمان کی خاص علامات میں سے ایک علامت یادِ الٰہی کے وقت دل کا ڈر جانا بھی ارشاد فرمائی گئی ہے جیسا کہ سورۃ الانفال میں ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں۔[9]

تفسیر نورالعرفان میں ہے کہ ذات وصفات کی آیات سے تو ہیبتِ الٰہی پیدا ہو اور آیاتِ عذاب سے خوف، آیات رحمت سے شوق و ذوق پیدا ہو، آنکھوں سے آنسو جاری ہوں، اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں عشق کی جلوہ گری نہ ہو، وہ کامل مومن نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن خضوع وخشوع اور حضورِ قلبی سے پڑھنا چاہئے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مومن کا اس جہان میں رب سے ڈرنا آئندہ بے خوفی کا ذریعہ ہے۔ رب فرماتا ہے ﴿لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۶۲)﴾[10]

سورۃ الحج میں ڈرنے والا دل رکھنے والوں کو خوشخبری سنائی گئی ہے: ﴿وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ(۳۴) الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں۔[11]

اسی طرح وہ لوگ جن کے دل راہِ خدا میں خرچ کرتے وقت اللہ پاک کی ہیبت وجلال سے ڈرتے ہیں ان کا بھی سورۃ المؤمنون میں بیان ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ(۶۰) اُولٰٓىٕكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ(۶۱)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور اُن کے دل ڈر رہے ہیں یوں کہ اُن کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے۔ یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انہیں پہنچے۔[12]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ نیکی کرنا اور ڈرنا کمالِ ایمان کی علامت ہے، گناہ کر کے ڈرنا کمال نہیں، شیطان نے بھی کہا تھا کہ ﴿اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ(۲۸)﴾ پھر گناہ پر ہی قائم رہا، ہاں گناہ کر کے ڈرنا کہ گناہ چھوڑ دے کمال ہے اور گناہ کر کے نہ ڈرنا سخت جرم ہے۔[13]

04 قلبِ لین: لین کے معنیٰ نرمی کے ہیں، قرآنِ کریم میں خوفِ خدا رکھنے والوں کے دلوں کے نرم ہونے کا ارشاد فرمایا گیا ہے، چنانچہ سورۃ الزمر میں ہے: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ(۲۳)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اسے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔(14)

05 قلبِ خاشع: یادِ الٰہی سے خشیت پانے والے دل کو قلبِ خاشع کہتے ہیں، اس کے بارے میں سورۃ الحدید میں فرمایا: ﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جو اترا۔(15)

06 قلبِ سکینہ: اللہ کریم نے جن اہلِ ایمان کے دلوں پر سکینہ نازل فرمایا، انہیں قلبِ سکینہ سے تعبیر کرسکتے ہیں، جن کے دلوں پر سکینہ نازل فرمایا گیا انہیں ایمان و یقین کے بڑھنے اور رضائے الٰہی کی نوید بھی سنائی گئی، سورۃ الفتح میں ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اُتارا تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے۔(16)

﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا(۱۸)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔(17)

07 قلبِ مربوط: ربِّ کریم کی ثنا و توصیف کرنے اور صرف اسی کو معبود ماننے والوں کے دلوں کو مضبوط کیے جانے کی قرآنی نوید ہے، چنانچہ سورۃ الکہف میں ہے: ﴿وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا(۱۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ان کے دلوں کی ڈھارس بندھائی جب کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی۔(18)

08 قلبِ مُخبِت: مخبت کہتے ہیں جھکنے والے کو، قرآنِ کریم میں "دلوں کا جھک جانا" ایمان کا تقاضا بیان کیا گیا ہے، چنانچہ سورۃ الحج میں ہے: ﴿لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ(۵۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: (اللہ اپنی آیتیں پکی کردیتا ہے) اس لیے کہ جان لیں وہ جن کو علم ملا ہے کہ وہ تمہارے رب کے پاس سے حق ہے تو اُس پر ایمان لائیں تو جھک جائیں اس کے لیے اُن کے دل اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ چلانے والا ہے۔(19)

---

(1)پ15، بنی اسرآءیل:36(2)پ19، الشعرآء:88، 89، 90 (3)نورالعرفان، سورۃ الشعرآء، تحت الآیۃ:88تا90، ص591(4) قلبِ میت اور قلبِ مریض کے اوصاف الگ مضمون کی صورت میں اگلے ماہ کے شمارے میں شائع کئے جائیں گے۔ ان شآءاللہ(5)پ13، الرعد:28(6)پ26، قٓ:33(7) تفسیر نورالعرفان، ص830، قٓ، تحت الآیۃ:33(8)پ26، قٓ:34، 35(9)پ9، الانفال:2(10) تفسیر نورالعرفان، ص281، الانفال، تحت الآیۃ:2(11)پ17، الحج:34تا35(12)پ18، المؤمنون:60تا61(13) تفسیر نورالعرفان، ص551، المومنون، تحت الآیۃ:60 (14)پ23، الزمر:23(15)پ27، الحدید:16(16)پ26، الفتح:4 (17)پ26، الفتح:18(18)پ15، الکہف:14(19)پ17، الحج:54۔

لو مدینے کا پھول لایا ہوں میں حدیثِ رسول لایا ہوں
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

شرحِ حدیثِ رسول
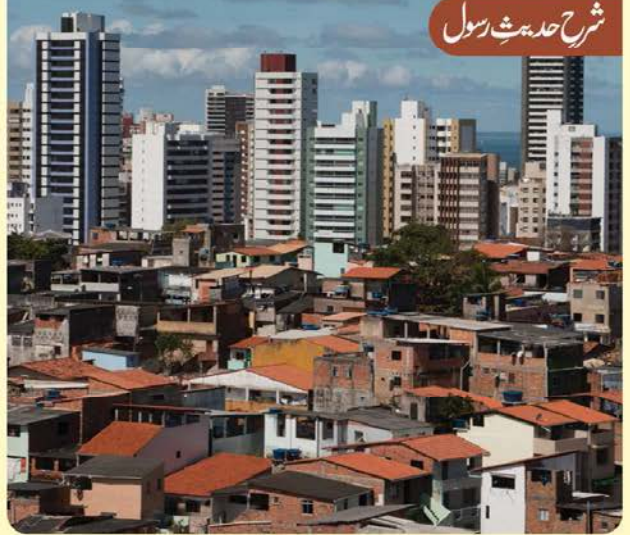
اوپر نہیں نیچے دیکھو

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

خاتمُ النّبیین، رحمۃٌ للعالمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْہُ ترجمہ: جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے مال و خَلق میں تم پر برتری (Superiority) دی گئی ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھے۔[1]

شرحِ حدیث اس حدیثِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اَلْخَلْقِ سے مراد صورت ہے، اولاد، پیروکار اور زینتِ دنیا کو بھی مُراد لیا جاسکتا ہے، جبکہ مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْہُ سے مراد ہے جو دنیوی معاملات میں اس سے نیچے ہو۔[2]

اب اس حدیثِ پاک کا معنیٰ یہ ہوا کہ جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مال، حسن و جمال، اولاد، پیروکار اور دنیاوی زیب و زینت وغیرہ میں تم سے بڑھ کر ہو تو ایسے شخص کو دیکھ لو جو ان چیزوں میں تم سے کم ہو۔

نیچے دیکھنے کے فوائد 1 نیچے اس لئے دیکھے کہ اسے اپنی کمی برداشت کرنا آسان ہو اور وہ اپنے اوپر ہونے والے انعاماتِ الٰہی پر خوش ہو اور ان پر شکر کرے۔ اس کا تعلق دنیاوی معاملات کے ساتھ ہے، رہے دینی و اُخروی اُمور تو اپنے سے اوپر والے کو دیکھے تاکہ فضائل حاصل کرنے کی رغبت بڑھے۔[3]

2 علمائے کرام نے فرمایا کہ اس فرمانِ رسول میں (باطنی) بیماری کا علاج ہے کیونکہ جب کوئی شخص اپنے سے اوپر والے کو دیکھے گا تو وہ حسد کے اثر سے محفوظ نہیں رہے گا اور حسد کی دوا یہ ہے کہ وہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھے تاکہ وہ شکرِ الٰہی کی طرف متوجہ ہو۔[4]

3 اگر انسان اپنے سے نیچے طبقے والوں کی طرف دیکھے تو اسے اس بات کا احساس ہوگا کہ وہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ اگر بالفرض کوئی ایسا انسان ہے جسے تمام لوگوں میں اپنے اوپر کوئی دکھائی نہیں دیتا تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے نیچے والوں کی طرف نہ دیکھے کہ اس صورت میں یہ غرور و تکبر، خود پسندی اور فخر کرنے کے فعلِ بد میں مبتلا ہو سکتا ہے لہٰذا اس پر لازم ہے کہ یہ ہمیشہ ان نعمتوں پر اللہ پاک کا شکر ادا کرے اور بالفرض اگر کوئی شخص یہ گمان کرے کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ فقر و تنگدستی کا شکار ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کریم کا شکر ادا کرے کہ اللہ نے اسے کثرتِ مال کے ذریعے دنیا کے فتنے میں مبتلا نہیں فرمایا۔[5]

شروحات کا خلاصہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو دنیاوی ناز و نعمت میں اس سے بلند پایہ ہے تو اسے ایسے شخص کو دیکھ لینا چاہئے جس سے یہ بلند پایہ ہے تاکہ بلند پایہ کو دیکھ کر اللہ کی نعمت کا کفران (ناشکری) نہ کرے بلکہ اپنے پر اللہ کی نعمتیں دنیاوی مال و متاع، خوبصورتی اور اولاد وغیرہ کو دیکھے تاکہ اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالائے اور خوش ہو، لیکن جس کا تعلق آخرت سے ہے وہاں اس کو دیکھے جو اس سے دین داری میں بلند پایہ ہے تاکہ فضائل حاصل کرنے میں راغب ہو۔[6]

مراٰۃ المناجیح میں ہے: اس حدیثِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطلب یہ ہوا کہ اگر تم کبھی ایسے شخص کو جو صحت یا دولت میں تم سے زیادہ ہو اور تم کو اس پر رنج ہو تو فوراً ایسے (شخص) کو بھی دیکھو جو صحت دولت میں تم سے کم ہے اور خدا کا شکر کرو۔ دنیاوی چیزوں میں اپنے سے نیچے کو دیکھو تاکہ تم شکر کرو اور دین کی چیزوں میں

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

اپنے سے اوپر کو دیکھو تاکہ تم اپنی عبادات پر تکبر نہ کرو، اگر تم پنجگانہ نماز پڑھتے ہو تو انہیں دیکھو جو تہجد اور اشراق بھی پڑھتے ہیں۔[7]

عمل کی فضیلت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے اور دنیا کے معاملے میں اپنے سے نیچے والے کو پیشِ نظر رکھا تو اللہ پاک اسے صابر اور شاکر لکھ دیتا ہے اور جس نے دین کے معاملے میں اپنے سے نیچے والے اور دنیا کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے کو پیشِ نظر رکھا تو اللہ پاک اسے صابر اور شاکر نہیں لکھتا۔[8]

غور و فکر کی تکمیل امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اس غور و فکر کی تکمیل اس طرح ہوگی وہ دنیاوی معاملات میں ہمیشہ اپنے سے نیچے والوں کو دیکھے اوپر والوں کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ شیطان ہمیشہ اس کی نظر کو دنیاوی معاملات میں اوپر والوں کی طرف پِھراتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ طلبِ مال میں کوتاہی کیوں کرتے ہو مال داروں کو دیکھو کہ انہیں کیسے اچھے کھانے اور عمدہ لباس حاصل ہیں اور دینی معاملات میں شیطان اس کی نگاہ اس سے نیچے والوں کی طرف پِھراتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے نفس کو کیوں مَشَقَّت اور تکلیف میں ڈالتے ہو اور کیوں اللہ پاک سے اس قدر ڈرتے ہو فلاں شخص کو دیکھو وہ تم سے زیادہ علم رکھنے کے باوجود اللہ سے نہیں ڈرتا، تمام لوگ تو عیش و عشرت میں مشغول ہیں جبکہ تم لوگوں سے ممتاز ہونا چاہتے ہو۔[9]

حاصلِ مطالعہ اس حدیثِ رسول اور اس کی شروحات کے مطالعہ سے درج ذیل پوائنٹس حاصل ہوئے:

1 احساسِ کمتری اور برتری کا علاج معلوم ہوا۔ مزید مستدرک میں فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مال داروں کے پاس کم جایا کرو یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ پاک کی نعمت کو کم نہ سمجھو۔[10]

حضرت شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ جب کسی دنیادار کو دیکھتے تو دعا کرتے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“[11]

2 ہر انسان مال، حُسن و جمال، اولاد اور صلاحیتوں وغیرہ میں برابر نہیں ہوتا بلکہ کوئی ان چیزوں میں آپ سے بَرتر ہوگا اور کسی کے پاس یہ نعمتیں آپ سے کم ہوں گی۔ اس لئے اپنی کمی پر پریشان اور مایوس نہ ہوں اور اپنی برتری پر غرور و تکبر میں مبتلا نہ ہوں۔

سُکھی رہنے کے نسخے 1 دو چیزوں کی گنتی چھوڑ دیں: (۱) اپنے دُکھ اور (۲) دوسرے کے سُکھ۔ ورنہ آپ کے دکھوں میں اضافہ ہوجائے گا 2 اپنے آرام و آسائش کا دوسروں کے زیادہ آرام و آسائش سے مقابلہ نہ کریں، اس سے بھی آپ دکھی ہو سکتے ہیں 3 جب آپ دکھی ہوں تو اپنے سے بڑھ کر دکھیاروں کی حالت پر غور کرنے سے آپ کے دکھ کی شدت کم ہوجائے گی اور اسے برداشت کرنا قدرے آسان ہوجائے گا۔

میرے پاؤں تو سلامت ہیں ایک بزرگ علمِ دین حاصل کرنے کے لئے دُور دَراز شہر کی طرف پیدل روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے ان کے جوتے ٹُوٹ گئے اور چلنا مشکل ہوگیا تو انہوں نے جوتے اُتار دیئے اور ننگے پاؤں چلنا شروع کردیا۔ ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے ان کے پاؤں میں چھالے پڑ گئے، لیکن جب تکلیف بہت زیادہ بڑھ گئی تو وہ بزرگ تھک ہار کر بیٹھ گئے۔ اس وقت ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر میرے پاس بھی دولت ہوتی تو میں بھی کسی سواری پر سفر کرتا اور میری یہ تکلیف دہ حالت نہ ہوتی۔ اچانک اس بزرگ کی ایک معذور شخص پر نظر پڑی جس کے پاؤں ہی نہیں تھے اور وہ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر آگے بڑھ رہا تھا۔ اس بزرگ نے جب یہ منظر دیکھا تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے اُس خیال کی معافی مانگنے لگے اور اللہ پاک کا شکر ادا کیا کہ سُواری نہ ہونے کی وجہ سے پاؤں زخمی ہوگئے ہیں تو کیا ہوا میرے پاؤں تو سلامت ہیں کہ کھڑا بھی ہوسکتا ہوں اور چل بھی سکتا ہوں۔[12]

اللہ پاک ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری،4/244، حدیث:6490 (2) فتح الباری،12/275، تحت الحدیث:6490 (3) عمدۃ القاری،15/562، تحت الحدیث 6490 (4) فتح الباری،12/275، تحت الحدیث:6490 (5) دیکھئے: مرقاۃ المفاتیح،9/95، تحت الحدیث:5242 (6) تفہیم البخاری،9/780 (7) دیکھئے: مرأۃ المناجیح،7/66، 67 (8) شعب الایمان،4/137، حدیث:4575 (9) احیاء العلوم،3/300 (10) مستدرک،5/444، حدیث:7939 (11) دیکھئے: مرقاۃ المفاتیح،9/95، تحت الحدیث:5242 (12) گلستان سعدی، ص95۔

اندازمیرےحضور کے

آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ امانت داری

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی*

رَبِّ کریم نے اپنے حبیب کو جہاں مُعلِّمِ کائنات بنایا وہیں آپ کے انداز و کردار کو بھی ہمارے لئے کامل نمونہ قرار دیا ہے، آپ کی مبارک سیرت کا ایک بہت ہی شاندار پہلو امانت و دیانت بھی ہے۔ حضور خاتم النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ امانت و دیانت شروع سے مشہور تھی، اعلانِ نبوت سے پہلے بھی آپ اِس خوبی سے جانے جاتے تھے۔[1] اور کفّار و مشرکین اِس کا اظہار و اعتراف کیا کرتے تھے۔[2] جب آپ کی مبارک عمر 25 سال ہوئی تو مکّہ میں آپ کو "امین (امانت دار)" کے لقب سے جانا جانے لگا۔[3]

آیئے! آپ کی شانِ امانت داری کی کچھ جھلکیاں پڑھیے:

اعلانِ نبوت سے قبل اندازِ امانت داری اعلانِ نبوت سے پہلے مکّہ کی معزّز، مال دار اور نہایت عقل مند خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا اپنا سامانِ تجارت ملکِ شام بھیجنا چاہتی تھیں اور ایک امانت دار آدمی کی تلاش میں تھیں۔ بی بی خدیجہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچائی و حسنِ اخلاق کے ساتھ ساتھ صفتِ امانت داری سے بھی خوب آگاہ تھیں، چنانچہ آپ نے رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یوں پیغام بھیجا: میری جانب سے آپ کو (سامانِ تجارت کے ساتھ شام) بھیجنے کی پیشکش کا سبب وہ بات ہے جو مجھے آپ کی (سچی) گفتگو، امانت داری اور اعلیٰ اخلاق کے بارے میں پہنچی ہے، (اگر یہ پیشکش قبول فرمالیں تو) میں آپ کو دیگر کے مقابلے میں دگنا معاوضہ دوں گی۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسے قبول فرمایا اور پہلے سے کئی گنا زیادہ نفع ہوا۔[4] حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا نے دیگر اوصافِ نبوی کے ساتھ امانت داری کی خوبی ملاحظہ فرمائی تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نکاح کا پیغام بھیجا اور سفرِ شام سے واپسی کے دو مہینے 25 دن بعد آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا سے نکاح فرمایا۔[5]

اعلانِ نبوت کے بعد اندازِ امانت داری اعلانِ نبوت کے بعد کفارِ مکہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بدترین دشمن ہوگئے تھے مگر اس کے باوجود یہ لوگ آپ کی دیانت داری پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے آپ کے پاس اپنی قیمتی چیزیں بطورِ امانت رکھوایا کرتے تھے۔ جب کفّارِ مکّہ کو آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رات میں مدینہ ہجرت کر جانے کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کو شہید کرنے کے ارادے سے آپ کے گھر کا مُحاصرہ

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کرلیا، ایسا دشمن جو جان لینے پر تُلا ہے مگر رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس وقت بھی اِن امانتوں کو لوٹانے کی فکر فرمارہے ہیں چنانچہ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ کو امانتیں سپرد کیں اور تمام امانتیں لوٹانے کے بعد مدینہ آنے کا حکم دیا۔[6]

دینِ اسلام کو امّت تک پہنچانا بھی امانت داری میں شامل ہے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 23 سال کے عرصے میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق امانتِ اسلام کو پوری طرح پہنچادیا، چنانچہ حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے پوچھا:

اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم اُسے مضبوطی سے پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ اللہ پاک کی کتاب ہے۔

تم سے (قیامت کے دن) میرے بارے میں سوال ہو گا تو تم کیا جواب دوگے؟ سب نے عرض کی: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امّت کی بھلائی چاہی۔

یہ سُن کر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کرکے یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے: اے اللہ! گواہ رہنا۔[7]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے انداز کے ساتھ الفاظ کے ذریعے بھی ہمیں امانت و دیانت کی تربیت دی ہے، اِس سلسلے میں چند احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

1 جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔[8]

2 منافق کی تین علامتیں ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے، اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو۔[9]

3 عنقریب تم پر مشرق و مغرب کی زمینوں کے دروازے کھل جائیں گے لیکن ان کے عمال (یعنی حکمران) جہنمی ہوں گے سوائے اس کے جو اللہ پاک سے ڈرے اور امانت ادا کرے۔[10]

4 گفتگو تمہارے درمیان امانت ہے۔[11]

5 جس میں امانت نہیں اس کا دین کامل نہیں۔[12]

6 تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کسی کو کوئی رخصت نہیں: (۱) والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر (۲) وعدہ پورا کرنا خواہ مسلمان سے کیا ہو یا کافر سے (۳) امانت کی ادائیگی خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی۔[13]

7 سچا اور امانت دار تاجر: انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔[14]

اللہ کریم ہمیں امانت داری کی سنّت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص75 (2) السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص79 (3) دلائل النبوۃ للاصفہانی، ص99 (4) دلائل النبوۃ للاصفہانی، ص99-110، دلائل النبوۃ للبیہقی، 2/66 (5) مواہب لدنیہ، 1/101 (6) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/95-96 (7) مسلم، ص490، حدیث: 2950 (8) بخاری، 1/37، حدیث: 59 (9) مسلم، ص53، حدیث: 212-213 (10) مسند احمد، 9/44، حدیث: 23170 (11) موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 7/244 (12) شعب الایمان، 4/320، حدیث: 5254 (13) شعب الایمان، 4/82، حدیث: 4363 (14) ترمذی، 3/5، حدیث: 1213۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 تہجد کے وقت میں پہلے تہجد کی نماز ادا کریں یا عشا کی بقیہ؟

سُوال: اگر کوئی شخص عشا کی نماز کے صرف فرض ادا کرے اور بقیہ نماز تہجد میں ادا کرے تو تہجد کے وقت وہ پہلے تہجد کی نماز ادا کرے یا عشا کی بقیہ نماز ادا کرے؟

جواب: عشا کے فرضوں کے بعد کی سنتیں ادا کرلی جائیں یہ ترک نہ کی جائیں، اسی طرح اگر کوئی جاگنے پر قدرت رکھتا ہے تو پھر اُس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ جب سو کر اٹھے تو تہجد کے وقت میں وِتر پڑھے، نیز تہجد کے وقت پہلے تہجد کی نماز پڑھے پھر اس کے بعد وِتر کی نماز ادا کریں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 13 ربیع الآخر شریف 1445ھ)

2 غوثِ پاک کی والدہ کا نام

سُوال: غوثِ پاک کی والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: غوثِ پاک کی امّی جان کا نام "فاطمہ" اور کنیت "اُمُّ الخیر" ہے یعنی اُمُّ الخیر فاطمہ رحمۃُ اللہِ علیہا۔ (مرآۃ الزمان فی تواریخ الاعیان، 21/80- مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الآخر شریف 1445ھ)

3 کسی بھی دن گیارھویں شریف کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی نے 11 ربیع الآخر شریف کو گیارھویں شریف کی نیاز نہیں کی ہو تو کیا وہ پورے مہینے میں کسی اور دن کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں کر سکتے ہیں بلکہ پورے سال میں کر سکتے ہیں، 11 ربیعُ الآخر شریف ہی کو کرنا ضروری نہیں ہے، لیکن بزرگوں اور مسلمانوں میں مخصوص تاریخ کو ایصالِ ثواب کرنا رائج ہے کہ اس دن کی خاص برکت ہے، اس دن کرنا زیادہ مناسب ہے، لیکن کوئی اس دن نہیں کر سکا تو بعد میں جب چاہے کر سکتا ہے۔ اس کے لئے دیگیں پکانا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ جو گھر میں پکایا ہے اسی پر ایصالِ ثواب کر دیجئے۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم برکتیں ملیں گی۔ (مدنی مذاکرہ، 13 ربیع الآخر شریف 1445ھ)

4 فوت شدگان کی روحوں کا اپنے گھروں پر آنا

سُوال: کیا موت کے بعد انتقال کرنے والوں کی روحیں اپنے گھروں پر آتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! مسلمان کی روح مخصوص اوقات میں جیسے شبِ جمعہ اور شبِ براءت وغیرہ میں آتی ہے اور اپنے گھر والوں سے ایصالِ ثواب کا مطالبہ کرتی ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 9/653) غیر مسلم کی روح قید میں ہوتی ہے وہ باہر نہیں نکل سکتی۔ (دیکھئے: بہار شریعت، 1/103) بعض بابا جی کہتے ہیں کہ اِس کی روح ستا رہی ہے یا اُس کی روح ستا رہی ہے، یہ سب بیکار باتیں

ہیں، غیر مسلم کی روح تو قید میں ہے وہ ستانے آ ہی نہیں سکتی اور مسلمان کی روح اگر جنّت کے مزے لے کر عیش میں ہے، اُس کی قبر جنّت کا باغ بنی ہوئی ہے تو اُس نے بھی آکر ستانا نہیں ہے، اسی طرح کوئی مسلمان مَعاذَ اللہ عذاب میں ہے تو اس کی روح بھی آکر نہیں ستائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 27 ربیع الآخر شریف 1445ھ)

5 صدقہ و خیرات کی قبولیت کا معیار

سُوال: صدقہ و خیرات کی قبولیت کا معیار کیا ہے؟

جواب: اِخلاص۔ اللہ پاک کی راہ میں جب بھی صدقہ و خیرات کریں اِخلاص کے ساتھ کریں کہ اِخلاص قبولیت کی کُنجی (Key) ہے، رِیاکاری اور دکھاوے کے لئے کریں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 13 ربیع الآخر شریف 1445ھ)

6 بطخ کے انڈے کھانا کیسا؟

سُوال: کیا بطخ کے انڈے کھائے جاسکتے ہیں؟

جواب: بطخ حلال پرندہ ہے، اس کا گوشت بھی کھاسکتے ہیں اور اس کے انڈے بھی کھاسکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 18 جُمادَی الاُولیٰ 1445ھ)

7 گناہ گار کا نیکی کی دعوت دینا کیسا؟

سُوال: جو خود اچھے کام نہیں کرتا وہ دوسروں کو اچھے کام کرنے کا کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی خود نیکی نہ کرے لیکن دوسرے کو نیکی کی دعوت دے تو یہ جائز ہے، بلکہ بعض صورتوں میں دوسرے کو نیکی کی دعوت دینا واجِب ہو جائے گا، جیسے کوئی خود گناہ سے نہیں بچ رہا لیکن کوئی دوسرا شخص گناہ کر رہا ہے اور اِس کو ظنِّ غالب ہے کہ میں اُس کو سمجھاؤں گا تو وہ گناہ چھوڑ دے گا تو اب اُس کو سمجھانا اور بُرائی سے روکنا اِس پر واجِب ہو جائے گا۔ (دیکھئے: بہارِ شریعت، 3/615) اگر یہ اُس کو نہیں سمجھائے گا تو بُرائی سے نہ روکنے کا گناہ بھی اِس کے سَر آئے گا، یوں اِس کے سَر دو گناہ ہو جائیں گے ایک خود بُرائی میں مبتلا ہونے کا اور دوسرا بُرائی سے نہ روکنے کا۔ (مدنی مذاکرہ، 18 جُمادَی الاُولیٰ 1445ھ) (تاہم جس طرح دوسرے کو گناہوں سے بچانا ضروری ہے اسی طرح اپنے آپ کو بھی گناہوں سے دور رکھنا ضروری ہے۔)

8 فرض غسل سے پہلے ناخن کاٹنا کیسا؟

سوال: فرض غسل سے پہلے ناخن کاٹ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: فرض غسل سے پہلے ناخن کاٹنا مکروہ ہے، (بہارِ شریعت، 3/585) فرض غسل کے بعد ناخن کاٹنے چاہئیں۔

(مدنی مذاکرہ، 12 شوال المکرم 1445ھ)

9 امام صاحب کا ”رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد“ کہنا کیسا؟

سوال: جب امام صاحب رُکوع سے کھڑے ہوتے ہیں تو ”سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ“ کہتے ہیں، کیا اس کے بعد امام صاحب رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد پڑھیں گے یا خاموش رہیں گے یا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد مقتدی پڑھیں گے، اس کا جواب عطا فرما دیجئے۔

جواب: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد مقتدی کہیں گے، امام صاحب نہیں کہیں گے، اگر امام صاحب نے کہہ بھی دیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، نماز ہو جائے گی۔ البتہ اگر کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو پھر وہ دونوں کہے گا۔

(بہارِ شریعت، 1/527- مدنی مذاکرہ، 30 جُمادَی الاُخریٰ 1444ھ)

10 نکاح فارم میں مہر کے خانے میں کیا لکھوایا جائے؟

سُوال: جب نکاح ہوتا ہے تو اُس وقت نکاح فارم بھی بھرا جارہا ہوتا ہے، نکاح فارم میں مہر کے خانے میں بعض اوقات لڑکی والے سونا چاندی لکھواتے ہیں، تو کیا اس فارم میں مہر کے طور پر سونا چاندی لکھواسکتے ہیں یا مہر کے طور پر رقم ہی لکھوانا ضروری ہے، نیز سونا چاندی لکھوائی جائے تو کتنا سونا چاندی لکھوایا جائے؟

جواب: شرعی مہر کم از کم دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی ہے اور یہ واجب ہے۔ نکاح فارم میں صرف رقم ہی لکھوانا ضروری نہیں ہے بلکہ سونا چاندی، پیسے، پلاٹ، سوٹ اور غلہ وغیرہ بھی لکھواسکتے ہیں لیکن اس کی مالیت دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی سے کم نہ ہو زیادہ کی کوئی Limit (یعنی حد) نہیں ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 12/165- بہارِ شریعت، 2/64- مدنی مذاکرہ، 29 جُمادَی الاُخریٰ 1444ھ)

دَارُالْافْتَاء اَھلِسُنَّت

مفتی فضیل رضا عطّاری*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیرم بورڈ وغیرہ کھیلوں میں ہارنے والے کا سب کی فیس ادا کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیرم بورڈ اور بلیرڈ کلب وغیرہ میں بعض لوگ یوں جاکر کھیلتے ہیں کہ تمام کی فیس ہارنے والا ادا کرے گا؟ پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ صورت جوا میں داخل ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسا عقد جس میں دو طرفہ شرط ہو، اور ہارنے کی صورت میں اپنی رقم کے ڈوبنے کا خطرہ ہو اور جیتنے کی صورت میں دوسرے کا مال ملنے کی امید ہو، اسے جوا کہتے ہیں۔ اس کے مطابق سوال میں پوچھی گئی صورت کا جائزہ لیں تو اس میں بظاہر اگرچہ صرف ایک کی رقم جانے کا اندیشہ ہے اور بقیہ کے پاس رقم کی صورت میں کچھ نہیں آنا، مگر درحقیقت یہ بھی جوا ہی ہے کیونکہ اگرچہ رقم نہیں ملے گی، مگر گیم کھیلنے کی وجہ سے جو رقم ذمہ میں لازم ہوئی، وہ ہارنے والے نے اس کی طرف سے ادا کردی، یوں یہ بھی اپنے پاس دوسرے کی رقم آنا کہلائے گا، لہٰذا یہ صورت بھی جوا میں داخل ہے اور جوا سخت ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

نیز اس میں اگر جوا کی صورت نہ بھی ہو یعنی ہر ایک اپنی فیس خود ادا کرے، تب بھی کیرم بورڈ اور بلیرڈ وغیرہ تمام ایسے کھیل جن میں کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ نہ ہو، محض لہو و لعب کے طور پر کھیلے جاتے ہوں، ممنوع و باطل ہیں، احادیث کریمہ میں اس طرح کے کھیلوں سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

تنبیہ: یاد رہے ہر ایسا کام جس کی شریعت کی نظر میں کوئی مقصود منفعت نہ ہو، اس کا اجارہ جائز نہیں ہوتا اور اوپر واضح ہو چکا کہ کیرم بورڈ اور بلیرڈ وغیرہ کا کوئی جائز دنیوی یا دینی مقصد نہیں، بلکہ یہ محض لہو و لعب کے طور پر کھیلے جاتے ہیں، لہٰذا کھیلنے کی ممانعت کے ساتھ اس طرح کے کاموں کا کلب کھولنا اور اس طرح کے لہو و لعب کے کاموں پر اجارہ کرنا بھی ناجائز و حرام ہے، اس سے بچنا بھی ضروری ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 نمازِ جنازہ میں دیوار سے دیکھ کر دعا پڑھ لی تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص نمازِ جنازہ میں سامنے دیوار پر لکھی ہوئی جنازے کی دعا دیکھ کر پڑھ لے، تو کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانینِ شرعیہ کے مطابق نماز میں عورت کسی مرد کے برابر کھڑی ہو تو نمازِ جنازہ کے علاوہ نمازیں چند شرائط پائے جانے کی صورت میں فاسد ہو جاتی ہیں، جبکہ نمازِ جنازہ فاسد نہیں ہوتی، اس

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

ایک چیز کے علاوہ بقیہ جتنی چیزوں سے عام نمازیں فاسد ہوتی ہیں ان سے نمازِ جنازہ بھی فاسد ہو جاتی ہے، چونکہ دیکھ کر دعا پڑھنا تعلم من الغیر یعنی غیر سے سیکھنے کے زمرے میں آتا ہے اور اس سے عام نمازیں فاسد ہو جاتی ہیں، لہٰذا نمازِ جنازہ بھی اس سے فاسد ہو جائے گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 امام کے سجدہ سہو کرنے کے بعد کوئی جماعت میں شامل ہوا تو وہ سجدہ سہو کرے گا یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام سجدہ سہو کے بعد تشہد میں بیٹھا تھا، اس وقت کوئی شخص جماعت میں شامل ہوا، تو اس پر سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں، جبکہ چھوٹی ہوئی رکعتیں ادا کرتے ہوئے خود اس سے سہو واقع نہیں ہوا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں سجدہ سہو کے بعد تشہد میں بیٹھے ہوئے امام کی جس شخص نے اقتدا کی، تو امام کے سہو کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ خود اس مقتدی سے تو کوئی بھول واقع نہیں ہوئی اور امام کی پیروی کی رُو سے بھی سجدہ سہو لازم نہیں ہوا کہ اس نے امام کو دونوں سجدوں میں نہیں پایا اور امام کی پیروی اسی چیز میں لازم ہوتی ہے جس میں اسے پالیا جائے، یہی وجہ ہے کہ امام کے سہو کا دوسرا سجدہ کرتے وقت جو شخص اقتدا میں شامل ہو، اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ دوسرا سجدہ تو ادا کرے گا مگر پہلے سجدے کی قضا اس کے ذمے لازم نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 وطنِ اقامت کو چھوڑ کر مدت سفر سے کم پر واقع شہر میں چلے جانے سے مقیم شمار ہو گا یا مسافر؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اپنے آبائی علاقہ سے تقریباً 200 کلو میٹر دور ایک شہر میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے مقیم تھا۔ ابھی چار دن ہی گزرے تھے کہ کسی کام کے سلسلے میں مجھے دو دن کے لئے قریبی شہر، جو مدت سفر سے کم پر واقع ہے، میں جانا پڑ گیا، تو ایسی صورت میں ان دو دنوں میں اور واپس آنے کے بعد میں پوری نماز پڑھوں گا یا قصر کروں گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسافر شرعی جب کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے، تو وہ جگہ اس کے لئے وطنِ اقامت بن جاتی ہے۔ اس کے بعد جب تک وہ وطنِ اصلی میں نہ چلا جائے یا کسی اور جگہ کو وطنِ اقامت نہ بنا لے اگرچہ وہ مدتِ سفر سے کم ہو یا سفرِ شرعی کے لئے روانہ نہ ہو جائے، اس وقت تک مقیم ہی رہے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔

پوچھی گئی صورت میں جب آپ نے اس شہر میں پندرہ دن رہنے کی نیت کر لی، تو وہ آپ کا وطنِ اقامت بن گیا، اس کے بعد چونکہ آپ کا اپنے وطنِ اقامت سے دوسرے شہر کا سفر، سفرِ شرعی نہیں ہے اور وہاں پر قیام بھی فقط دو دن کے لئے ہے پندرہ دنوں کے لئے نہیں ہے، تو آپ کا وطن اقامت باطل نہ ہوا، لہٰذا آپ مقیم ہی رہیں گے، ان دو دنوں میں اور واپس آنے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔

تنبیہ: یاد رہے مذکورہ صورت میں پوری نماز پڑھنے کا حکم اسی وقت ہے جبکہ واقعی آپ کی ایک جگہ پورے پندرہ دن رہنے کی نیت ہو اور بعد میں اتفاقاً کہیں جانا پڑ جائے۔ اگر پہلے ہی سے معلوم ہے کہ چار دن کے بعد دوسرے شہر میں کام کے لئے جانا ہو گا اور وہاں کم از کم ایک رات گزارنی ہو گی، تو اس صورت میں یہ جگہ آپ کے لئے وطنِ اقامت نہیں بنے گی اور دونوں جگہوں میں قصر نماز پڑھنی ہو گی، کیونکہ فقہاء کرام کی تصریحات کے مطابق وطن اقامت بننے کے لئے کسی ایک جگہ پر پورے پندرہ دن گزارنے کی نیت کرنا ضروری ہے اور یہاں پر پندرہ دن کی نیت سے مراد پندرہ راتیں بسر کرنے کی نیت ہے کہ اقامت میں معتبر رات بسر کرنا ہے اگرچہ دن میں کسی دوسرے مقام پر جانے کی نیت ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جبکہ دوسرا مقام مدت سفر سے کم پر ہو اور اگر ایک رات بھی کسی اور مقام پر گزارنے کی نیت ہو اگرچہ وہ مدت سفر سے کم ہو، تو وطن اقامت نہیں بنے گا اور نماز میں قصر کرنا ضروری ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روشن تعلیمات لانے والے رسولِ مکرّم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

انبیاءِ کرام علیہم السّلام کی بعثت کا بنیادی مقصد اللہ کی مخلوق کو کفر کے اندھیروں سے ہدایت اور ایمان کی روشنی کی طرف لانا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو رسول بنا کر بھیجنے کے مقاصد پر غور کیا جائے تو چند چیزیں بہت واضح ہیں جیسا کہ اللہ کریم نے خود فرمایا: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔[1]

دوسری آیتِ کریمہ میں ہے: ﴿كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ(۱۵۱)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جیسے ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا۔[2]

قراٰنِ مجید کی ایسی کئی آیات ہیں کہ جو نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بعثت کا مقصد بیان کرتی ہیں۔ اسی طرح احادیثِ مبارکہ کے مجموعہ کی طرف سرسَری نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے خود بنفسِ نفیس کئی روایات میں اپنی مبارک بعثت کے مقصد کو بیان فرمایا ہے۔ مقاصدِ بعثت پر مشتمل ان ہی احادیث میں سے چند یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

ایک بار جب رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے عرض کی گئی: آپ مشرکین کے خلاف دعا کیوں نہیں کرتے تو فرمایا: اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ اُبْعَثْ عَذَابًا یعنی مجھے تو رحمت ہی بنا کر بھیجا گیا ہے اور مجھے عذاب کے لئے نہیں بھیجا۔[3]

ایک اور موقع پر فرمایا: اِنِّی لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا، وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً یعنی بے شک میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔[4]

ان دونوں روایات سے صاف ظاہر ہے کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بعثت کا مقصد لعنت یا عذاب نہیں بلکہ رحمت ہی رحمت ہے۔ مسلمانوں پر آپ کی خاص رحمت ہے اور رحمتِ عامہ کافروں پر بھی ہے یوں کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی برکت سے دنیا میں کفار پر عذاب آنا بند ہوا۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہمیشہ کفار کو اسلام کی دعوت دے کر رحمتِ ایزدی سے قریب کرنے کی کوشش فرمائی۔ جو رحمت سے قریب کرنے کے لئے بھیجا گیا ہو وہ رحمت سے دور کیسے کر سکتا ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا: اِنِّی لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا ترجمہ: میں لَعَّان (یعنی لعنت کرنے والا) بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک اور حدیثِ پاک میں اپنی بعثت کا مقصد یوں بیان فرمایا: اِنَّمَا بَعَثَنِی اللهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِی مُتَعَنِّتًا یعنی اللہ کریم نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا ہے، مجھے متشدد بنا کر نہیں بھیجا۔[5]

اس روایت میں ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنی بعثت کا مقصد تبلیغ کو قرار دیا کہ جن چیزوں کو حلال قرار دیا گیا ہے وہ بھی بتادوں اور جنہیں حرام قرار دے کر ان سے روک دیا گیا

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث المدینۃ العلمیہ، کراچی

ہے انہیں بھی بیان کر دوں۔

ایک روایت میں یوں بیان فرمایا ہے: وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی میں تو مُعلِّم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔(6)

اس روایت میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے تشریف لانے کا مقصد یہ بتایا کہ مجھے معلم، اُستاد اور سکھانے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔ خیال رہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگرچہ سب سے بڑے عبادت گزار بھی ہیں لیکن حضور کی عبادت عملی تعلیم ہے۔ لہٰذا آپ نماز پڑھتے ہوئے بھی معلم ہیں۔ یوں آپ کا عبادات کرنا رضائے الٰہی کے لئے بھی ہے اور اُمّت کو سکھانے کے لئے بھی۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری کا اصل مقصد تعلیم ہے رب فرماتا ہے: ﴿وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور (تمہیں) کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے۔(7)

ایک روایت میں مقصدِ بعثت یوں بیان فرمایا: اِنَّ اللہَ بَعَثَنِیْ بِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ یعنی اللہ کریم نے مجھے تمام مکارمِ اخلاق اور محاسنِ افعال کی عمدگی سے نواز کر بھیجا ہے۔(8) ایک اور روایت میں ہے: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی میں محاسنِ اَخلاق کی تکمیل کیلئے ہی بھیجا گیا ہوں۔(9) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ سے روایت ذکر کرتے ہیں: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ یعنی میں حسنِ اخلاق کی اَقْدار کو مکمل کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔(10)

امام بخاری و مسلم کے استاد صاحب نے ایک روایت ان الفاظ سے نقل کی ہے: اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَلَاحَ الْاَخْلَاقِ یعنی میں تو اچھے اَخلاق کو مکمل کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہوں۔(11)

حضرت امام احمد بن حنبل نے ان الفاظ سے روایت ذکر کی ہے: اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ یعنی میں تو عمدہ اَخلاق کو مکمل کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہوں۔(12)

حضرت امام طحاوی حنفی لکھتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ پاک نے حضورِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس لئے مبعوث فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کیلئے ان کے دین کی تکمیل فرمادیں، اور اللہ پاک کا یہ فرمان ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا(13) اسی معنی و مفہوم کی وہ آیت ہے جو اللہ پاک نے حضور اکرم پر نازل فرمائی ہے، لہٰذا اللہ پاک کا حضور کو دنیا میں بھیجنا اس لئے تھا کہ آپ لوگوں کے لئے اُس دین کی تکمیل فرمائیں کہ جس پر آپ سے پہلے انبیائے کرام عمل پیرا رہے ہیں، پھر اللہ پاک نے اس آیت ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ﴾ کو نازل فرما کر اس دین کے مکمل ہونے کی خبر دی۔ اِکمال سے مراد اِتمام ہے۔ اور یہی معنیٰ حضور کے فرمان: "بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ" میں بھی مذکور ہے اور "صَالِحَ الْاَخْلَاقِ" کا معنیٰ "صَالِحَ الْاَدْیَانِ" یعنی تمام ادیان کی اصلاح ہے اور وہ دینِ اسلام سے ہوئی ہے۔(14)

حضرت علامہ ابنِ عبد البر مالکی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے تحت لکھتے ہیں: "صَالِحَ الْاَخْلَاقِ" میں تمام تر صلاح و خیر، دین، فضائل، مُروّت، بھلائی اور عدل و انصاف سب کچھ شامل ہے، اسی وجہ سے تو حضور کو ان صفات کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ علمائے اسلام نے فرمایا: اللہ پاک نے اپنے اس فرمان: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ(۹۰)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو(15) میں تمام نیک اعمال، فضیلت اور عمدہ اخلاقی صفات کو جمع فرمادیا ہے۔(16)

---

(1) پ17، الانبیاء:107 (2) پ2، البقرۃ:151 (3) شعب الایمان، 2/144، حدیث: 1403 (4) مسلم، ص1074، حدیث:6613 (5) ترمذی، 5/211، حدیث: 3329 (6) ابن ماجہ، 1/150، حدیث:229 (7) پ2، البقرۃ: 151 (8) معجم الاوسط، 5/153، حدیث:6895 (9) نوادر الاصول، 1/1107، حدیث: 1425 (10) موطا للامام مالک، 2/404، حدیث:1723 (11) مصنف ابن ابی شیبہ، 16/498، حدیث: 32433 (12) مسند احمد، 14/512، حدیث:8952 (13) پ6، المائدۃ:3 (14) شرح مشکل الآثار، 11/262، تحت الحدیث:4432 (15) پ14، النحل:90 (16) التمہید، 10/527۔

کام کی باتیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مختلف مقامات پر سنتوں بھرے اجتماعات میں اصلاح و تربیت پر مشتمل بیانات اور مدنی چینل کے سلسلوں کے ذریعے اخلاقی، اصلاحی، اعتقادی، روحانی معاشی اور معاشرتی معاملات اور مسائل کا حل ارشاد فرماتے ہیں۔ ذیل میں آپ کی گفتگو سے 26 اہم نکات ملاحظہ کیجئے:

1 کسی بات کا اچھے انداز سے جواب دینے میں آپ کا مطالعہ، آپ کا مشاہدہ اور آپ کا تجربہ بہت کار آمد ہوتا ہے۔

2 جس انسان میں پڑھنے کا شوق ہو، سیکھنے کا جذبہ ہو اور سمجھنے کی صلاحیت ہو اور ساتھ میں اللہ پاک کی رحمت شامل ہو تو پھر شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

3 جس شخص میں آگے بڑھنے کا شوق ہوتا ہے وہ سیکھنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ ہمیشہ لرننگ موڈ (Learning Mode) میں ہوتا ہے ایسا شخص آہستہ آہستہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

4 سیکھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جب ہمیں کوئی نئی بات معلوم ہوتی ہے تو وہ ہماری جہالت کو ختم کرتی ہے۔

5 اگر آپ سیکھنے پر تیار ہیں اور سکھانے پر حریص ہیں تو یہ دونوں چیزیں آپ کے علم کے کنویں کو بھر دیتی ہیں۔

6 علم اور دولت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ علم بانٹنے سے بڑھتا ہے جبکہ دولت بانٹنے سے کم ہوتی ہے۔

7 معاشرے کے بگڑے ہوئے حالات کو سدھارنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری بنتی ہے كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ تم میں ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے کلمہ پڑھنے والے کو غیر ذمہ دار نہیں چھوڑا۔

8 جب کوئی کام مشورے سے کیا جائے اور بعد میں کوئی نقصان ہو جائے تو پھر کسی ایک بندے کو شرمندگی نہیں ہوتی بلکہ نقصان اجتماعی طور پر برداشت کرنے کا ذہن بنتا ہے۔

9 قبولیتِ حق کا جذبہ ہونا چاہئے، بات کرنے والا چاہے چھوٹا ہو یا بڑا سینئر ہو یا جونیئر۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ مدینۂ منورہ کے نوجوانوں سے مشورہ کرتے تھے کیونکہ ان میں ینگ بلڈ ہوتا ہے چڑھتا خون ہوتا ہے۔

10 آپ لوگوں کے لئے تنکا بنیں پھانس نہ بنیں کیونکہ تنکا کسی کام میں آجاتا ہے جبکہ پھانس چبھتی ہے، اگر آپ میں پھانس والی طبیعت ہے تو آپ کو کوئی قبول نہیں کرے گا۔

11 انسان کی عادات بڑی اہمیت رکھتی ہیں اگر آپ کا چہرہ اور جسم خوبصورت ہے مگر عادتیں بری ہیں اور لوگوں کو تکلیف دیتی ہیں تو عوام ایسے شخص کو قبول نہیں کرتی۔

12 میڈیا کو چاہئے کہ عوام کو سچ اور حق بتائے اور وہ بات بتائے جو شریعت کے مطابق ہو اور کل بروزِ قیامت اللہ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

کے سامنے شرمندگی نہ ہو۔

13 معاشرے کے عہدہ دار اور صاحبِ اقتدار لوگوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ جو مووِیز اسلام کی تعلیمات کے خلاف اور معاشرے کی اخلاقی اقدار کو تباہ کرتی ہیں ان پر پابندی عائد کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

14 میڈیا پر آنے والے افراد کی چھان بین ہونی چاہئے، ہم ائیر پورٹ پر دیکھتے ہیں کہ ایک بندہ واک تھرو گیٹ سے گزرتا ہے پھر مشینوں کے ذریعے اس کی چیکنگ ہوتی ہے پھر سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے بھی بندوں کو دیکھا جارہا ہوتا ہے تو جب جان کی حفاظت کے لئے اتنا اہتمام کیا جاتا ہے تو ایمان کی حفاظت کے لئے بھی میڈیا پر آنے والے کی چیکنگ ہونی چاہئے۔

15 لوگوں کا رجحان نیکیوں کی طرف کم ہوتا ہے اور گناہوں کی طرف زیادہ ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کو تکالیف اور پریشانیوں میں گھیرا ہوا ہے اور جہنم کو آسائشوں اور خواہشوں کی پیروی میں گھیر دیا گیا ہے، تو اس وجہ سے جہنم کی طرف بڑھنے والوں کی تعداد ہمیں زیادہ نظر آتی ہے۔

16 نیکیوں کی عادت اور گناہوں سے چھٹکارے کے لئے ماحول کی تبدیلی ضروری ہے، اگر آپ نیکیوں بھرے ماحول میں رہیں گے تو نیکیاں آپ کی عادت کا حصہ بن جائیں گی اسی طرح گناہ بھرے ماحول میں رہنے سے گناہ بھی عادت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

17 ایمان اور اعتقاد کی بنیاد پر اعمال کی عمارت کھڑی ہوتی ہے، غیر مسلم بظاہر اچھے نظر آنے والے اعمال کرتا ہے مگر اس کو ثواب نہیں ملتا کیونکہ اس کا ایمان نہیں ہے۔

18 اگر کسی چیز کے بارے میں فیصلہ کرنا ہو تو پہلے تحمل سے سوچئے، کسی سے مشاورت کرنی ہو تو کیجئے فوراً کسی بات کا فیصلہ کرنے کے بعد بعض اوقات افسوس ہوتا ہے۔

19 اگر کوئی ظاہری طور پر مذہبی حلیے میں ہو اور وہ بداخلاق ہو تو لوگ اس کی برائی کرتے ہیں اور جو مذہبی حلیے میں نہ ہو لیکن اچھے اخلاق کا مالک ہو تو لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔

20 صرف مسکرا کر یا خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا یہ اخلاق نہیں ہے بلکہ اخلاق میں صبر بھی ہے، استقامت بھی ہے، لوگوں کے حقوق کی ادائیگی بھی ہے، اخلاق میں معاف کرنا بھی ہے۔

21 تبلیغ کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ لوگ اس کا اثر قبول کریں، اثر بندہ اسی کا قبول کرتا ہے جس سے متاثر ہے۔

22 تعلیم مکمل ہونے پر سرٹیفکیٹ اور ڈگری ملنے کے بعد بندے کے انداز میں کچھ تبدیلی آجاتی ہے، اگر یہ تبدیلی مثبت ہے تو آپ کو اور آپ کے ساتھ والوں کو فائدہ پہنچاتی ہے اور اگر منفی تبدیلی ہے تو آپ کو اور آپ کے ساتھ والوں کو نقصان ہوتا ہے۔

23 ڈگری ملنے کے بعد انسان کو تواضع اختیار کرنا چاہئے، تکبر سے بچنا چاہئے، اپنی بات کو فوقیت دینے والے انداز سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ ایسی بری عادات ہیں کہ جس قابل ترین آدمی کے اندر ہوں گی تو لوگوں کو اس سے دور کر دیتی ہیں۔

24 جس کے منہ سے بدبو آتی ہو تو لوگ اس کے بھی دوست بن جاتے ہیں مگر جس کے کردار سے بدبو آئے تو لوگ اس کے دوست نہیں بنتے۔

25 مجلس کی جو باتیں صرف شرکائے مجلس ہی کے لئے ہوں تو وہ باتیں امانت ہوتی ہیں جو باہر کسی سے نہیں کرنی ہوتیں اگر کوئی کرتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔

26 اگر کسی کا سوال چبھتا ہوا ہو تو اس کا جواب چبھتا ہوا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آگ پانی سے بجھتی ہے، آگ سے نہیں بجھتی۔

غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحتیں

مولانا شہزاد عنبر عطّاری مَدَنی*

اے عاشقانِ غوثِ پاک! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بہت ہی پیارا مہینا ربیعُ الآخر تشریف لا چکا ہے، اس مبارک مہینے کو پیرانِ پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، سرکارِ غوثِ اعظم، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے خاص نسبت ہے۔ اس ماہ میں بڑی گیارہویں شریف خوب دُھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ آیئے! حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سبق آموز نصیحتیں ملاحظہ کرتے ہیں:

ہر مسلمان پر 3 باتیں لازم ہیں

حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر ہر حال میں 3 باتیں لازِم ہیں: 1 شریعت کے حکم پر عمل کرے 2 شریعت کی منع کی ہوئی باتوں سے بچتا رہے 3 تقدیر پر ہمیشہ راضی رہے۔

حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: ۞ مسلمان کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ کسی وقت بھی ان تین باتوں میں سے کسی ایک سے بھی خالی نہ ہو ۞ اس کا دِل ان تین باتوں کا پختہ ارادہ کرتا رہے ۞ بندہ اپنے آپ سے یہ تین باتیں بیان کرتا رہے ۞ اور اپنے اعضاء کو ہر وقت ان میں مَصْرُوف رکھے۔[1]

اے عاشقانِ غوثِ پاک! غور فرمایئے! کتنی مختصر اور کیسی زبردست نصیحت ہے۔ شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اس مختصر نصیحت میں پُورے دین کا خلاصہ بیان فرمادیا ہے۔[2]

اللہ پاک کا پیارا بنانے والا عمل

حُضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے مال دارو! اگر دُنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو اپنے مال کے ذریعے غریبوں سے ہمدردی کرو![3]

اے عاشقانِ غوثِ پاک! حُضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مبارک بیان سے معلوم ہوا لوگوں کی مدد کرنا، غریبوں، مسکینوں، یتیموں سے ہمدردی کرنا، انہیں فائدہ پہنچانا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ خُود بھی بہت ہمدردی کرنے والے، بہت شفیق اور مہربان تھے۔

دِین کو نقصان پہنچانے والی چار باتیں

حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مدرسے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے دِین کا نقصان چار باتوں میں ہے: 1 تم اپنے عِلْم پر عمل نہیں کرتے 2 جو نہیں جانتے وہ کرتے ہو 3 جو تم نہیں جانتے، اسے سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے، لہٰذا بے عِلْم رہ جاتے ہو 4 لوگوں کے لئے عِلْمِ دین کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہو۔[4]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ فیصل آباد

زِندگی کو غنیمت جانو...!

حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے لوگو...! لپک پڑو...! جب تک زِندگی کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اپنی سانسوں کو غنیمت جانو، عنقریب یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ جب تک تم میں طاقت و ہمت ہے، نیک اَعْمال کو غنیمت جانو! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اسے غنیمت جانو! دُعا کا دروازہ کھلا ہوا ہے، دُعا مانگنے کو غنیمت جانو! نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا دروازہ کھلا ہے، اسے غنیمت جانو!

مزید فرمایا: (لوگو!) جب تمہیں موت آئے گی، تم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ گے مگر اُس وقت بیدار ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔[5]

موت کی یاد، صبر اور توکل کو اپنے پر لازم کرو!

اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ 1 موت کو یاد کرو! 2 مصیبت پر صبر کرو! 3 اور ہر حال میں اللہ پاک پر بھروسہ رکھو...! جب یہ تینوں اَوْصاف تمہارے اندر پُوری طرح پیدا ہو جائیں گے تو تمہیں موت اس حالت میں آئے گی کہ موت کو یاد کرنے کے سبب تم زاہِد بن چکے ہو گے، صبر کے ذریعے تم اللہ پاک کی بارگاہ سے من مانتے انعام پاؤ گے تو توکُّل کے ذریعے اللہ پاک کے ساتھ تمہارا تعلق مضبوط ہو جائے گا۔[6]

اے عاشقانِ غوثِ پاک! اے عاشقانِ اولیا! دیکھئے! حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کیسی اعلیٰ، حکمت بھری اور غفلت سے بیدار کر دینے والی نصیحتیں ہیں، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ ہمارے پیر ہیں، پیرانِ پیر ہیں، کاش! ہم آپ کی ان نصیحتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) فتوح الغیب، ص17 (2) شرح فتوح الغیب، ص10 ماخوذاً (3) فتح الرحمٰن، ص127 (4) الفتح الربانی، المجلس الخامس، ص37-38 ملتقطاً (5) الفتح الربانی، المجلس الرابع، ص31 تا 33 ملتقطا (6) الفتح الربانی، المجلس الرابع، ص33 ملتقطا۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2024ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد رضوان خان (میانوالی) 2 عطا حسین (عمر کوٹ) 3 بنتِ نذیر احمد (ساہیوال)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہُ عنہ سے 128 احادیث مروی ہیں 2 نبیِّ کریم علیہ السّلام کے دادا کا اصل نام عمرو ہے۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❋ بنتِ تسلیم (ٹنڈو جام) ❋ بنتِ احسان اللہ (ضلع حافظ آباد) ❋ زین العابدین (فیصل آباد) ❋ بنتِ اللہ یار (حویلی لکھا) ❋ محمد مشہود احمد عطّاری (ڈیرہ غازی خان) ❋ بنتِ علی محمد (لودھراں) ❋ اُمِّ میمونہ (کراچی) ❋ بنتِ اظہر عطّاریہ (بھلوال) ❋ طیب علی (لاہور) ❋ محمد عثمان (گجرات) ❋ ڈاکٹر عاصم عطّاری (سرائے عالمگیر) ❋ برکت علی عطّاری (لسبیلہ، بلوچستان) ❋ بنتِ خرم عطّاریہ (راولپنڈی)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2024ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ عامر حسین (کراچی) 2 حافظ محمد شاہ زیب (واہ کینٹ) 3 محمد عثمان (منگوال، ضلع گجرات)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 دست مبارک کی برکت، ص58 2 دستِ مبارک کی برکت، ص58 3 بچّوں میں اسکرین کا بڑھتا ہوا رجحان، ص60 4 بڑوں کی عزت کیجئے، ص54 5 حروف ملایئے، ص54۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ✿ ربیع بن صبیح (کراچی) ✿ بنتِ نیاز (دھنوٹ) ✿ بنتِ علی شیر عطّاریہ (رحیم یار خان) ✿ عزیز اطہر (چیچہ وطنی) ✿ بنتِ حفیظ (فیصل آباد) ✿ بنتِ سرفراز احمد عطّاریہ (گوجرانوالہ) ✿ بنتِ محمد انور (حاصل پور) ✿ بنتِ اکرم (ملتان) ✿ محمد احمد (سیالکوٹ) ✿ بنتِ خضر حیات (بھکر) ✿ راجہ احسان (واہ کینٹ) ✿ موسیٰ (راولپنڈی)۔

معیار (standard)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

کراچی کے ایکسپو سینٹر (Expo centre) میں اسلامی کتابوں کی نمائش لگی ہوئی تھی، چند دوست اکٹھے وہاں پہنچے، سینکڑوں کتابوں کے درجنوں اسٹالز کا وزٹ کیا، کسی نے محض خوب صورت ٹائٹلز والی کتابیں، کسی نے صرف نئے نئے موضوعات والی کتابیں تو کسی نے ان چیزوں کے ساتھ ساتھ آسان اور عام فہم مستند مواد پر مشتمل معلوماتی کتابیں خریدیں۔

فرق کیوں؟

قارئین! اتنی ساری کتابوں میں سے ہر دوست نے الگ کتاب سلیکٹ کی۔ سلیکشن میں اس فرق کی کئی وجوہات ممکن ہیں ان میں سے ایک اہم اور نمایاں سبب ہے معیار (Standard)! معیار وہ پیمانہ (Scale) ہے جس کی بنیاد پر کسی بھی شے کی پرفارمنس اور رزلٹ کو جانچا جاسکتا ہے۔

معیار کا اسلامی تصور

معیار کا تصور (Concept) اسلامی تعلیمات میں بھی موجود ہے، جیسا کہ زیادہ عزت والے کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے، قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (پ26، الحجرات:13)

اسی طرح متعدد فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں بھی کامل مؤمن، اچھے پڑوسی، اچھے شوہر اور اچھی بیوی جیسی کئی چیزوں کے معیار بیان کئے گئے ہیں، مثلاً ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ”مجھے یہ کیسے معلوم ہو کہ میں نے اچھا کام کیا یا بُرا؟“ تو پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو واقعی تم نے اچھا کام کیا اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو واقعی تم نے بُرا کام کیا۔“ (ابن ماجہ، 4/478، 479، حدیث:4222، 4223)

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: بے شک سب سے اچھی کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، امین بنائے جائیں تو خیانت نہ کریں، وعدہ کریں تو خلاف ورزی نہ کریں، کوئی چیز خریدیں تو اس کی مذمت نہ کریں، جب فروخت کریں تو اس کی بے جا تعریف نہ کریں اور جب ان پر قرض ہو تو ٹال مٹول نہ کریں اور ان کا کسی پر قرض ہو تو اس پر تنگی نہ کریں۔ (شعب الایمان، 4/221، حدیث:4854)

انتخاب میں معیار کا خیال

اس کا مشاہدہ اور تجربہ آپ کو بھی ہو گا کہ

1 بچوں کی تعلیم کے لئے کئی طرح کے اسلامک اسکولز، مدارس اور جامعات کھلے ہیں لیکن لوگ اپنے اپنے معیار کے مطابق ان میں سے کسی ایک کو چُنتے ہیں۔

2 سفر کیلئے کئی بس کمپنیاں، ٹرینیں اور ایئر لائنز دستیاب ہوتی ہیں لیکن لوگ سہولتوں اور ٹائم کی پابندی وغیرہ کو معیار

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

ٹھہراتے ہوئے کسی خاص بس یا ٹرین یا فلائٹ کا انتخاب کرتے ہیں۔

3 ہوٹلوں کی لائن لگی ہوتی ہے لیکن گاہکوں کی لائن ایک یا دو ہوٹلوں پر زیادہ ہوتی ہے، لوگ دور دور سے وہاں کھانا کھانے آتے ہیں۔

4 درزی، موچی، پلمبر، الیکٹریشن، مکینک اور اسی طرح کے دیگر سینکڑوں کاریگر اپنی مہارت کے مطابق کام کرنے کے لئے موجود ہوتے ہیں لیکن گاہک اسی سے کام کرواتے ہیں جس سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔

5 دینی خدمت کرنے والے کئی ادارے اور تنظیمیں میدانِ عمل میں ہوتی ہیں لیکن زیادہ تر مسلمان اسی تنظیم سے وابستہ ہوتے ہیں جس کی کارکردگی شاندار اور معاملات کھلی کتاب کی طرح ہوتے ہیں جیسا کہ انٹرنیشنل دینی تنظیم دعوتِ اسلامی۔

6 سوشل میڈیا اور میڈیا پر ایک سے بڑھ کر ایک دینی کانٹینٹ موجود ہوتا ہے لیکن کچھ کے فالورز لاکھوں میں اور دوسرے کے چند سو ہوتے ہیں۔

معیار کو ترجیح

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ لوگ معیار کو ترجیح دیتے ہیں، لہٰذا اگر آپ کاروبار کرتے ہیں، ڈاکٹر یا ٹرانسپورٹر ہیں، اسلامی تعلیمی ادارہ چلاتے ہیں، مفتیِ اسلام، عالمِ دین، مبلغ، امام، خطیب، استاذ، رائٹر، ٹرانسلیٹر، سوشل میڈیا ایکٹویسٹ وغیرہ کے طور پر دینی خدمات انجام دیتے ہیں تو کامیابی کے لئے معیار کا بھی خیال رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ سوچنے کی بات ہے کوئی شخص آپ کے پاس کیوں آئے گا؟ آپ کو کیوں سلیکٹ کرے گا؟

معیار کے حوالے سے ٹپس

1 اپنے معیار کو مناسب سے بہتر اور بہتر سے بہترین کیسے بنانا ہے؟ اس حوالے سے اپنے شعبے کے ماہرین سے مشاورت کریں اور ان سے راہنمائی لیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ درزی ہیں تو سارے شہر میں آپ سے بہتر سلائی کرنے والا کوئی نہ ہو۔

2 آپ کا معیار حقیقی ہو نہ کہ بناوٹی، اس فرق کو یوں سمجھئے کہ آپ نے پنجوں کے بل کھڑے ہو کر اپنا قد بڑا ثابت کر دیا لیکن جب پاؤں کی ایڑیاں زمین پر لگوائی گئیں تو آپ کے لمبے قد کا پول کھل گیا۔

3 مشہور ہے: "First Impression is the Last Impression" اس لئے جس سے پہلی مرتبہ ڈیلنگ کریں اس پر اچھا تأثر چھوڑیں، عملی اور قولی طور پر کوئی غیر اخلاقی حرکت نہ کریں، میں نے ایک باباجی کو دیکھا جنہوں نے فروٹ کی ریڑھی لگا رکھی تھی، وہ کسی نہ کسی وجہ سے گاہک سے لڑنا شروع کر دیتے تھے، کسی نے ریٹ کم کرنے کا کہا یا مرضی کے پھل چننا چاہے تو وہ اس پر چڑھائی کر دیتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ زیادہ تر لوگوں نے ان سے پھل خریدنے چھوڑ دیئے۔

4 مقصد پانے کے بعد معیار کو نظر انداز نہ کریں، جیسے کسی طالبِ علم نے خوب محنت کر کے امتحان میں پوزیشن لے لی لیکن بعد میں سست پڑ گیا تو ایک دن آئے گا کہ وہ کمزور طلبہ میں شمار ہونے لگے گا۔

5 دینی خدمات پر مامور خطبا، واعظین، مبلغین، مسجد اور جامعہ بنانے والے افراد کو بھی غور کرنا چاہئے کہ لوگوں کو دین کی طرف راغب کرنے کے لئے خوش اخلاق ہونا، باوقار لباس زیبِ تن کرنا، مسکرا کر ملنا، وعدے کی پابندی کرنا، لوگوں کو خوشیوں پر مبارک باد دینا اور رنج و غم میں ڈھارس بندھانا کتنا ضروری ہے! اس لئے انہیں بھی اپنی پرسنالٹی کو ایک معیار تک پہنچانا ضروری ہے۔

آخری اور ضروری بات

اعلیٰ معیار کو پانے کی جدوجہد میں شریعت کے احکام کو پیشِ نظر رکھنا بہت بہت بہت ضروری ہے۔

اللہ پاک ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تربیتِ اولاد

حضرت علّامہ سیّد محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث، شارح بخاری حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ علومِ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر، مضبوط قلم کے مالک اور دین وسنّیت کا درد رکھنے والے جہاندیدہ (Experienced) عالم دین تھے۔ آپ کی ولادت 1924ء میں ہند کے شہر آگرہ میں ہوئی۔ آپ مفتیِ اعظم پاکستان ابو البرکات سیّد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور امام المحدّثین علامہ ابو محمد سیّد دیدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ آپ اپنے دادا جان سیّد دیدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ دار العلوم حزب الاحناف کے فاضل اور پھر اسی عظیم درسگاہ کے شیخ الحدیث رہے ہیں۔ تحریکِ ختم نبوّت 1953ء میں آپ اپنے چچا جان مولانا سیّد ابو الحسنات قادری کے ساتھ مصروف رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ کئی تصانیف کے ذریعے بھی دین کی خدمت میں حصہ لیا۔ بخاری شریف کی ضخیم شرح بنام ”فیوضُ الباری“ لکھی۔ آپ نے مختلف رسائل و جرائد میں علمی و تحقیقی مضامین لکھے نیز آپ کی زیرِ ادارت ماہنامہ ”رضوان“ بھی جاری ہوتا رہا۔ فکرِ اہلِ سنّت کے یہ عظیم علمبردار 14 اکتوبر 1999ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے، مزارِ پُرانوار دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں ہے۔

آپ کے مضامین دین و سنّیت کی فکر و درد سے بھرپور اور عوام و خواصِ اہلِ سنّت کے لئے فکر انگیز ہوتے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے اس شمارے میں آپ کا ایک مضمون ”تربیتِ اولاد“ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے:

کسی تہذیب کی تعمیر میں جو ہاتھ تربیتِ اولاد کا ہوتا ہے وہ شاید ہی کسی اور اجتماعی فعل کو حاصل ہو۔ یہی وہ بنیادی پتھر ہے جو آئندہ نسل کی کجی یا استواری[1] کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ایک زندہ دین کی حیثیت سے اسلام نے اولاد کی تربیت اور اس کی نشو و نما کی جانب خاص توجہ دی ہے اور اس کے متعلق واضح ہدایات رکھی ہیں بلکہ اگر یہ کہیں تو بے جانہ ہوگا کہ اس نے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ اپنے بعد اپنی اولاد کی اصلاح اولین فرض ہے۔ اس آیت میں اسی جانب اشارہ ہے۔ ﴿قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا﴾[2] اور ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ(۲۱۴)﴾[3]

خاندان اور اہل و عیال کی اصلاح و تربیت وہ اہم فرض ہے جس سے غفلت نہ صرف انفرادی مضرت[4] کا باعث ہے بلکہ اس سے تمام معاشرہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ کسی ایک فرد کا بغیر اصلاح و تربیت کے نکل جانا کئی خاندانوں کے

محرومِ اصلاح رہ جانے کے برابر ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کی نسل بھی اسی کی مثیل و نظیر ہوگی اور نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کئی پشتوں بعد بھی اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرے یا نہ کرے۔

خاندان معاشرہ کی ایک ایسی مختصر ترین اکائی ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت اس کے سرپرست کے لئے کوئی مشکل مسئلہ نہیں۔ روزمرہ کی مصروفیات اور زندگی کے مشاغل کے ساتھ ساتھ وہ اس فرض کو بڑی خوش اسلوبی اور نہایت آسانی سے انجام دے سکتا ہے اور اس کے خصوصی اختیار و اقتدار کے پیشِ نظر نیز ان سہولتوں کے باعث جو اُسے حاصل ہیں۔ یہ ذمہ داری بھی اس کے سپرد کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ اپنے خاندان کے افراد اور اہل و عیال کی افتادِ طبع[5] عیوب و محاسن اور عادات و اطوار سے جس طور پر آگاہ ہو سکتا ہے کسی دوسرے کے لئے ان کا احاطہ ناممکن ہے۔ لہٰذا اس کی تلقین و نصیحت باموقعہ، برمحل اور مؤثر ہوگی۔ نیز اس کا ذاتی کردار اور عملی رفتار بھی اس سلسلہ میں بہت اثر انداز ہوتی ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السّلام نے فرمایا ہے: **كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ** تم میں سے ہر شخص چرواہا یعنی ذمہ دار ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیّت اور ماتحتوں کے بارے میں باز پُرس ہوگی۔[6]

آج کل جو بے چینی و اضطراب اور غیر مطمئن حالات دیکھنے میں آرہے۔ ان کا بڑا سبب اسی معاشرتی پہلو سے غفلت شعاری ہے۔ معاشرہ کی بڑی بڑی خرابیاں اور ناقابلِ علاج برائیاں والدین کے تربیت اولاد میں تساہل کا نتیجہ ہیں۔ والدین کی ذرا سی غفلت اور کوتاہی آگے چل کر پوری قوم کے لئے متعدد پُر پیچ مسائل[7] کا سبب بن جاتی ہے۔ پھر وہی آئندہ زمانہ میں نئی نسل کی برائیوں کا رونا روتے ہیں۔ حالانکہ بنیادی لحاظ سے یہ سب انہی کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ ابتدائی عمر ہی سے اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرتے اور اس فرض کو پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کرتے تو غلط نتائج ہرگز نہ نکلتے۔

ایک تلخ حقیقت:

میرا اندازہ یہ ہے کہ اس معاملہ میں سب سے زیادہ کوتاہی اور سُستی طبقہ علماء سے ہو رہی ہے (جس میں راقم بھی شامل ہے)[8] یہ حضرات مدارسِ دینیہ کے انتظام و انصرام اور دینی طلباء کی تعلیم و تربیت اور عوام و خواص میں دین کی تبلیغ و اشاعت میں منہمک ہیں۔ قوم کی اصلاح و فلاح کے لئے انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ لیکن خود اپنی اولاد اور لواحقین کی دینی تعلیم و تربیت کے معاملہ میں ان کی توجہ صفر کے برابر ہے (اِلّا ماشآءاللہ)۔۔۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر علماء و مشائخ جو اپنے وقت میں علم و تقویٰ کے آفتاب و مہتاب بن کر چمکے اور جن کی تعلیم و تربیت سے سینکڑوں افراد علم و فضل کے زیور سے آراستہ ہوئے۔ آج ان کی اپنی اولاد اور لواحقین دینی علم سے بے بہرہ اور علم و تقویٰ سے کوسوں دور نظر آتی ہے جن کے باپ دادا علومِ دینیہ کے امام مانے جاتے تھے۔ آج ان کی اولاد اس نور سے یکسر محروم و نفور[9] ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ یہ علماء و مشائخ دوسروں کی تعلیم و تربیت میں تو سرگرمی کے ساتھ حصہ لیتے رہے اور خود اپنی اولاد اور خاندان کی اصلاح و تربیت کی طرف مطلق توجہ نہ دے سکے۔ مقصد اس گزارش کا صرف اس قدر ہے کہ طبقہ علماء کو اپنی اس کوتاہی و غفلت کا نوٹس لینا چاہئے اور دینی و علمی خاندانوں میں خصوصاً علمِ دین سے متعلق جو خلا پیدا ہو رہا ہے اس کے تدارک کے لئے خصوصی توجہ کرنی چاہئے۔[10]

---

(1) یعنی بگاڑ یا سُدھار (2) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ28، التحریم:6) (3) ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ19، الشعرآء:214) (4) نقصان (5) یعنی مزاجِ فطرت (6) بخاری، 2/159، حدیث: 2554 (7) بہت سے الجھے ہوئے مسائل (8) اولاد کی تربیت سے غافل رہنے والوں میں حضرت موصوف کا خود کو شامل کرنا یقیناً انتہا درجہ کی عاجزی ہے۔ (9) یعنی اولاد علمِ دین سے محروم اور بیزار ہے۔ (10) بصیرت، ص109 تا 111۔

اسلام اور عدل

مولانا عبد العزیز عطّاری*

دنیا کے نظام کو احسن و خوب انداز کے ساتھ چلانے اور حسنِ معاشرت قائم رکھنے کے لئے اسلام کے دیئے گئے نظام کا ایک بہت ہی اہم حصہ عدل و انصاف بھی ہے۔

عدل اور انصاف معاشرے کو امن و امان فراہم کرنے اور لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ظلم و زیادتی کرنے سے روکنے کا بہترین ذریعہ ہے جس کی بدولت کوئی بھی شخص کسی دوسرے پر ظلم و زیادتی کرنے اور اس کی مال و جان کو نقصان پہنچانے سے گریز کرتا ہے دنیا میں کئی عدل و انصاف کے دعوے دار آئے اور انہوں نے اپنی طرف سے مختلف قسم کے اصول و ضوابط قائم کئے ان سے فائدہ تو ضرور ہوا لیکن مکمل طور پر ان جرائم پر کنٹرول پانے میں ناکام رہے بعض تو اپنے اصولوں کی کمزوری اور بعض کسی دوسرے خارجی پہلو سفارش یا پھر کسی دباؤ اور لالچ میں آکر ان میں ناکام دکھائی دیئے لیکن جب حضور علیہ السّلام کی تشریف آوری ہوئی تو آپ نے ان تمام ظالمانہ نظام کا خاتمہ کیا اور ان کے مدِّ مقابل ایسا بہترین اور زبردست قسم کا نظام متعارف کروایا کہ بڑے بڑے مجرم اور جرائم پیشہ افراد بھی اس کے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور ہو گئے اور لوگ اس آفاقی نظام اور اس کی مضبوط دیواروں کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے اور آج بھی اگر دنیا میں کوئی مضبوط عدل و انصاف کا نظام ہے تو حقیقی طور پر یہی اسلامی نظام ہے۔

عدل و انصاف کے اسلامی نظام کو سمجھنے کے لئے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اسلام نے عدل و انصاف کے قیام و فروغ کے لئے کیا کیا اقدامات کئے ہیں؟ اگر قراٰنِ کریم، احادیثِ کریمہ اور تاریخِ اسلام کا مطالعہ کریں تو اسلام کے نظامِ عدل و انصاف کے جو مختلف پہلو سامنے آتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

- اللہ کریم کے احکامِ عدل کو بیان کرنا
- عدل و انصاف کے فضائل بیان کرنا
- عدل و انصاف کے فقدان پر تنبیہ
- عادل قاضی کے اوصاف بیان کرنا
- عہدۂ قضا کی اہمیت و نزاکت بیان کرنا

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

➢ عدلِ اسلامی کی مثالیں

➢ عدل وانصاف کے ثمرات

عدل وانصاف کرنے کا حکم خداوندی

اللہ پاک نے عدل و انصاف قائم کرنے کی تاکید فرمائی ہے، جس کے متعلق قراٰنِ مجید میں مختلف مقامات پر ارشاد فرمایا:

1 ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔[1]

2 ﴿وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ(۴۲)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔[2]

3 ﴿وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْاؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى٘﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور تم کو کسی قوم کی عداوت (دشمنی) اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو انصاف کرو وہ پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے۔[3]

4 ﴿وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں۔[4]

5 ﴿قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ۫﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔[5]

عدل وانصاف کرنے کے فضائل

1 عادل بادشاہ کی دعا قبول ہوتی ہے۔[6]

2 لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔[7]

3 سلطان عدل کرے تو اس کے لئے اجر ہے۔[8]

4 قیامت کے دن لوگوں میں سے اللہ پاک کو زیادہ پیارا اور اس کے زیادہ قریب وہ ہوگا جو انصاف کرنے والا حکمران ہوگا۔[9]

5 انصاف کرنے والے بادشاہ بروز قیامت اللہ پاک کے قرب میں عرش کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور یہ وہ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل و عیال کے درمیان فیصلہ کرتے وقت عدل وانصاف سے کام لیتے تھے۔[10]

عدل وانصاف کے فقدان پر وعید

1 جس قوم میں حق کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جاتا اور کمزور شخص طاقتور سے بے تکلف اپنا حق وصول نہیں کر سکتا اللہ پاک اس قوم کو عزت نہیں دیتا۔[11] 2 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک تم ان کو خود پر لازم نہ کرلو ہر گز بھلائی نہ پاؤ گے 1 فیصلہ کرنے میں عدل وانصاف سے کام لینا 2 تقسیم کرنے میں عدل وانصاف سے کام لینا اور بے شک میں تمہیں ایک واضح اور سیدھے راستے پر چھوڑ کر جارہا ہوں مگر یہ کہ قوم ٹیڑھی ہوئی تو وہ راستہ بھی ان کے سبب ٹیڑھا ہو جائے گا۔[12]

عادل قاضی کے اوصاف بیان کرنا

قاضی کو کیسا ہونا چاہئے؟

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قاضی میں پانچ خصلتیں ہونی چاہئیں: 1 سابقہ حالات وادوار سے واقف ہو 2 حلم والا ہو 3 خوددار ہو 4 پرہیز گار ہو 5 مشورہ کرنے والا ہو۔ جب یہ پانچ چیزیں قاضی میں پائی جائیں تو وہ قاضی ہے ورنہ انصاف کے نام پر دھبہ ہے۔[13]

ایک روایت میں ہے کہ قاضی اسے مقرر کیا جائے جس میں چار خوبیاں ہوں: 1 نرمی ہو لیکن ایسی نرمی بھی نہیں جو کمزوری پر مشتمل ہو 2 سختی ہو مگر ایسی نہیں کہ جس میں شدت

ہو 3 کفایت شعار ہو لیکن ایسا نہیں کہ اس میں بخل ہو 4 لحاظ کرنے والا ہو لیکن ایسا نہیں کہ حد سے تجاوز کر جائے کیونکہ ان میں سے ایک بھی صفت ختم ہو گی تو بقیہ تینوں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔[14]

علما نے فرمایا کہ حاکم کو چاہئے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے 1 اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے، دوسرے کو بھی دے 2 نشست دونوں کو ایک جیسی دے 3 دونوں کی طرف برابر مُتَوَجِّہ رہے 4 کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے 5 فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دِلائے۔[15]

طلب کرنے والے کو عہدۂ قضا سپرد نہیں کیا:

حضرت ابو موسیٰ اشعری اور ان کی قوم کے دو شخص حضور علیہ السّلام کے پاس حاضر ہوئے ایک نے کہا: یارسول اللہ! مجھے قاضی بنا دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا، آپ نے ارشاد فرمایا: ہم اس کو قاضی نہیں بناتے جو اس کا سوال کرے اور نہ اس کو جو اس کی حرص رکھے۔[16]

عہدۂ قضا کی اہمیت و نزاکت بیان کرنا

قاضیوں کی اقسام:

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں: دو جہنمی، اور ایک جنتی، ایک وہ جو جان بوجھ کر ناحق فیصلے کرے وہ جہنمی ہے، دوسرا جو نہ جانتا ہو اور لوگوں کے حقوق برباد کر دے وہ بھی جہنمی ہے اور تیسرا وہ قاضی ہے جو حق کے ساتھ فیصلے کرے وہ جنتی ہے۔[17]

قاضی کا منصب بڑا نازک:

1 قاضی عادل قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ اس نے دو شخصوں کے درمیان ایک پھل کے متعلق بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔[18]

2 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہُ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے قُدَیم! تم کامیاب ہو جاؤ گے اگر ایسے مرو کہ نہ حاکم ہو نہ حاکم کے کاتب اور نہ سردار۔[19]

قاضی بننے سے اجتناب:

حضرت عثمان غنی رضی اللہُ عنہ نے ابن عمر رضی اللہُ عنہما سے فرمایا: جاؤ قاضی بن کر لوگوں کے درمیان فیصلے کرو انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے معاف رکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: تم اسے کیوں برا سمجھتے ہو تمہارے باپ تو فیصلے کیا کرتے تھے؟ اس پر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو قاضی بنا اور اس نے عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کئے تو لائق ہے کہ وہ اس سے برابر برابر چھوٹ جائے۔ تو اب اس کے بعد میں کیا امید رکھوں؟[20] یعنی عادل و منصف قاضی کے لیے یہ ہی غنیمت ہے کہ کل قیامت میں اس کا چھٹکارا ہو جائے کہ نہ پکڑ ہو نہ ثواب ملے۔[21]

نوٹ: عدلِ اسلامی کی مثالیں اور عدل و انصاف کے ثمرات پر مضمون اگلے ماہ کے شمارے میں شامل کیا جائے گا۔

---

(1) پ5، النسآء:58 (2) پ6، المآئدۃ:42 (3) پارہ6، المآئدۃ:8 (4) پ25، الشوریٰ:15 (5) پ8، الاعراف:29 (6) ابن ماجہ، 2/349، حدیث:1752 (7) بخاری، 2/215، حدیث:2707 (8) الکامل فی ضعفاء الرجال، 4/402 (9) ترمذی، 3/63، حدیث:1334 (10) مسلم، ص783، حدیث:4721 (11) معجم کبیر، 24/248، حدیث:635 (12) مصنف ابن ابی شیبہ، 16/95، حدیث:31251 (13) سیرت ابن جوزی، ص275 (14) مصنف عبد الرزاق، 8/232، حدیث:15367 (15) صراط الجنان، 2/227 (16) بخاری، 4/456، حدیث:7149 (17) ترمذی، 3/60، حدیث:1327 (18) مسند احمد، 9/351، حدیث:24518 (19) ابو داؤد، 3/183، حدیث:2933 (20) ترمذی، 3/60، حدیث:1326 (21) مراٰۃ المناجیح، 5/384۔

افضل صدقہ

مولانا بلال حسین عطاری مَدَنی*

کون سا صدقہ افضل ہے؟ اس حوالے سے حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یوں تو ہر صدقہ بہر حال اچھا ہے مگر کبھی بعض عارضی حالات میں بہت اچھا ہو جاتا ہے خواہ خیرات دینے والے کی ہو یا لینے والے کی ہو یا مال کی جیسے تندرستی کی خیرات مرتے وقت کی خیرات سے بہتر ہے یوں ہی متقی پرہیز گار عیال دار کو خیرات دینا فاسق کو دینے سے بہتر، اسی طرح جس چیز کی اس وقت تنگی ہو اس کا صدقہ افضل ہے جہاں پانی کی تنگی ہو وہاں کنواں کھدوانا بہت باعثِ ثواب ہے۔ (1)

اس مضمون میں ان اعمال کا تذکرہ کیا جارہا ہے کہ جن کو دینِ اسلام میں افضل صدقہ قرار دیا گیا ہے، آیئے! معلومات میں اضافے اور عمل کرنے کی نیت کے ساتھ 12 احادیثِ مبارکہ پڑھئے:

1 زندگی میں اپنے لئے صدقہ

ایک شخص نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے افضل صدقہ کے بارے میں پوچھا تو ارشاد فرمایا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تم اس حال میں صدقہ کرو کہ تندرست ہو، مال کی ضرورت ہو، تنگ دستی کا ڈر ہو اور مالداری کا اشتیاق ہو یہ نہ ہو کہ جب دم گلے میں اَٹکے اس وقت کہے کہ فُلاں کو اتنا فُلاں کو اتنا، کہ اب تو فُلاں کے لئے ہو ہی چکا۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا سے رخصت ہوتے وقت تو پتا ہی ہے کہ یہ مال اب میرے کام آنے والا نہیں تو بجائے اس وقت کا انتظار کرنے کے ہمیں چاہئے کہ افضل پر عمل کریں اور زندگی کے اس مرحلہ میں صدقہ کریں کہ جس میں مال کی طلب اور تنگ دستی کا خوف بھی اور صحت و سلامتی بھی ہو۔

2 زبان کا صدقہ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! زبان کا صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ سفارش جس سے کسی قیدی کو رہائی دے دی جائے، کسی کا خون گرنے سے بچالیا جائے اور کوئی بھلائی اپنے بھائی کی طرف بڑھادی جائے اور اس سے کوئی مصیبت دور کردی جائے۔[3]

تو اگر ہمیں اللہ پاک نے کوئی مقام عطا کیا ہے، کہیں ہمارا کچھ اثر ورسوخ (Influence) ہے تو ہمیں اس کو مثبت اور نیکی کے کاموں میں استعمال کرنا چاہئے، اپنی زبان سے مخلوقِ خدا کی مدد کرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ ہمارے منصب اور ہماری سفارشیں ظالم و مجرم کو بچانے میں لگ جائیں۔

3 علم سیکھنا اور سکھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھائے۔[4]

4 پیٹ بھر کر کھلانا

حضرت انس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ بھوکی جان کو شکم سیر کرنا ہے۔[5]

مہنگائی کے اس دور میں اپنے رشتہ داروں، دوستوں پڑوسیوں وغیرہ کا خاص خیال رکھیں! ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اگر استطاعت ہے تو ہمارے ہوتے ہوئے ہمارے اِردگرد کوئی بھوکا نہ سوئے۔

5 رمضان میں صدقہ کرنا

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کا روزہ رکھنا۔ پھر پوچھا گیا: سب سے افضل صدقہ کونسا ہے؟ فرمایا: رمضان میں صدقہ کرنا۔[6]

رمضان تو مہینا ہی ثواب اکٹھا کرنے کا ہے تو پیارے اسلامی بھائی اس ماہِ مبارک میں نماز روزوں کی کثرت کے ساتھ ساتھ صدقہ و خیرات میں بھی اضافہ کرنا چاہئے۔

6 کینے والے رشتے دار کو صدقہ دینا

حدیثِ پاک میں ہے: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کینہ پرور (دِل میں دُشمنی رکھنے والے) رشتہ دار کو دیا جائے۔[7]

رشتہ داروں سے بات چیت ختم کرنے اور تعلقات توڑنے کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں، اسلام ہمیں لڑائی جھگڑے ناچاقیوں سے دور رہنے کا درس دیتا ہے۔ لہٰذا ان رشتہ داروں کے ساتھ بالخصوص خیر خواہی کا معاملہ فرمائیں جو آپ کے لئے اپنے دلوں میں ناراضیاں اور دشمنیاں لئے بیٹھے ہیں، اگر آپ برے وقت میں ان کے ساتھ کندھا ملائیں گے تو بہت ممکن ہے ان کا دل موم ہوجائے اور نفرتیں محبتوں میں بدل جائیں۔

7 روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کروانا

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرادینا ہے۔[8]

محترم قارئین! ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ لوگوں کے درمیان بگڑتے ہوئے تعلقات پر خوش ہو یا جلتی پر تیل چھڑکے، ہمیں صرف اور صرف محبتیں بڑھانے میں اپنا حصہ ملانا چاہئے۔

8 درہم یا سواری پیش کرنا

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: افضل صدقہ درہم دینا یا سواری پیش کرنا ہے۔[9]

پیارے اسلامی بھائیو! محلے یا دفتر وغیرہ میں جن کے

ساتھ ہمارے شب و روز گزر رہے ہیں، کبھی ان کو پیسے یا گاڑی وغیرہ کی ضرورت پڑے تو ایسے میں ہمیں بہانے بنانے کے بجائے ان کی مدد کرنی چاہئے۔

10،9 پانی پلانا

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہُ عنہ نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: پانی پلانا۔[10]

ایک روایت میں ہے: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہُ عنہ نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری والدہ محترمہ فوت ہوگئی ہیں لہٰذا کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "پانی۔" تو انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی یہ کنواں سعد کی والدہ ماجدہ (کے ایصالِ ثواب) کے لئے ہے۔[11] معلوم ہوا کہ زندوں کے اعمال سے مردوں کو ثواب ملتا اور فائدہ پہنچتا ہے۔[12]

11 بیوہ یا مطلقہ بیٹی پر صدقہ کرنا

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا میں تم کو یہ نہ بتادوں کہ افضل صدقہ کیا ہے، وہ اپنی اس لڑکی پر صدقہ کرنا ہے، جو تمہاری طرف واپس ہوئی (یعنی اس کا شوہر مر گیا یا اس کو طلاق دے دی اور باپ کے یہاں چلی آئی) تمہارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں ہے۔[13]

محترم قارئین! طلاق یا بیوہ ہونے والی خواتین کے ساتھ گھر والوں کے برتاؤ کی دردناک صورت حال کبھی نہ کبھی آپ نے بھی اپنے اردگرد دیکھی ہوگی، اللہ پاک ہماری بہن بیٹیوں کو اس آزمائش سے بچائے، لیکن اگر کبھی ہمارے ساتھ اس طرح کا معاملہ ہو بھی جائے تو ہمیں پیارے آقا کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ان کے ساتھ خیر خواہی والا معاملہ ہی کرنا ہے۔

12 غریب کی مشقت کی کمائی کا صدقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کونسا صدقہ زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا: غریب آدمی کی مشقت اور (دینے میں) ان سے شروع کرو جن کی پرورش کرتے ہو۔[14]

اس فرمانِ عالی کے دو مطلب ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ غریب آدمی مشقت سے پیسہ کمائے پھر اس میں سے خیرات کرے۔ دوسرے یہ کہ فقیر کو خود بھی ضرورت ہو خود مشقت و تکلیف میں ہو اس کے باوجود اپنی ضرورت روک کر خیرات کرے دوسرے کی ضرورت کو مقدم رکھے، مگر یہ دوسرے معنی اس فقیر کے لئے ہوں گے جو خود صابر ہو اور اکیلا ہو بال بچے نہ رکھتا ہو ورنہ آج خیرات کرکے کل خود بھیک مانگنا یوں ہی بال بچوں کے حقوق مار کر خیرات کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ ہاں اگر کسی کے بال بچے بھی حضرت ابوبکر صدیق کے گھر والوں کی طرح صابر ہوں پھر وہ جناب صدیق کی طرح خیرات کردے تو یہ اس کی خصوصیت ہے، سلطان عشق کے فیصلے عقل سے وراء ہیں۔[15]

---

(1) مراٰۃ المناجیح، 3/155 (2) بخاری، 2/234، حدیث:2748 (3) شعب الایمان، 6/124، حدیث: 7682 (4) ابن ماجہ، 1/158، حدیث: 243 (5) شعب الایمان، 3/217، حدیث:3367 (6) الترغیب والترہیب، 2/72، حدیث:3 - ترمذی، 2/146، حدیث: 663 (7) مستدرک، 2/27، حدیث: 1515 (8) الترغیب والترہیب، 3/321، حدیث:6 (9) معجم کبیر، 10/84، حدیث:10029 (10) صحیح ابن حبان، 5/145، حدیث:3337 (11) ابو داؤد، 2/180، حدیث: 1681 (12) بہار شریعت، 3/642 (13) ابن ماجہ، 4/188، حدیث: 3667 - مراٰۃ المناجیح، 6/584 (14) ابو داؤد، 2/179، حدیث:1677 (15) مراٰۃ المناجیح، 5/440۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

1 حرمین طیبین میں زیارتیں کروانے والے شخص کا دکاندار سے کمیشن لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم عرب شریف میں زائرین کو مقدس مقامات کی زیارت کرواتے ہیں، راستے میں بعض مقامات پر کچھ دوکان والوں کے پاس گاڑی رکواتے ہیں اور دوکانداروں سے پہلے ہی طے ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ گاڑی روکنے پر وہ ہمیں 200 ریال دیں گے، اب چاہے زائرین ان دوکانوں سے شاپنگ کم کریں یا زیادہ یا بالکل شاپنگ نہ کریں، ہمیں اس کا کمیشن 200 ریال ملے گا، کیا ہمارا اس طرح کمیشن لینا، جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: سوال میں موجود طریقہ کار اختیار کر کے دوکاندار سے بروکری لینا ناجائز و گناہ ہے۔

مذکورہ حکم کی تفصیل یہ ہے کہ عرف کے مطابق یہاں بروکری میں بروکر کا بنیادی کام دو پارٹیوں کے درمیان عقد کروانا ہے، جبکہ سوال میں موجود صورت کے مطابق دو پارٹیوں کے درمیان عقد کروانا مقصود ہی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی بھی زائر مسافر دوکان سے کچھ نہ خریدے تو بھی گاڑی والے کو اپنے ریال ملیں گے، سوال میں درج تفصیل کے مطابق تو یہ واضح ہے کہ یہاں بروکری دو پارٹیوں میں عقد کے بغیر صرف افراد لانے پر طے ہوئی ہے جو کہ بروکری میں عرفاً قابلِ معاوضہ منفعت نہیں اور عرفاً ناقابلِ معاوضہ منفعت پر اجارہ باطل ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ اجارہ باطل ہے۔

اگر صورتِ مسئولہ کی فقہی توجیہ کرتے ہوئے بروکری کو ثابت نہ مانا جائے بلکہ یہ کہا جائے کہ گاڑی والے کا صرف افراد لانے پر ہی اجارہ ہے تو بھی یہ اجارہ باطل ہے کیونکہ ہر طرح کے افراد چاہے وہ خریداری میں دلچسپی رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں، ان کے لانے پر اجارہ بھی معروف نہیں۔ نیز اگر یہ گاڑی والا یا گائیڈ زائرین کا اجیرِ خاص ہے کہ اس کا وقت کے تعین کے ساتھ اجارہ کیا گیا ہو تو بِکے ہوئے وقت (Contracted Time) میں یہ دوکانداروں کا کام کرنے والا ہوگا اور بلا اجازتِ زائرین یہ بھی جائز نہیں، خاص حرمین طیبین میں زائرین، آثارِ مقدسہ کی زیارت کے لئے گاڑی یا گائیڈ بک کرتے ہیں، زائرین کا مقصد کسی دکان پر جانا عموماً نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک غیر اعلانیہ روٹ ہوتا ہے اور دکان پر پہنچ کر زائرین کو پتا چلتا ہے کہ یہاں بھی آنا تھا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 مرابحہ، سود سے بچنے کا ایک بہترین حل ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ زید میرے پاس آتا ہے اسے فریزر یا موٹر سائیکل لینی ہے وہ مجھ سے اس کے لئے قرض مانگتا ہے، میں زید سے کہتا ہوں کہ میں آپ کو مارکیٹ سے فریزر نقد لے کر دیتا ہوں،

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

آپ کو جو قسطیں (Installments) اور نفع (Profit) مارکیٹ میں دینا ہے وہ مجھے دے دینا، وہ اس پر راضی ہو کر میرے ساتھ مارکیٹ جاتا ہے، میں اسے نقد میں فریزر یا موٹر سائیکل خرید کر دے دیتا ہوں، اس صورت میں شرعی حکم کیا ہوگا؟ اور جو قبضہ کرنے کا کہا جاتا ہے تو اس قبضہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ کیا مجھے وہ موٹر سائیکل ایک دو دن کے لئے گھر لے جا کر پھر زید کو دینی ہوگی؟ یا یہ مراد ہے کہ مجھے اپنے ہی نام کی رسید بنانی چاہئے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کا زید کے ساتھ خود مارکیٹ جا کر نقد فریزر یا موٹر سائیکل خریدنا، اور اس پر قبضہ کرنے کے بعد نفع رکھ کر زید کو بیچنا جائز ہے اصطلاح میں یہ معاملہ "عقدِ مرابحہ" کہلاتا ہے۔ پوچھی گئی صورت میں قبضہ کرنے کیلئے موٹر سائیکل ایک دو دن کے لئے گھر لے جانا ضروری نہیں ہے بلکہ اتنا بھی کافی ہے کہ فریزر یا بائیک سامنے موجود ہو اور دوکاندار فریزر یا بائیک پر قبضہ کرنے کا اختیار دے دے یعنی یوں کہے: اپنا مال لے جاؤ اور کیفیت یہ ہو کہ آپ لے جانے پر قادر ہوں اور قبضہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ ہو، اس طرح قبضہ کرنے کو فقہی اصطلاح میں "تخلیہ" کہتے ہیں۔ جب آپ کا قبضہ ثابت ہو گیا خواہ تخلیہ کے ذریعہ ہوا ہو یا فزیکلی اس چیز کو اپنے قبضے میں لینے سے ہوا ہو، تو اس کے بعد زید کو آپ یہی چیز بیچیں گے تو اپنے مال پر قبضہ کرنے کے بعد بیچنے کا تقاضا پورا ہو جائے گا اور آپ کا وہ چیز آگے بیچنا جائز ہوگا۔ فقط اپنے نام کی رسید بنوانے سے شرعی قبضہ شمار نہیں ہوگا۔ جب کوئی شخص سامنے والے کو اپنے مال کی لاگت بتا کر فروخت کرنے کا پابند ہو تو ایسی خرید و فروخت کو بیع مرابحہ کہتے ہیں، آپ نے سوال میں جو تفصیل ذکر کی ہے، یہ ایسا ہی معاملہ ہے اور یہ طریقہ سود سے بچنے کا ایک بہترین حل ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ جب بھی خرید و فروخت ہو اس کے بنیادی تقاضے اور شرائطِ جواز پوری کرنا ضروری ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 رشوت میں لی گئی رقم کا کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی نے نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر کچھ رقم بطورِ رشوت لے لی ہو، اب وہ اس گناہ سے خلاصی حاصل کرنا چاہتا ہے تو کیا وہ رشوت میں لی گئی رقم کسی شرعی فقیر کو صدقہ کر سکتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: رشوت لینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور رشوت لینے والا اس مال کا مالک بھی نہیں بنتا۔ لہٰذا رشوت لینے والے پر سب سے پہلے تو یہ لازم ہے کہ وہ اس گناہ سے سچی توبہ کرے اور پھر جس جس سے رشوت کا مال لیا ہے ان کو واپس کرے اور اگر وہ نہ رہے ہوں تو ان کے ورثاء کو واپس کرے، اصل مالک کی موجودگی کے باوجود اسے اس کا مال لوٹانے کی بجائے شرعی فقیر کو صدقہ کر دیا تو بری الذمہ نہ ہوگا۔ ہاں اگر اصل مالک اور اس کے ورثاء کا پتہ نہ چلے، نہ آئندہ ملنے کی امید ہو اور یہ انہیں تلاش کرنے کی حتی الامکان پوری کوشش کر چکا ہو تو اب ان کی طرف سے شرعی فقیر کو بطورِ صدقہ دے سکتا ہے۔ البتہ اگر بعد میں مالک یا اس کے ورثاء مل گئے اور وہ اس صدقہ کرنے پر راضی نہ ہوں تو انہیں ان کی رقم واپس کرنا ہوگی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 مختلف ٹیموں کا کرکٹ ٹورنامنٹ میں رقم لگا کر کھیلنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے علاقے میں اس طرح کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کیا جاتا ہے کہ سب ٹیمیں تین تین ہزار روپے مینجمنٹ کو جمع کرواتی ہیں اور جو ٹیم ٹورنامنٹ جیت جاتی ہے اسے مینجمنٹ کی جانب سے مقرر کردہ انعام مثلاً بیس ہزار روپے دیے جاتے

ہیں جو کہ تمام ٹیموں سے لی گئی رقم سے دیے جاتے ہیں اور باقی ٹیموں کو کچھ بھی نہیں ملتا، ایسا ٹورنامنٹ کھیلنا اور جیتنے کی صورت میں انعامی رقم لینا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں جو تفصیل بیان ہوئی اس کے مطابق ایسا ٹورنامنٹ کھیلنا قمار (جوا) ہے جو کہ گناہِ کبیرہ اور ناجائز و حرام ہے، اور جیتنے والی ٹیم کا دوسری ٹیموں کی رقم لینا بھی ناجائز و حرام ہے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ ٹورنامنٹ میں ہر ٹیم اس اُمید پر پیسہ لگاتی اور اپنی قسمت آزماتی ہے کہ جیت گئی تو اپنے پیسوں کے ساتھ ساتھ دوسری ٹیموں کا پیسہ بھی حاصل کرلے گی اور اگر ہار گئی تو اپنی رقم سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گی یہ قمار یعنی جوئے کی صورت ہے، کیونکہ قمار میں یہی ہوتا ہے کہ جوئے باز اس امیدِ موہوم پر اپنا مال لگاتے ہیں کہ یا تو وہ اپنے ساتھی کا مال بھی حاصل کرلیں گے یا اپنا مال بھی گنوا دیں گے۔

جوئے کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۹۰)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ7، المآئدۃ:90)

قمار (جوئے) کی تعریف بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ”امیدِ موہوم پر پانسا ڈالنا۔۔۔ قمار ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 17/330) جوئے سے حاصل کیا گیا مال حرام ہے، چنانچہ اس کے متعلق فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”سود اور چوری اور غصب اور جوئے کا روپیہ قطعی حرام ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 19/646)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما

مولانا عدنان احمد عطاری مدنی*

ایک مرتبہ کسی نے مشہور صحابی حضرت سیدنا عمران بن حصین رضیَ اللہ عنہما سے ایک شرعی مسئلہ پوچھا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں، اس صورت میں عورت اس پر حرام ہو گئی یا نہیں؟ آپ رضیَ اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے والا گناہ گار ہے اور عورت اس پر حرام ہو گئی ہے، اب اسی شخص نے جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضیَ اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں یہی مسئلہ بتاکر حضرت عمران بن حصین کی عیب جوئی کرنا چاہی تو حضرت ابوموسی اشعری رضیَ اللہ عنہ نے (نہ صرف حضرت عمران کے جواب کی تصدیق فرمائی بلکہ) آپ کے لئے دعا کی: الٰہی! ہمارے اندر ابو نُجَید (حضرت عمران بن حصین) جیسے بہت سے آدمی پیدا فرمادے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابو نُجَید عمران بن حصین 7 ہجری میں اسلام لائے[2] صحیح قول کے مطابق آپ کے والد صاحب بھی مسلمان ہوگئے تھے آپ نے کئی غزاوات میں شرکت کی،[3] فتحِ مکہ کے موقع پر آپ رضیَ اللہ عنہ اس شان سے مکہ کی حدود میں داخل ہوئے کہ قبیلہ خزاعہ کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھا۔[4] حنین اور طائف کے معرکوں میں بھی آپ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ساتھ رہے۔[5] آپ نے اپنی رہائش اپنے قبیلے میں رکھی لیکن بکثرت مدینے آتے رہتے[6] اور پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوالات پوچھتے رہتے ایک مرتبہ آپ رضیَ اللہ عنہ نے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں سوال کیا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے، جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے ثواب کا آدھا ہے، اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اس کے لئے بیٹھنے والے کے ثواب کا آدھا ہے۔[7]

علمی مقام علم و فضل کے اعتبار سے حضرت عمران بن حصین رضیَ اللہ عنہما کا شمار فقہا صحابہ میں ہوتا ہے۔[8] فاروقِ اعظم رضیَ اللہ عنہ نے بصرہ والوں کو فقہی مسائل کی تعلیم دینے کے لئے آپ کا انتخاب کیا اور آپ کو بصرہ بھیجا[9] مشہور تابعی بزرگ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بصرہ میں ہمارے پاس آنے والوں میں سب سے بہتر عالم فاضل شخصیت حضرت عمران بن حصین رضیَ اللہ عنہما کی تھی۔[10]

جذبۂ علمِ دین حضرت عمران رضیَ اللہ عنہ کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے مگر علمِ دین سکھانے کا جذبہ عروج پر تھا لہٰذا اس حالت میں بھی ایک ستون سے ٹیک لگاکر ارد گرد بیٹھے علم کے طلب گاروں کو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، کراچی

بیان کرتے۔[11]

حدیث کی اہمیت ایک مرتبہ آپ نے حدیث بیان کرنا شروع کی تو ایک شخص نے کہا: ہمیں کتابُ اللہ سے کچھ بیان کیجئے، یہ سن کر آپ ناراض ہوگئے اور فرمایا: تم بے وقوف ہو، اللہ پاک نے کتاب اللہ میں زکوٰۃ کو تو بیان کیا ہے مگر یہ کہاں فرمایا ہے کہ دو سو (درہم) میں سے پانچ (درہم) ہوں گے، اللہ کریم نے اپنی کتاب میں نماز کا تو ذکر کیا ہے مگر یہ کہاں فرمایا ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء کی چار، مغرب کی تین اور فجر کی دو رکعتیں فرض ہیں، اللہ رحیم نے قراٰنِ مجید میں طواف کا تو ذکر فرمایا ہے لیکن یہ کہاں بیان کیا ہے کہ طواف اور صفا مروہ کے چکر سات ہیں، ہم احادیث میں یہاں یہی احکام بیان کرتے ہیں احادیثِ مصطفےٰ قراٰن کی تفسیر ہیں۔[12] ایک مرتبہ آپ نے حدیث بیان کی کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: حیا بھلائی ہی لاتی ہے، کسی نے کہا: کسی کتاب میں لکھا ہے کہ بعض دفعہ حیا سے وقار اور اطمینان ملتا ہے اور بعض دفعہ اس سے کمزوری۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حدیث بتا رہا ہوں اور تم مجھ سے کسی کتاب کی بات کر رہے ہو میں اب تمہیں حدیث بیان نہیں کروں گا۔[13]

فرمانِ مبارک حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کھانا کھلانے والے چلے گئے اور کھانا مانگنے والے رہ گئے، وعظ و نصیحت کرنے والے چلے گئے اور غافل لوگ پیچھے رہ گئے۔[14]

جج کا عہدہ چھوڑ دیا ایک مرتبہ آپ رضیَ اللہ عنہ کو گورنرِ بصرہ کی جانب سے بصرہ کا قاضی (یعنی جج) مقرر کیا گیا، دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر آئے، آپ نے ایک کے حق میں فیصلہ دیا تو دوسرا کہنے لگا: آپ نے میرے خلاف فیصلہ دیا ہے، اللہ کی قسم! یہ غلط فیصلہ ہے، یہ سن کر آپ رضیَ اللہ عنہ گورنر کے پاس چلے آئے اور اپنا استعفیٰ پیش کر دیا، گورنر نے کہا: آپ کچھ عرصہ اس عہدہ پر برقرار تو رہئے، مگر آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک میں اللہ کا عبادت گزار اور اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا ہوں دو بندوں کے درمیان کبھی فیصلہ نہیں کروں گا۔[15]

ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ رضیَ اللہ عنہ کے سامنے سورۂ یوسف پڑھی آپ نے سورت توجہ سے سنی، پھر وہ شخص آپ سے کچھ مانگنے لگا، آپ رضیَ اللہ عنہ نے کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ، پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: تم قراٰن پڑھو پھر اللہ سے سوال کرو، عنقریب ایک قوم آئے گی جو قراٰن پڑھے گی اور لوگوں سے مانگے گی۔[16]

صبر وشکر اور بیماری حضرت سیدنا عمران بن حصین رضیَ اللہ عنہما بڑے صابر و شاکر تھے۔ 30 سال کے طویل عرصہ تک پیٹ کی بیماری میں مبتلا رہے اس بیماری میں آپ نہ تو کھڑے ہوتے نہ بیٹھتے بس پیٹھ کے بل لیٹے رہتے۔[17]

فرشتوں کے سلام کی آواز سنائی دیتی حضرت سیدنا عمران بن حصین رضیَ اللہ عنہما کو فرشتے سلام کیا کرتے تھے جس کی آواز آپ خود سنتے تھے۔ فرماتے ہیں: فرشتے مجھے سلام کیا کرتے تھے، کسی نے پوچھا: سلام کی آواز آپ کے سر کی جانب سے آتی تھی یا پاؤں کی طرف سے؟ فرمایا: سر کی جانب سے۔[18]

وصال حضرت عمران بن حصین رضیَ اللہ عنہما نے سن 52 ہجری میں وصال فرمایا، کتبِ احادیث میں آپ کی 130 روایات ملتی ہیں۔[19]

---

(1) مستدرک، 4/595، رقم: 6050 (2) الاعلام للزرکلی، 5/70 (3) معجم کبیر، 18/103 (4) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 4/585 (5) السنن الکبریٰ للبیہقی، 3/193، حدیث: 5387 (6) معجم کبیر، 18/103 (7) بخاری، 1/379، حدیث: 1116 (8) الاستیعاب، 3/284 (9) طبقات ابن سعد، 7/7 (10) الاستیعاب، 3/285 (11) طبقات ابن سعد، 4/218 (12) الزہد لابن المبارک، جز4، ص23 حدیث: 92 (13) مسلم، ص46، حدیث: 157- شعب الایمان، 6/132، حدیث: 7705 (14) الزہد لاحمد، ص321، رقم: 1856 (15) طبقات ابن سعد، 4/215 (16) شعب الایمان، 2/533، حدیث: 2627 (17) احیاء العلوم، 5/70 (18) احیاء العلوم، 4/353 (19) الاعلام للزرکلی، 5/70۔

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے گھٹی کا شرف پانے والے

مولانا اویس یامین عطاری مَدَنی*

قارئینِ کرام! تَحْنِیک یعنی گھٹی دینا مستحب ہے، اِمام یحییٰ بن شرف نَوَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بچہ پیدا ہونے کے بعد کھجور (یا کسی بھی میٹھی چیز) سے گھٹی دینا مستحب ہے۔

گھٹی دینے کا طریقہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھٹی دینے والا کھجور کو اپنے منہ میں خوب چبا کر نرم کرے کہ اسے نگلا جاسکے پھر وہ بچے کا منہ کھول کر اس میں رکھ دے۔

گھٹی کون دے؟ مستحب یہ ہے کہ گھٹی دینے والا نیک اور متقی و پرہیزگار ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اگر ایسا کوئی شخص پاس موجود نہ ہو تو نَومَولُود بچے کو تحنیک کی خاطر کسی نیک شخص کے پاس لے جایا جاسکتا ہے۔[1] جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ اپنے پیدا ہوئے بچوں کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں لایا کرتے تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور تَحْنِیک (یعنی گھٹی دیا) کرتے تھے۔[2]

گھٹی دلوانا صحابہ کا عمل ہے حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرات صحابہ اپنے نومولود بچے کو حضور کی خدمت میں لاتے تھے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھجور چبا کر اپنی زبان شریف سے بچے کے تالو میں لگا دیتے تھے تاکہ بچے کے منہ میں سب سے پہلے حضور کا لُعاب شریف پہنچے، اس عمل کا نام تحنیک ہے۔[3] نیز ایک اور مقام پر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: بچے میں پہلی گھٹی دینے والے کا اثر آتا ہے اور اس کی سی عادات پیدا ہوتی ہیں۔[4]

علما و مشائخ سے گھٹی دلوانا شارح بخاری حضرت مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب بچہ پیدا ہو علماء، مشائخ، صالحین میں سے کسی کی خدمت میں پیش کیا جائے اور وہ کھجور یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں۔[5]

آیئے! رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جن بچوں نے گھٹی لینے کا شرف حاصل کیا ان کے محبت بھرے چند واقعات پڑھتے ہیں۔

امام حسن اور امام حسین کو گھٹی دی حضرت علیُّ المُرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت حسن رضی اللہُ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام "حَرب" رکھا اور میں یہ پسند کرتا تھا کہ مجھے "ابو حَرب" کنیت سے پُکارا جائے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (میرے گھر) تشریف لائے، حضرت حسن رضی اللہُ عنہ کو گھٹی دی اور مجھ سے فرمایا کہ تم نے میرے بیٹے کا نام کیا رکھا ہے؟ تو میں نے عرض کی: حرب۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ حسن ہے۔ پھر جب حضرت حسین رضی اللہُ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے ان کا نام بھی "حرب" رکھا۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے، حضرت حسین رضی اللہُ عنہ کو گھٹی دی اور مجھ سے پوچھا کہ تم نے میرے بیٹے کا نام کیا رکھا ہے؟ تو میں نے عرض کی: حرب۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ حسین ہے۔[6]

حضرت عبد اللہ بن عباس کو گھٹی دی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: (جب میں پیدا ہوا تو) مجھے رسولِ کریم

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بار گاہ میں ایک کپڑے میں لپیٹ کر لایا گیا، حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے لُعاب مبارک (یعنی بابرکت تھوک) سے مجھے گھٹی دی۔[7]

حضرت عبدُاللہ بن زبیر کو گھٹی دی حضرت اسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہما فرماتی ہیں کہ میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر رہی تھی، جب میں قُبا کے مقام پر پہنچی تو میرے یہاں بچے (حضرت عبدُاللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما) کی ولادت ہو گئی، میں بچے کو لے کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بار گاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک گود میں اُس بچے کو رکھ دیا، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور منگوائی اور اُسے چبایا، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا لُعابِ دہن اس بچے کے منہ میں ڈال دیا، سب سے پہلے اس بچے کے پیٹ میں جو چیز داخل ہوئی وہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک لُعاب تھا، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے کھجور سے گھٹی دی اور اُس کے لئے دعائے خیر وبرکت فرمائی۔[8]

حضرت ابو موسیٰ اشعری کے بیٹے کو گھٹی دی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے یہاں بیٹے کی ولادت ہوئی تو میں اُسے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں لے گیا، نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کا نام "ابراہیم" رکھا، اُسے کھجور سے گھٹی دی اور اُس کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔[9]

حضرت ابو طلحہ انصاری کے بیٹے کو گھٹی دی حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہُ عنہ کے بیٹے عبدُاللہ پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بار گاہِ اقدس میں حاضر ہوا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بار گاہ میں پیش کیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچے کا منہ کھول کر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا اور بچہ اسے چوسنے لگا۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس بچے کا نام "عبدُ اللہ" رکھا۔[10]

حضرت عبدالرحمٰن بن زید کو گھٹی دی حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہُ عنہ جب پیدا ہوئے تو ان کے نانا جان حضرت ابو لُبابہ رضی اللہُ عنہ نے انہیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے آج تک اتنے چھوٹے جسم والا بچہ نہیں دیکھا۔ مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچے کو گھٹی دی، سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دعائے برکت سے نوازا۔ (دعائے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ) حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہُ عنہ جب کسی قوم (Nation) میں ہوتے تو قد میں سب سے اونچے (Tall) نظر آتے۔[11]

حضرت نعمان بن بشیر کو گھٹی دی جب حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہُ عنہما کی ولادت ہوئی تو آپ رضی اللہُ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت عَمرہ بنتِ رواحہ رضی اللہُ عنہا آپ کو لے کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بار گاہ میں حاضر ہوئیں، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور منگوا کر چبائی، پھر اسے آپ کے منہ میں ڈال کر اس کے ذریعے آپ کو گھٹی دی۔[12]

حضرت عبدُاللہ بن مُطیع کو گھٹی دی حضرت عبدُاللہ بن مطیع رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت مطیع رضی اللہُ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ انہیں خواب میں کسی نے کھجوروں کی تھیلی دی ہے، انہوں نے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنا خواب بیان کیا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تمہاری کوئی بیوی اُمید سے ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! بَنُو لَیث (قبیلے) سے تعلق رکھنے والی بیوی امید سے ہے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عنقریب اس کے یہاں تمہارا بیٹا پیدا ہو گا۔ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ اسے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بار گاہ میں لائے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے کھجور سے گھٹی دی، اس کا نام "عبدُ اللہ" رکھا اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔[13]

حضرت سِنان بن سلمہ کو گھٹی دی حضرت سِنان بن سلمہ رضی

اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ حُنَین کے موقع پر پیدا ہوا، میرے والد کو میری ولادت کی خوشخبری سنائی گئی تو انہوں نے کہا: نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دِفاع میں تیر چلانا مجھے بیٹے کی خوشخبری سے زیادہ محبوب ہے۔[14] پھر میرے والد مجھے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لائے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے گھٹی دی، میرے منہ میں لُعابِ دہن ڈالا، میرے لئے دعا کی اور میرا نام "سِنان" رکھا۔[15]

حضرت یحییٰ بن خَلّاد کو گھٹی دی حضرت یحییٰ بن خلاد رضی اللہ عنہ کی ولادت رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں ہوئی، انہیں نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو کھجور چبا کر گھٹی دی اور فرمایا: میں اس کا وہ نام رکھوں گا جو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السّلام کے بعد کسی کا نہیں رکھا گیا، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کا نام "یحییٰ" رکھا۔[16]

حضرت ابواُمامہ اَسعد بن سہل کو گھٹی دی حضرت ابواُمامہ اَسعد بن سہل رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری سے دو سال پہلے پیدا ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں گھٹی دی اور ان کا نام ان کے نانا حضرت اَسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کے نام پر "اَسعد" رکھا۔[17]

حضرت عبداللہ بن حارث بن نَوفَل کو گھٹی دی حضرت عبداللہ بن حارث بن نَوفل رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں پیدا ہوئے، ولادت کے بعد آپ کی والدہ ہند بنتِ ابوسفیان رضی اللہ عنہما انہیں لے کر اپنی بہن اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئیں، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر میں داخل ہوئے تو حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ آپ کے چچا حارث بن نَوفَل بن حارث بن عبدالمطلب اور میری بہن ہند بنتِ ابوسفیان کے بیٹے ہیں، نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے منہ میں لُعابِ دہن ڈال کر انہیں گھٹی دی اور ان کے لئے دُعا فرمائی۔[18]

حضرت محمد بن ثابت بن قیس کو گھٹی دی حضرت محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہما جب پیدا ہوئے تو آپ کے والد ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ آپ کو لے کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے منہ میں لُعابِ دہن ڈال کر آپ کو گھٹی دی اور آپ کا نام "محمد" رکھا۔[19]

حضرت محمد بن نبیط بن جابر کو گھٹی دی حضرت محمد بن نبیط بن جابر رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں پیدا ہوئے، نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو گھٹی دی اور آپ کا نام "محمد" رکھا۔[20]

حضرت عبداللہ بن حارث بن عَمرو کو گھٹی دی حضرت عبداللہ بن حارث بن عَمرو رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں پیدا ہوئے اور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو گھٹی دی۔[21]

قارئینِ کرام! صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے یہ چند واقعات پڑھ کر ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے بچّوں کو گھٹی دِلوانے، نام رکھوانے اور دُعائے برکت حاصل کرنے کے لئے مشائخِ کرام، بُزرگانِ دین اور علمائے کاملین کی بارگاہ میں حاضری دینی چاہئے تاکہ پیدا ہوتے ہی ہمارے بچوں کو نیک لوگوں کی برکتیں ملیں۔

اللہ پاک ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شرح مسلم للنووی، 14/122 (2) مسلم، ص913، حدیث:5619 (3) مراٰۃ المناجیح، 5/647 (4) اسلامی زندگی، ص20 (5) نزہۃ القاری، 5/430 (6) مسند بزار، 2/315، حدیث:743 (7) معجم کبیر، 10/233، رقم:10566 (8) بخاری، 3/546، حدیث:5469 (9) بخاری، 3/546، حدیث:5467 (10) مسلم، ص912، حدیث:5612 (11) الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، 5/29 (12) الاستیعاب، 4/441 (13) الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، 5/21 (14) مسند امام احمد، 7/246، حدیث: 20093 (15) الاستیعاب، 2/217 (16) اسد الغابہ، 5/486 (17) الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، 1/326 (18) طبقاتِ ابن سعد، 5/17-الاستیعاب، 3/21 (19) الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، 6/194، 195 (20) اسد الغابہ، 5/118 (21) الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، 5/8۔

غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ اور تفسیرِ قراٰنِ کریم

مولانا گل فراز عطّاری مَدَنی*

حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے وعظ و نصیحت اور علم کی تدریس کے ذریعے قراٰن و حدیث کی بڑی خدمت کی اور اس میں بلندیوں تک پہنچے۔ حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے تدریس کا آغاز شیخ حنابلہ حضرت ابو سعد مُخَرِّمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے قائم کردہ مدرسہ سے کیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی شہرت اتنی بڑھی کہ لوگوں کی بڑی تعداد آپ سے علم حاصل کرنے لگی یہاں تک کہ مدرسے میں توسیع کرنا پڑی۔[1] پھر یہ عظیمُ الشان مدرسہ آپ کے اسمِ گرامی کی نسبت سے مدرسہ قادریہ کے نام سے مشہور ہو گیا جو ابھی تک اسی نام سے موجود ہے۔[2]

حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے 528 ہجری سے 561 ہجری تک 35 سال اپنے مدرسے میں تدریس و افتا کا کام سرانجام دیا۔ آپ جو کچھ مجلس میں فرماتے وہ چار سو عالم وغیرہ کی دواتوں سے لکھا جاتا تھا۔[3] شیخ امام مُوَفَّقُ الدّین بن قُدامہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہم 561 ہجری میں بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سیّد عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم و عمل اور فتویٰ نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے۔[4] آپ کی علمی مہارت کا یہ عالَم تھا کہ اگر آپ سے اِنتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے تو آپ اُن مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں تین دہائیوں سے زیادہ دینِ متین کی خدمت سرانجام دی۔[5]

تیرہ علوم میں تدریس حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ فقہ، حدیث، تفسیر، نحو جیسے 13 مضامین (Subjects) کی تدریس فرماتے۔ بعدِ نمازِ ظہر قراءتِ قراٰن جیسا اہم مضمون پڑھاتے۔[6] آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے اکتسابِ فیض کرنے والے طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں فقہا اور محدثین کی بڑی تعداد شامل ہے۔[7] علّامہ شعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فقہ اور علمُ الکلام پڑھتے تھے، صبح و شام دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اُصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد قراءتوں کے ساتھ قراٰنِ مجید پڑھاتے تھے۔[8]

حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ قراٰن و حدیث پر عمل کرنے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک دن مدرسہ قادریہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تو قراٰن پر عمل کر یہ تجھے اس کے نازل کرنے والے کے پاس لے جا کر کھڑا کر دے گا اور تو سنّتِ مبارکہ پر عمل کر کیونکہ یہ تجھے سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس لے جا کر کھڑا کرے گی۔[9]

بہجۃُ الاسرار میں ہے: حافظِ حدیث حضرت ابو العباس احمد بن احمد بغدادی بندلجی رحمۃُ اللہِ علیہ نے امام اِبنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ کے صاحبزادے سے فرمایا: میں اور تمہارے والد ایک دن حضرت شیخ سیّد عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے آپ رحمۃُ اللہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ کراچی

علیہ نے ایک آیت کی تفسیر میں ایک معنیٰ بیان فرمایا تو میں نے تمہارے والد سے کہا: یہ معنیٰ آپ جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرا معنی بیان فرمایا تو میں نے دوبارہ تمہارے والد سے پوچھا کہ کیا آپ اس معنیٰ کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور معنیٰ بیان فرمایا تو میں نے تمہارے والد سے پھر پوچھا کہ آپ اس کا معنیٰ جانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کل گیارہ معانی بیان کئے اور میں ہر بار تمہارے والد سے پوچھتا تھا کہ کیا آپ ان معانی سے واقف ہیں؟ تو وہ یہی کہتے کہ میں ان معنوں سے واقف ہوں۔ پھر غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مزید معنی بیان کرنا شروع کئے یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پورے چالیس معانی بیان کر دیئے جو نہایت عمدہ اور بہترین تھے اور اس کا ہر معنیٰ اس کے قائل کی طرف منسوب کرتے تھے۔ گیارہ کے بعد ہر معنیٰ کے بارے میں تمہارے والد کہتے تھے: میں اس سے واقف نہیں ہوں یہاں تک کہ شیخ کی وسعتِ علم سے ان کا تعجب بڑھ گیا۔[10]

قراٰنِ پاک کو پڑھنے کا اصل مقصد حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قراٰنِ پاک کی تعظیم و تقدیس کے پیشِ نظر اس کو گانے والوں کی طرح گا کر پڑھنا مکروہ ہے، اس کی کراہت کی وجہ یہ ہے کہ گا کر پڑھنے سے کلام اپنی اصلی حالت سے تجاوز کر جاتا ہے یعنی مد اور ہمزہ ساقط ہو جاتے ہیں۔ جن حروف کو لمبا کر کے پڑھنا ہوتا ہے گانے کی طرز میں وہ مختصر ہو جاتے ہیں اور جنہیں مختصر کرنا ہوتا ہے وہ طویل ہو جاتے ہیں اور اکثر حروف مدغم ہو جاتے ہیں۔ کراہت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ قراٰنِ پاک پڑھنے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ اس سے خوفِ خدا پیدا ہو، نصیحت کی باتیں سُن کر سننے والے کو نافرمانی سے ڈر لگے اور قراٰنی دلائل و براہین، قصص اور امثال سُن کر عبرت حاصل ہو۔ اللہ پاک کے ان وعدوں کا جو قراٰن میں کئے گئے امیدوار بنے۔ یہ تمام فوائد گا کر پڑھنے میں ختم ہو جاتے ہیں۔[11]

لفظ "طارق" کی تفسیر حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ﴿وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِۙ(۱)﴾ (ترجَمۂ کنزُالایمان: آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی۔[12]) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ پاک نے آسمان اور اس میں چلنے والے کی قسم یاد فرمائی ہے۔ آسمان پر جو چلے وہ حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مقدس ہے۔ پہلے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمتِ عُلیا نے آسمان پر ترقی کی پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ مبارک نے۔ یعنی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ساتویں آسمان تک عروج کیا اور اللہ پاک سے کلام کیا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے سر مبارک کی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا اور آپ کے قلبِ اطہر کی آنکھوں نے بھی دیدار کیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے وہ خاص بندے ہیں جو رات کو آسمانوں کی سیر کو تشریف لے گئے۔ زمین پر اللہ پاک کا دیدار قلبِ اطہر سے کیا اور آسمان میں اللہ پاک کا دیدار سر کی آنکھوں سے کیا۔[13]

اللہ اور غیر کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتی حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جمعہ کے دن مدرسہ قادریہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ پاک کی محبت اور اس کے غیر کی محبت دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے: ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖۚ﴾ (ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے۔[14]) چنانچہ دنیا اور آخرت دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے اور نہ ہی خالق و مخلوق دونوں ایک دل میں جمع ہوسکتے ہیں تو تُو تمام فنا ہونے والی چیزوں کو چھوڑ دے تاکہ تجھے ایسی چیز حاصل ہو جائے کہ جس کے لئے فنا ہی نہیں ہے اور تُو اپنے نفس اور مال کو خرچ کر تاکہ تجھے جنت حاصل ہو جائے۔[15]

اللہ کریم ہمیں حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے قراٰنِ کریم کی محبت اور تلاوتِ قراٰنِ کریم کا ذوق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) المنتظم، 18/173 (2) سیرت غوث اعظم، ص60 (3) کلیات نور بخش توکلی، ص402 (4) بہجۃ الاسرار، ص225 (5) دیکھئے: بہجۃ الاسرار، ص225 (6) قلائد الجواہر، ص38 (7) مراۃ الجنان، 3/267 (8) بہجۃ الاسرار، ص225- غوث پاک کے حالات، ص27 (9) الفتح الربانی، ص67 (10) بہجۃ الاسرار، ص224 (11) غنیۃ الطالبین، ص84 (12) پ30، الطارق: 1 (13) الفتح الربانی، ص243 (14) پ21، الاحزاب: 4 (15) الفتح الربانی، ص94۔

مزار حضرت خواجہ عبد الرحمٰن نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے کرام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 93 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ تا 1445ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

1 قطب الملت والدین حضرت شیخ ابو الحسن علی بن عبد الرحمٰن حداد زبیدی رحمۃ اللہ علیہ موضع شذھب (نزد قحمہ پہاڑ، زبید، یمن) کے رہنے والے تھے، آپ کی پیدائش 21 رجب 525ھ کو ہوئی، آپ صاحبِ کرامات، کثیرُ الفیض، مرجعِ خاص و عام اور اکابر مشائخ سے تھے، آپ نے 27 ربیع الآخر 677ھ کو وصال فرمایا۔[1]

2 حضرت خواجہ عبد الرحمٰن نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش آستانہ عالیہ بگھار شریف تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں 1292ھ میں ہوئی اور یہیں 17 ربیع الآخر 1362ھ کو وصال فرمایا، آپ نے اپنے والد گرامی سے علم حاصل کرنے کے بعد موسیٰ زئی شریف میں علم حاصل کیا اور فارغُ التحصیل ہوئے، والد اور خواجہ سراج الدین نقشبندی سے خلافت حاصل کی اور ساری زندگی رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔[2]

3 پیرِ طریقت حضرت مولانا محمد عبد العلی مستالوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش آستانہ عالیہ مستال شریف، ایچ ٹن، اسلام آباد میں ہوئی اور 25 ربیع الآخر 1323ھ کو یہیں وصال فرمایا۔ آپ عالِمِ باعمل، فقیہِ وقت، وسیع المطالعہ اور سجادہ نشین آستانہ عالیہ مستال شریف تھے۔ فتاویٰ مستالیہ غیر مطبوعہ یادگار ہے۔[3]

4 صوفی باصفا حضرت مولانا محمد عظیم فیروزپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1293ھ میں رجی والا، ضلع فیروزپور، مشرقی پنجاب، ہند میں ہوئی اور لاہور میں 29 ربیع الآخر 1381ھ کو وصال فرمایا، تدفین میانی صاحب قبرستان میں کی گئی۔ آپ پیشے کے اعتبار سے اسکول ٹیچر، مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ انوارِ صوفیہ، خطیب بیگم شاہی مسجد، پابندِ شریعت خلیفہ امیرِ ملت اور شیخِ طریقت تھے۔[4]

5 محبوب الحق حضرت پیر سیّد شاہ عبد الشکور علیمی رشیدی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1312ھ کو سادات پور، یوپی ہند میں ہوئی اور 7 ربیع الآخر 1404ھ کو دہلی میں وصال فرمایا، مزار جائے پیدائش میں ہے، آپ اپنے والد پیر سیّد شاہ امیر حسن رشیدی اور علّامہ عبد العلیم آسی کے تربیت یافتہ، آستانہ رشیدیہ قادریہ (جونپور) کے خلیفہ اور یادگارِ اسلاف تھے۔[5]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

6 حافظُ الحدیث امام ابو غسان مالک بن اسماعیل نہدی

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

کوفی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ محدث، عابد و زاہد اور ائمہ محدثین سے تھے، آپ سے راویت کرنے والوں میں امام ابن شیبہ، امام بخاری، امام ابوحاتم جیسے محدثین شامل ہیں۔ آپ کا وصال ماہِ ربیع الآخر کے ابتدائی ایام میں سن 219ھ میں ہوا۔(6)

7 محدثِ زمانہ حضرت شیخ ابوزُرعہ طاہر بن الحافظ محمد الشیبانی مقدسی رازی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 480ھ کو ایران کے شہر رے شمالی ایران میں ہوئی اور وصال 86 سال کی عمر میں ربیع الآخر 566ھ کو ہمدان ایران میں ہوا۔ آپ جید عالمِ دین، صدوق راویِ حدیث اور باعمل تھے، آپ نے 20 حج کئے، بغداد میں بھی درسِ حدیث میں مصروف رہے، خلقِ کثیر نے فیض پایا۔(7)

8 قاریُ الہدایہ، حضرت امام سراجُ الدّین ابوحفص عمرو بن علی خیّاط کنانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت محلہ حسینیہ قاہرہ مصر میں ہوئی اور 12 ربیعُ الآخر 829ھ کو وصال فرمایا، تدفین حَوش الاَشرف برسبائی نزد جامعہ برقوقیہ قاہرہ مصر میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، جامعِ منقول و معقول، استاذُ العُلَماء والفقہاء، فقیہِ حنفی، شیخِ طریقت، مرجعِ خاص و عام اور ابوحنیفۂ زمانہ تھے۔ فتاویٰ قاریُ الہدایہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔(8)

9 حضرت امام زین الدین احمد بن احمد زبیدی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 812ھ کو زبید، یمن میں ہوئی اور یہیں 9 ربیع الآخر 893ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، محدثِ وقت، ادیب و شاعر اور شیخ الحدیث مدرسۂ رحمانیہ زبید ہیں، آپ کی سات کتب میں سے تجریدِ بخاری (اَلتَّجْرِیدُ الصَّرِیحُ لِاَحَادِیثِ الْجَامِعِ الصَّحِیح) آپ کی پہچان ہے۔(9)

10 مفتی حافظ قیام الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ 1244ھ کو دہمتوڑ ضلع ایبٹ آباد میں پیدا ہوئے اور 21 ربیع الآخر 1331ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علّامہ فضل الرسول بدایونی، علّامہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی، علّامہ عبدالحق رامپوری اور علّامہ احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہم کے شاگرد ہیں، آپ خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے، آپ حافظِ قراٰن، ممتاز عالمِ دین، بہترین مدرس، خوش نویس اور کاتب تھے۔(10)

11 مولانا حافظ سیّد محمد امین اندرابی قادری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ سادات کے چشم و چراغ تھے، اُردو، فارسی اور عربی کے فاضل تھے، پیشے کے اعتبار سے آپ وکیل (Educate) تھے مگر خدمتِ دین کے جذبے سے سرشار، تصوف سے گہرا لگاؤ رکھنے والے اور متحرک شخصیت کے مالک تھے، زندگی بھر انجمن نعمانیہ لاہور سے وابستہ رہے، آپ کی وفات لاہور میں 11 ربیع الآخر 1382ھ میں ہوئی، تدفین قبرستان سادات اندراب، اسلامیہ اسٹریٹ نمبر 139 میں ہوئی، آپ کی تصانیف میں انیس المشتاقین، القول المقبول اور جذب الاصفیاء فی حُقوقِ المصطفٰے ہیں۔(11)

12 محبوبِ ملت حضرت علّامہ پیر سیّد منوّر حسین شاہ گردیزی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش موضع کوٹیڑی سیداں جنید آباد پانیولہ ضلع راولاکوٹ کشمیر کے علمی و روحانی خاندان میں 1353ھ کو ہوئی اور یہیں 6 ربیع الآخر 1442ھ کو وصال فرمایا۔ آپ فاضل دارُ العلوم حزبُ الاحناف لاہور، تلمیذ خلیفہ اعلیٰ حضرت، پاک فوج کے خطیب، امام و خطیب جامع مسجد چشتیہ کوٹیڑی سیّداں، سرپرست مدرسہ فاضلیہ ضیائیہ اور نیک و متقی ہستی تھے۔(12)

---

(1) الصوفیہ والفقہاء فی الیمن، ص34-تواریخ آئینہ تصوف، ص85 (2) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 2/385 تا 393 (3) تذکرہ اولیائے پوٹھوار، ص 109 (4) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص 242 تا 246 (5) تذکرہ شکوری، ص59 تا 64، 193، 194 (6) تاریخِ اوسط للبخاری، 2/339-اسامی شیوخ البخاری للصغانی، ص218-سیر اعلام النبلاء، 9/145 (7) سیر اعلام النبلاء، 15/223 (8) حدائق الحنفیہ، ص341-فتاویٰ قاریٔ الہدایہ، ص13 تا 38 (9) الضوء اللامع للسخاوی، 1/214-قلادۃ النحر، 6/480-الاعلام للزرکلی، 1/91 (10) تذکرہ علماء اہل سنت ایبٹ آباد، ص377 تا 387 (11) صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص129، 193-تذکرہ علمائے پنجاب، ص841-خفتگانِ لاہور، ص307، 308 (12) https://hamariweb.com/articles/139170۔

زیتون
OLIVE

مولانا احمد رضا عطاری مدنی*

”زیتون“ بھی ان خوش قسمت غذاؤں میں شامل ہے جن کا ذکر قراٰنِ پاک کے ساتھ ساتھ مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زبان سے ہوا ہے۔ زیتون کا درخت تاریخ کے قدیم ترین درختوں میں سے ایک ہے۔ اس پھل سے تیل حاصل کیا جاتا ہے، اس تیل کو ”روغنِ زیتون“ کہتے ہیں، یہ تیل جلتے ہوئے صاف و شفاف روشنی فراہم کرتا ہے، سر میں بھی لگایا جاتا ہے، بطور چکنائی سالن پکانے کے بھی کام آتا ہے، بطور دوا بھی استعمال ہوتا ہے اور سالن کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے۔ اتنے مصارف میں استعمال زیتون کے تیل کا ہی خاصہ ہے۔

قراٰنِ کریم میں زیتون کا ذکر

1 اللہ پاک نے قراٰن حکیم میں زیتون کے درخت کو مبارک یعنی برکت والا کہا ہے۔ چنانچہ قراٰن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے۔[1]

تفسیر کے نکات: ❁ زیتون کے درخت کے پتے نہیں گرتے ❁ یہ درخت نہ سرد ملک میں ہوتا ہے نہ گرم ملک میں تاکہ نہ اُسے گرمی سے نقصان پہنچے نہ سردی سے ❁ یہ نہایت عمدہ و اعلیٰ ہوتا ہے اور اس کے پھل انتہائی مُعْتَدِل ہوتے ہیں۔[2]

2 زیتون وہ بابرکت پھل ہے جس کی قسم اللہ ربُّ العزّت نے قراٰن کریم میں ارشاد فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِۙ(۱)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: انجیر کی قسم اور زیتون کی۔[3]

تفسیر کے نکات: ❁ اس کا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں چکنائی کا نام و نشان نہیں ہوتا ❁ اس کا درخت بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے اور ہزاروں برس باقی رہتا ہے۔[4] ❁ زیتون تیل اور کھانے والوں کے لئے سالن لے کر اُگتا ہے[5] ❁ یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کئے جاتے ہیں، جلایا بھی جاتا ہے، دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔[6]

زیتون سے متعلق احادیث

1 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ پیغاماتِ عطار المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: زیتون کھاؤ اور اس سے مالش کرو، بے شک یہ بابرکت درخت سے ہے۔[7]

2 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: زیتون سے سالن بناؤ اور اس سے مالش کرو، بے شک یہ بابرکت درخت سے ہے۔[8]

3 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم احرام کی حالت میں اپنے سر پر زیتون کا تیل لگاتے تھے۔[9]

4 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ برکت والے درخت زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے کیونکہ یہ منہ کو خوشبودار کرتی اور اس کی بدبو زائل کرتی ہے، یہ میری اور مجھ سے پہلے کے نبیوں کی مسواک ہے۔[10]

5 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: زیتون کا تیل کھاؤ اسے لگاؤ کہ یہ مبارک درخت سے ہے اور اس میں ستَّر بیماریوں کی شفاء ہے جن میں جُذام بھی ہے اس میں بواسیر کو بھی شِفا ہے۔[11]

زیتون کے فوائد

نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے زیتون کے کثیر فوائد بیان فرمائے ہیں، آج طبی ماہرین کثیر تحقیقات کے بعد انہی فوائد کو ثابت کررہے ہیں۔ آئیے! ان میں سے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

◉ زیتون کا تیل بِغیر پکائے کھانا زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے اور یہ کولیسٹرول کو بھی کم کرتا ہے۔ لہٰذا زیتون کا تیل کچّا استِعمال کیا جائے۔ کچّا کھانے میں کسی قسم کی بدمزگی نہیں ہوتی، کھانا کھاتے وقت اپنی رکابی میں چاول، سالن وغیرہ نکال کر چمچ سے زیتون شریف کا تیل ڈال کر شوق سے تناوُل فرمایئے ◉ روزانہ زَیت (یعنی زیتون شریف کا تیل) سر میں ڈال کر گنج کی خوب مالش کرنے سے بند شُدہ مَسام کُھل جائیں گے اور بال اُگنے لگیں گے ◉ داڑھی یا سر کے بال جھڑتے ہوں یا گنج ہو تو آٹھ چمچ زیتون کے گرم کئے ہوئے تیل میں ایک چمچہ اصلی شہد اور ایک چمچہ باریک پسی ہوئی دار چینی ملالیں پھر جہاں کے بال جھڑتے ہوں وہاں خوب مَسلیں پھر اندازاً پانچ مِنَٹ کے بعد دھولیں یا نہالیں۔[12] ◉ زیتون کے تیل میں فیٹی ایسڈز، وٹامنز اور دیگر اجزاء شامل ہونے کی وجہ سے یہ صحت کے لیے بہت مفید ہے ◉ زیتون کا تیل موٹاپے کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے ◉ خالی پیٹ زیتون کے تیل کا ایک چمچ پینا ان خلیات کو نقصان سے بچاتا ہے جو کینسر کا باعث بن سکتے ہیں ◉ زیتون کا تیل آنتوں کے نظام کو ٹھیک کرکے قبض سے نجات دلانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے ◉ زیتون کا تیل جلد، ناخنوں اور بالوں کیلئے بھی فائدہ مند ہے، یہ ان کی ملائمت واپس لانے کے ساتھ نقصانات کی مرمت کرتا ہے، ان کی نمی بحال کرتا اور بالوں کی نشوونما کو بھی بڑھاتا ہے ◉ زیتون کا تیل جسم سے زہریلے مواد کی صفائی کرتا ہے ◉ اس میں موجود فیٹی ایسڈز جسمانی دفاعی نظام کے افعال کو بہتر بنانے میں مدد دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں مختلف موسمی امراض سے بچنا آسان ہوجاتا ہے ◉ کولیسٹرول کی دو اقسام ہوتی ہیں، ایک ایل ڈی ایل (نقصان دہ) اور دوسری ایچ ڈی ایل (فائدہ مند)، امراض قلب سے بچنے کے لئے ایل ڈی ایل کی سطح کو کم رکھنا ضروری ہوتا ہے جبکہ دوسری کی سطح بڑھانا ہوتی ہے، اس کا ایک ذریعہ زیتون کے تیل کا استعمال ہے ◉ زیتون کا تیل جسمانی ورم میں کمی کے لئے دردکش ادویات کی طرح ہی کام کرتا ہے۔ زیتون کا تیل دماغ کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔[13]

---

(1) پ18، النور:35 (2) خازن، النور، تحت الآیۃ: 35، 3/353-354 ملخصاً (3) پ30، التین:1 (4) خازن، والتین، تحت الآیۃ: 1، 4/390، روح البیان، التین، تحت الآیۃ: 1، 10/467-466، ملتقطاً وملخصاً (5) پ18، المؤمنون:20 (6) تفسیر خزائن العرفان، المؤمنون، تحت الاٰیۃ:20 (7) ترمذی، 3/336، حدیث: 1858 (8) ابن ماجہ، 4/34، حدیث: 3319 (9) ابن ماجہ، 3/506، حدیث: 3083 (10) معجم اوسط، 1/201، حدیث: 678 (11) مراٰۃ المناجیح، 6/226- مرقاۃ المفاتیح، 8/308، تحت الحدیث: 4535 (12) گھریلو علاج، ص53، 94، 95 (13) مختلف ویب سائٹس۔

افریقہ میں دینی کاموں کی مصروفیات

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

14 فروری کی صبح تقریباً 4 بجے قطر ائیر لائن سے دوحہ (Doha) کے لئے میرے سفر کا آغاز ہوا، کراچی پاکستان سے دوحہ تک تقریباً پونے 3 گھنٹے کی فلائٹ ہے لہٰذا پاکستانی وقت کے مطابق 7 بجے دوحہ پہنچے، چونکہ دوحہ اور پاکستان کا دو گھنٹے کا فرق ہے، یہاں سے 12 گھنٹے کے بعد نیروبی کی فلائٹ تھی۔ چنانچہ کچھ دیر آرام کیا اور اسلامی بھائیوں سے بھی ملاقات کی۔ دوحہ سے نیروبی تقریباً ساڑھے 5 گھنٹے کی فلائٹ تھی، اَلحمدُلِلّٰہ مغرب پڑھنے کے بعد تقریباً 6 بجے کی فلائٹ سے روانہ ہوا تو تقریباً رات 12 بجے نیروبی کینیا ائیر پورٹ پہنچا، وہاں اسلامی بھائی موجود تھے، ایک اسلامی بھائی کے گھر خیر خواہی کی ترکیب ہوئی، اسلامی بھائی کا اصرار تھا کہ نیروبی کا فیضانِ مدینہ دیکھ لیا جائے سو رات تقریباً ڈھائی بجے فیضانِ مدینہ گئے یہ فیضانِ مدینہ نیروبی کے بہت ہی پیارے علاقے پاک لینڈ میں ہے جس کے لئے اَلحمدُلِلّٰہ 1100 میٹر رقبے کی جگہ خریدی گئی تھی، اب یہ تیار ہو چکا تھا، یہاں نماز کے لئے جگہ بھی ہے، میت کے غسل کفن کے معاملات کے لئے بھی جگہ ہے نیز Centre for Islamic Sisters بھی ہے، فیضانِ مدینہ کا دورہ کر کے ہم نے کچھ دیر آرام کیا، اب صبح نیروبی سے ممباسا کی فلائٹ تھی صبح اٹھے تو تقریباً 12 بجے پاکستان کے ایمبیسیڈرز بھی تشریف لائے، ان کے درمیان سنتوں بھرا بیان ہوا، شعبان کے مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت ملی، دعوتِ اسلامی کی پریزینٹیشن بھی دکھائی، اس کے بعد نیروبی کے ایک قریبی علاقے جیروگئے اس کے قریب عاشقانِ رسول نے ہمیں ایک ایکڑ جگہ دی ہے اس جگہ کا دورہ کیا، وہاں مدرسۃُ المدینہ بھی موجود تھا، یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ دعوتِ اسلامی کے مدرسے سے پڑھے ہوئے بچے اَلحمدُلِلّٰہ اب اساتذہ بھی بن گئے، عالم دین بھی بن گئے مدنی بھی بن گئے، اور یہی اب ان افریقن بچوں کو پڑھا رہے ہیں، بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزارا اور چونکہ شام ساڑھے پانچ بجے نیروبی سے ممباسا کیلئے فلائٹ تھی تو وہیں سے ائیر پورٹ کی طرف روانہ ہوا، ممباسا اور نیروبی میں ایک گھنٹے کا فاصلہ ہے، ممباسا ائیر پورٹ پہنچنے کے بعد مغرب کی نماز ادا کی اور اس کے بعد خیر خواہی کا سلسلہ ہوا، کچھ دیر بعد ممباسا میں ایک عظیمُ الشان سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ تھا اس اجتماع میں ہماری حاضری ہوئی، وہاں شخصیات اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول بھی موجود تھے، وہاں پر مجھے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود شریف پڑھنے کے فضائل پر بیان کرنے کی سعادت ملی اور چونکہ وہ شعبان کی پانچ تاریخ تھی تو اس مناسبت سے امام حسین رضی اللہُ عنہ اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا بھی ذکرِ خیر ہوا بعد ازاں دعوتِ اسلامی کی پریزینٹیشن دکھائی گئی اور آخر میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ملاقات کا سلسلہ رہا۔

اگلے دن 16 فروری بروز جمعہ ممباسا کی ایک بڑی مسجد شیخ نورین

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکن شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

میں جمعے کی نماز سے پہلے بیان کی سعادت ملی، جمعے کو مسجد میں اکثریت افریقن اسلامی بھائیوں کی ہوتی ہے اس لئے انگریزی زبان میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جمعے کے فضائل اور شعبانُ المعظم کے فضائل بالخصوص پندرھویں شب کے فضائل بیان کئے، جمعے کے بعد عاشقانِ رسول سے ملاقات کا سلسلہ ہوا پھر کچھ دیر آرام کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جمعے کی رات کو میمن ولاز میں ایک عظیمُ الشان اجتماع تھا جو ممباسا کی تاریخ کا اہم ترین اور بڑا اجتماع تھا، بڑی تعداد میں میمن جماعت کے سربراہ، مختلف جماعتوں کے سربراہان، علمائے کرام، کثیر افریقن اسلامی بھائی، افریقی طلبہ اور میمن کمیونٹی نے شرکت کی، یہاں حفظِ قراٰن مکمل کرنے والے طلبہ کی سرٹیفکیشن بھی تھی اور تقریبِ اسناد بھی لہٰذا قراٰنِ پاک کے فضائل بھی بیان کئے اور سورۂ بَقرہ و سورۂ سَبا کی کچھ تفسیر اور اس کے تحت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور ماں باپ کا ادب کرنے کے بارے میں کچھ پیغامات دیئے اور آخر میں افریقی حُفّاظِ کرام اور ناظرہ مکمل کرنے والوں کو تحائف بھی دیئے گئے، اور اس کے بعد آرام کا سلسلہ ہوا۔

17 فروری بروز ہفتہ دوپہر کو جامعۃُ المدینہ کنزُ الایمان میں جانا ہوا جہاں مدرسۃُ المدینہ بھی ہے وہ ممباسا میں دعوتِ اسلامی کا پُرانا مرکز ہے۔ وہاں پہنچے تو ایک عجب منظر تھا روڈ کے دونوں طرف کھڑے سینکڑوں طلبہ نے پُرجوش استقبال کیا انہی کے جُھرمٹ میں ہم عمارت میں پہنچے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہاں 6 منزلہ عمارت بن چکی ہے، وہاں طلبہ کے درمیان ”ماں باپ اور اساتذہ کے ادب، دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی ضرورت اور افریقہ بھر میں دین کا پیغام عام کرنے کی ضرورت و اہمیت“ پر بیان کیا، جس کی سواحلی زبان میں ترجمانی بھی کی جاتی رہی۔ اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے پُرانے ذمّہ داران اور بزرگوں کے گھروں پر دُعا کرنے کا سلسلہ جاری رہا، رات کو ایک عاشقِ رسول کے گھر کی چھت پر ممباسا کے تاجران اور شخصیات کا اجتماع ہوا جہاں مجھے ”سایۂ عرش کن خوش نصیبوں کو ملے گا“ کے موضوع پر بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور چونکہ ہفتہ تھا تو اجتماعی طور پر ”مدنی مذاکرہ“ دیکھا گیا، دعوتِ اسلامی کی پریزینٹیشن بھی دکھائی گئی، آخر میں ممباسا میں دارُ المدینہ اور مدنی مرکز کے لئے خریدی جانے والی جگہ کے لئے عطیات کا سلسلہ بھی ہوا، ان تمام معاملات سے فارغ ہوتے ہوتے رات بارہ بج گئے تھے۔

18 فروری بروز اتوار صبح چار بجے ممباسا سے نیروبی کی فلائٹ تھی، صبح ساڑھے پانچ بجے نیروبی پہنچے، نمازِ فجر فیضانِ مدینہ میں باجماعت ادا کی اور پھر 7 بجے سے 11 بجے تک کچھ ہی دیر آرام کا موقع مل سکا کیونکہ صبح گیارہ بجے میرا بیان تھا، یہاں اتوار کے دن ظہر سے پہلے اجتماع کافی کامیاب ہوتا ہے، کثیر تعداد میں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی اور اسلامی بہنوں کے لئے الگ سے پردے کا اہتمام کیا گیا تھا، صدقے کے فضائل پر بیان کرنے کی سعادت ملی، اجتماع کے فوراً بعد ایئر پورٹ روانگی تھی کیونکہ ڈھائی بجے کی فلائٹ سے یوگنڈا کمپالا شہر کے لئے روانگی تھی، تقریباً شام 4 بجے یوگنڈا پہنچے اور وہاں سے رہائش گاہ پر پہنچتے پہنچتے مغرب کا وقت ہوگیا، پھر کچھ فریش ہونے کے بعد عشا کے بعد جامع مسجد کلولو (Kololo) میں عظیمُ الشان اجتماع میں شرکت کی جہاں جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ کے بچوں کی تقسیمِ اسناد کا اجتماع بھی تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انگلش زبان میں شبِ براءت کے فضائل اس رات بخشش سے محروم رہ جانے والے بدنصیبوں کے متعلق بیان کرنے کی سعادت ملی جس میں ماں باپ کے ادب، شراب کی مذمت، بدکاری اور دیگر گناہوں سے بچنے کا ذہن دینے کی کوشش کی، اجتماع کے بعد اسناد تقسیم کی گئیں، یوگنڈا کمپالا میں دو دن کا جدول تھا۔

اگلے دن 19 فروری بروز پیر ظہر کی نماز کے بعد یوگنڈا کمپالا کے علمائے کرام، ائمۂ کرام اور مذہبی آرگنائزیشن کے سربراہان تشریف لائے اور ان سے عظیمُ الشان ملاقات کا سلسلہ رہا، ان کے سامنے دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا، اپنے ہاتھوں سے انہیں کھانا پیش کرکے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی پیاری ادا کو ادا کرنے کی سعادت پائی، علمائے کرام بہت خوش تھے یہاں موسم خوشگوار تھا، یہاں وقتاً فوقتاً بارش ہوا کرتی ہے، یہاں پاکستان کے ہائی کمیشن جناب

حسن وزیر صاحب نے اپنے گھر پر ہماری دعوت بھی کی تھی وہاں پر دعوتِ اسلامی کی پریزینٹیشن دکھائی گئی اور ساتھ ہی ساتھ پاکستان کا نام روشن کرنے کے حوالے سے دعوتِ اسلامی کے کردار پر تبادلہ خیال ہوتا رہا، آخر میں انہیں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں حاضری کی دعوت بھی پیش کی پھر اپنی قیام گاہ آکر کچھ دیر آرام کیا۔

اس کے بعد یوگنڈا میں کچھ تاجران کے درمیان سنّتوں بھرا بیان تھا، یہاں پر ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کے موضوع پر بیان کرنے کی سعادت ملی جس میں غریبوں اور مسلمانوں کی مدد کرنے کا ذہن دیا، آخر میں دعوتِ اسلامی کی پریزینٹیشن دکھائی اور یہ بات واضح کرتے ہوئے کہ عنقریب ہم یوگنڈا میں بھی عظیمُ الشان فیضانِ مدینہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں اچھی اچھی نیتیں بھی کروائی گئیں۔

یہاں بھی رات دیر سے ہماری فلائٹ تھی رات چار بجے نیروبی جانا تھا پھر نیروبی میں دو گھنٹے Stay کرنے کے بعد تنزانیا کا سفر تھا، یہ کافی تھکا دینے والا سفر تھا۔

20 فروری بروز منگل صبح تقریباً ساڑھے نو بجے تنزانیا دارُالسلام ائیرپورٹ پر پہنچے، کافی لمبا سفر تھا تھکن بھی کافی ہو چکی تھی لہٰذا دوپہر تک آرام کیا، رات کو کچھی میمن جماعت خانے میں ایک عظیمُ الشان سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں بڑی تعداد میں اسلامی بھائی شریک ہوئے اور اسلامی بہنوں کے لئے الگ سے پردے کا اہتمام کیا گیا تھا، حمدِ باری تعالیٰ اور نعت شریف کے ساتھ ساتھ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت پر بیان ہوا، ذکرِ مدینہ بھی خوب ہوا۔

21 فروری بروز بدھ تنزانیا میں دوپہر کو ہم اسلامی بھائیوں سے ملاقات کے لئے گئے، ان کے گھروں پر مدنی حلقہ لگایا، اس کے علاوہ تنزانیا میں فیضانِ مدینہ کی تعمیرات کے سلسلے میں انجینئر سے ملاقات کی اور تعمیراتی کام کے لئے کچھ شخصیات سے عطیات کی نیتیں بھی کروائیں، رات دارالسلام تنزانیا کی عظیمُ الشان مسجد میں سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کی سعادت ملی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سورۂ قارِعَہ کا تعارف، قیامت کے دن کی ہولناکیوں اور اس عظیم دن کی تیاری کے متعلق بیان کیا، بیان کے بعد ایک اور مدنی حلقے کی سعادت ملی جہاں ہند مراسا سے آئے ہوئے عاشقانِ رسول نے بڑی محبتوں کا اظہار کیا ان کے درمیان بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ لنگر اور خیر خواہی کی ترکیب رہی۔ اگلے روز 22 فروری جمعرات کا دن تھا جو ہمارا آخری دن تھا اس میں بھی کافی ٹف جدول تھا، صبح سات بجے کی کشتی سے زانزیبار جانا تھا، یہ ایک جزیرہ ہے جسے ایک الگ ملک کی طرح ٹریٹ کیا جاتا ہے، اس کے لئے الگ ویزا کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہاں جانے کے لئے پاسپورٹ پر اسٹیمپ لگاتے ہیں، یہاں کا صدر بھی الگ ہے پارلیمنٹ بھی الگ ہے، یہ بڑا کمال کا علاقہ ہے۔ زانزیبار کی ایک الگ تاریخ ہے، ایک ہزار سال پہلے جب یمن سے یہاں تاجران تشریف لائے تھے تب انہی کی برکت سے یہاں اسلام پہنچا تھا، اور ایسا اسلام پھیلا کہ یہاں آس پاس کی آبادی

کو ملا کر تقریباً 12 لاکھ کی آبادی ہے جس میں 99 فیصد لوگ مسلمان ہیں۔ یہاں بہت قدیم مساجد بھی ہیں اور بڑی اسلامی تاریخ ہے۔

زانزیبار کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہاں سینکڑوں سال پُرانی عمارتیں ہیں لیکن ان کو توڑنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ کوئی عمارت گرنے لگتی ہے تو ثقافت زندہ رکھنے کے لئے اس کو لکڑیاں لگا کر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ زانزیبار اسلامی ثقافت اور اسلامی شاہکار کا منظر پیش کرتا ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ سات سو کے قریب یہاں مساجد ہیں، دعوتِ اسلامی کا کام بھی زوروں پر ہے، کئی مساجد میں ذیلی نگران بنے ہوئے ہیں۔ کشتی تقریباً دو گھنٹے میں یہاں پہنچاتی ہے، جب ہم یہاں پہنچے تو اسلامی بھائی استقبال کے لئے موجود تھے، وہاں پہنچ کر کچھ دیر آرام کیا پھر ظہر کی نماز کے بعد سنّتوں بھرا اجتماع ہوا اور ایک عجب منظر تھا، نوے پچانوے فیصد بلالی اسلامی بھائی موجود تھے، اَلحمدُ لِلّٰہ یہاں "دُعا" کے موضوع پر بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس میں "ماں باپ کا ادب"، "لوگوں کی امانتیں"، "حقوقُ العباد" اور "اکیلے میں بھی گناہ سے بچنے" کے حوالے سے بیان کرنے کی سعادت ملی ایک مبلغ دعوتِ اسلامی میرے بیان کا سواحلی زبان میں ترجمہ بھی کرتے رہے۔ اس کے بعد ایک خوبصورت انداز میں صلوٰۃ و سلام، ذکرِ الٰہی اور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی منقبت پڑھی گئی، وہ منظر بڑا دیکھنے کے قابل تھا اس کے بعد پھر ہمیں کشتی کی طرف جانا تھا کیونکہ شام چار بجے کشتی کے ذریعے وہاں سے ہماری واپسی تھی، ہم نے جان بوجھ کر کھانا نہیں کھایا۔ یہاں قارئین کے لئے ایک مدنی پھول بھی ہے کہ جب کشتی پر سفر کرنا ہو کھانا کم کھانا ہی بہتر ہے کیونکہ کشتی جب ہچکولے لیتی ہے تو متلی اور طبیعت خراب ہوتی ہے، ہمارے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا کہ جب ہم واپس آنے لگے تو سمندر میں کشتی نے بہت زیادہ ہچکولے لینا شروع کر دیئے، اَلحمدُ لِلّٰہ ہمیں اطمینان تھا کیونکہ ہم نے کشتی میں سوار ہوتے وقت کی دعا: بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ پڑھ لی تھی، بار بار کچھ اشعار ذہن میں آرہے تھے مثلاً

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

اَلۡبَحۡرُ عَلَا وَالۡمَوۡجُ طَغٰی(1) مَن بیکس و طوفاں ہوشرُبا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا

بہرحال اللہ کی رحمت سے بخیریت ہم چھ بجے دوبارہ دارُ السلام تنزانیا پہنچ گئے، نمازِ عصر ادا کی، کچھ فریش ہوئے پھر نمازِ مغرب ادا کی اور اس کے بعد کچھ ملاقاتوں کا سلسلہ رہا، آج ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع تھا، حاجی امین قافلہ کا فیضانِ مدینہ میں سنّتوں بھرا بیان تھا، اجتماع کے بعد ایک اور شخصیت کے گھر پر ملاقات اور کھانے وغیرہ کا سلسلہ ہوا ان سے بھی فیضانِ مدینہ کی تعمیر کے حوالے سے عطیات کی نیت کروائی۔ پھر ایک سیّد صاحب کے مدرسے میں دعا کرنے کا موقع ملا، مفتیِ اعظم تنزانیا کے نائب بھی تشریف لائے تھے اور ملاقات کا شرف عطا فرمایا تھا، پھر ملاقاتوں کا سلسلہ رات تقریباً ایک بجے تک جاری رہا کیونکہ آج سفر کی آخری رات تھی تو بہت سے اسلامی بھائی ملاقات کرنا چاہ رہے تھے، اس کے بعد 2 بجے کے لگ بھگ گھر جا کر کچھ دیر آرام کرنے کا موقع ملا پھر فجر کی نماز ادا کی۔ تقریباً 9 بجے ائیر پورٹ روانگی تھی، تنزانیا دارُالسلام میں چونکہ بہت زیادہ ٹریفک ہوتا ہے لہٰذا جب بھی کہیں جانا ہو خاص طور پر ائیر پورٹ تو اس کے لئے کچھ پہلے ہی روانہ ہونا چاہئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ گیارہ بج کر پینتالیس منٹ پر Doha کے راستے کراچی کیلئے روانگی ہے، پہلے جہاز دارُ السلام تنزانیا سے Doha پہنچے گا پھر تین چار گھنٹے Stay کے بعد کراچی روانگی ہوگی۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اس سفر کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے جو خیر و بھلائی کے کام ہوئے اس کا اجر عطا فرمائے اور جو غلطیاں ہوئیں اپنے کرم سے معاف فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) سمندر او نچا ہوا اور موجیں طغیانی پر ہیں۔

حضرت صالح علیہ السّلام کی قراٰنی نصیحتیں

محمد عثمان سعید
(درجہ سابعہ جامعۃُ المدینہ فیضان غریب نواز شیر انوالہ گیٹ لاہور)

اللہ پاک نے حضرت صالح علیہ السّلام کو قومِ ثمود کی طرف رسول بناکر بھیجا۔ آپ علیہ السّلام نے انہیں صرف اللہ پاک کی عبادت کرنے اور بتوں کی پوجا چھوڑنے کی دعوت دی تو چند لوگ ایمان لائے اور اکثریت کفر و شرک پر ہی قائم رہی۔ قوم کے مطالبے پر آپ علیہ السّلام نے انہیں اونٹنی کا معجزہ بھی دکھایا اور اس کے متعلق چند احکامات دیئے۔ تھوڑے عرصے بعد قوم نے احکامات سے روگردانی کی اور اونٹنی کو بھی قتل کر دیا۔ پھر ایک گروہ نے آپ علیہ السّلام کے گھر پر حملہ کر کے شہید کرنے کی سازش کی تو نتیجہ میں وہ سازشی گروہ عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوگیا اور بقیہ منکرین تین دن بعد عذابِ الٰہی کے شکار ہوئے۔

آیئے! حضرت صالح علیہ السّلام کی قراٰنِ کریم میں مذکور نصیحتوں میں سے 5 نصیحتیں پڑھئے:

1 عذابِ الٰہی سے ڈرانے کی نصیحت قومِ ثمود کو حضرت صالح علیہ السّلام نے تکذیب واِنکار کرنے پر عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ(۱۴۱) اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ(۱۴۲) اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ(۱۴۳) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ(۱۴۴)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ اُن سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ (پ19، الشعرآء: 141 تا 144)

2 بخشش مانگنے کی نصیحت کرنا عذابِ الٰہی کی بات سُن کر قوم نے کہا: اے صالح علیہ السّلام اگر تم واقعی رسول ہو تو عذاب لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ تو آپ نے قوم کو اللہ سے بخشش مانگنے کی نصیحت کی جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿قَالَ یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِۚ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ(۴۶)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: صالح نے فرمایا اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو بھلائی سے پہلے اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے شاید تم پر رحم ہو۔ (پ19، النمل: 46)

3 غفلت پر نصیحت نعمتوں کی فراوانی سے قومِ ثمود غفلت کی شکار ہوگئی تھی جس پر آپ علیہ السّلام نے انہیں جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا: ﴿اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ(۱۴۶)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا تم یہاں کی نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیئے جاؤ گے۔

(پ19، الشعرآء: 146)

4 اللہ پاک پر ایمان لانے اور اسی کی عبادت کرنے کی نصیحت آپ علیہ السّلام نے قوم کو وحدانیتِ باری تعالیٰ پر ایمان لانے اور صرف اسی کی عبادت کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا: ﴿قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (پ12، ھود:61)

5 معافی چاہنے اور رجوع کرنے کی نصیحت آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے میری قوم اللہ پاک سے معافی چاہو اور اسی کی طرف رجوع کرو بیشک وہ دعا سنتا ہے، جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ(۶۱)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا۔ (پ12، ھود:61)

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام کی سیرت پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا 4 چیزوں کے بیان سے تربیت فرمانا

عبد الحنان
(درجہ سادسہ جامعۃُ المدینہ گلزارِ حبیب سبزہ زار لاہور)

معاشرے کے افراد کی اصلاح و تربیت ایک بہت ضروری امر ہے اور معاشرے کے افراد کا حُسنِ اخلاق اور طرزِ زندگی تب ہی صحیح ہو گا کہ جب ان کی تربیت و اصلاح صحیح انداز میں ہوئی ہو اسی تربیت و اصلاح کے لئے اللہ پاک نے پچھلی امتوں میں انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا اور اس امت کے لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو مبعوث فرمایا تا کہ اس امت کی بھی تربیت و اصلاح ہو سکے۔ زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں کہ جس پر نبیِّ کریم علیہ السّلام نے تربیت و اصلاح نہ فرمائی ہو۔

قارئین کرام! کائنات کے سب سے کامیاب ترین معلّم و مربّی کی تربیت کا طریقہ مختلف انداز میں ہوتا تھا انہی طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم چار چیزوں کا ذکر کر کے مختلف موضوعات پر معاشرے کی تربیت فرماتے:

آیئے! چند ایسے ارشادات ملاحظہ فرمائیں جن میں چار چیزوں کو بیان کر کے تربیت فرمائی:

1 منافق کی چار خصلتیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی وہ ہوں گی وہ پکا منافق ہو گا۔ یا ان چار میں سے اگر ایک خصلت بھی اس میں ہے تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ 1 جب امانت دی جائے تو خیانت کرے 2 جب بات کرے تو جھوٹ بولے 3 جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے 4 جب لڑے تو گالیاں بکے۔

(بخاری، 1/25، حدیث:34)

2 چار اشخاص اللہ کی ناراضی میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے لوگ صبح و شام اللہ پاک کی ناراضی اور غضب میں رہتے ہیں: پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ آپ علیہ السّلام نے فرمایا: 1 وہ مرد ہیں جو عورتوں کی شکل اختیار کرتے ہیں 2 وہ عورتیں جو مَردوں کی شکل اختیار کرتی ہیں 3 وہ شخص جو جانوروں سے جماع کرتا ہے اور 4 وہ جو مَردوں سے جماع کرتا ہے۔ (شعب الایمان، 4/365، حدیث:5285)

3 چار اشخاص پر اللہ کا غضب اللہ پاک کے آخری نبی مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: چار اشخاص ایسے ہیں جن پر اللہ پاک کا غضب ہے: 1 قسمیں اُٹھا اٹھا کر سودا بیچنے والا 2 تکبر کرنے والا فقیر 3 بوڑھا زانی 4 ظالم حکمران۔ (شعب الایمان، 4/220، حدیث:4853)

4 حرمت والے مہینے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، چار مہینے اس میں سے حرمت کے ہیں تین تو پے درپے ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور (چوتھا)

رجب جو جُمادَی الاُخریٰ اور شعبان کے بیچ میں آتا ہے۔

(دیکھئے: بخاری،4/235، حدیث:4662)

اللہ پاک ہمیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

والدین کے حقوق

محمد مجاہد رضا قادری
(درجہ رابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم لاہور)

قراٰنِ کریم کی تعلیم جہاں اللہ پاک کی عبادت کا حکم دیتی ہے وہیں انسان کو والدین کی اطاعت و فرماں برداری اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنے کی تاکید بھی فرماتی ہے۔ قراٰنِ پاک میں 4 سے زائد مقامات پر والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک اور ان کی اطاعت و فرماں برداری کا مختلف انداز میں بیان ہے، لہٰذا والدین کی اطاعت ضروری ہے اور اس میں کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

آیئے! والدین کے حقوق کے متعلق پانچ احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

1 والدین کی خدمت کرنا ایک شخص نے حضور علیہ السّلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جہاد میں جانے کی اجازت مانگی تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا: تیرے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی: جی ہاں، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان دونوں کی خدمت کر یہی تیرا جہاد ہے۔ (بخاری،2/310، حدیث:3004)

2 والدین کو ناراض نہ کرنا حضرت ابو امامہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: وہ دونوں تیری جنّت اور دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ،4/186، حدیث:3662) یعنی تیرے ماں باپ تیرے لئے جنّت دوزخ میں داخلہ کا سبب ہیں کہ انہیں خوش رکھ کر تو جنّتی بنے گا انہیں ناراض کرکے دوزخی، یہ فرمان عالی وعدہ و عید دونوں کا مجموعہ ہے اگرچہ یہاں خطاب بظاہر خاص ہے مگر حکم تاقیامت عام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،6/540)

3 ماں باپ کو گالی نہ دینا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ عرض کیا گیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کوئی اپنے ماں باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اِس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ (بخاری،4/94، حدیث:5973)

4 والدین کی قبر پر جانا والدین کی وفات کے بعد بھی اولاد پر والدین کا حق لازم ہے وہ یہ کہ ان کی قبر پر جائے ایصالِ ثواب کرے تو یہ اس شخص کیلئے بھی باعثِ ثواب ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر ہر جمعہ کو زیارت کے لئے حاضر ہو تو اللہ پاک اس کے گناہ بخش دے گا اور وہ ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔

(معجم اوسط للطبرانی،4/321، حدیث:6114)

5 بڑھاپے میں والدین کی خدمت کرنا اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل و رسوا ہو) کسی نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون ہے؟ حضور علیہ السّلام نے فرمایا: جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کے وقت میں پایا پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم، ص1060، حدیث:6510)

اللہ ربُّ العزّت ہمیں اچھے طریقے سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی ناراضی سے محفوظ فرمائے اور جنت کا حقدار بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ کے لئے موصول 129 مضامین کے مؤلفین

لاہور: آصف علی، ابو جعفر محمد قمر شہزاد عطاری، ابو شہیر تنویر احمد عطاری، ابو کلیم عبد الرحیم عطاری، ابو منصور محمد تیمور عطاری، احمد افتخار عطاری، احمد حسن، احمد رضا عرف عبید رضا، احمد رضا عطاری، ارسلان حسن عطاری، تجمل حسین، جمیل عطاری، جنید یونس، حاجی محمد فیضان، حافظ خرم شہزاد، حافظ محمد روحان طاہر، حافظ محمد عمر، حافظ محمد محسن، حسنین علی عطاری، حمن قادری، دانش علی، رضائے مصطفیٰ، رمیض حسین، زین العابدین، سلمان علی عطاری، سید نگاہ علی، سید احمد رضا، ظہیر احمد، عامر فرید، عبد الرحمٰن امجد عطاری، عبد المنان عطاری، علی اکبر مہروی، علی حسنین ارشد، علی رضا، عمر رضا، فاحد علی عطاری، کلیم اللہ چشتی عطاری، مبشر حسین عطاری، محمد ابو بکر عطاری، محمد احمد، محمد اسامہ عطاری، محمد اسجد نوید، محمد بلال اسلم، محمد جنید جاوید، محمد رضا عطاری، محمد ذوہیب الحسن، محمد شاہ زیب سلیم عطاری، محمد شرافت، محمد شعبان عبد الغفور، محمد عارش رضا قادری، محمد عاصم اقبال عطاری، محمد عدنان عطاری، محمد عدیل عطاری، محمد علی حیدر، محمد کرام، محمد مبشر عطاری، محمد مبین عطاری، محمد مبین علی، محمد محسن علی، محمد مدثر رضوی عطاری، محمد ہارون عطاری، مدثر علی عطاری بن غلام عباس، مدثر علی عطاری بن محمد منیر، مزمل حسن خان، وسیم امین، سید علی شاہ، وقاص، محمد مجاہد رضا قادری، احمد سبحانی، ابو ثوبان عبد الرحمٰن عطّاری، محمد عبد اللہ چشتی، ضمیر احمد رضا عطاری، کاشف علی عطّاری، محمد عظیم الرحمٰن نقشبندی جلالی، صفی الرحمٰن عطاری، ارسلان علی، اسامہ سر دار، اللہ رکھا فاروقی، امداد علی عطاری، حافظ ریحان عطاری، حافظ علی محمود، حافظ محمد احمد عطاری، حافظ محمد جہانزیب عطّاری، حافظ محمد حسان فاروق عطاری، حافظ محمد حماد حسن، حافظ محمد حماس، حافظ محمد شعیب آصف، حافظ محمد عظیم، حافظ معراج محمد، حفیظ الرحمٰن، حماد رضا عطاری، حیدر علی سلطانی، خرم شہزاد، رفاقت خان، سجاد علی، شہاب الدین عطاری قادری رضوی، شہزاد کریم اللہ، صبیح اسد عطاری، عبد الحنان، عبد الرافع عطاری، عبد الرحمٰن، عبد الصبور عطاری، عبد العظیم، عتیق الرحمٰن، علی حسنین، علی زین، محمد ابو بکر، محمد احسان، محمد ارمان عارف، محمد اسد جاوید، محمد اشفاق مدنی، محمد اشہد رسول مدنی، محمد آصف، محمد امجد عطاری، محمد امیر حمزہ، محمد امین، محمد اویس، محمد بلال، محمد بلال عطاری، محمد تنویر عطاری، محمد جنید امانت علی، محمد حامد، محمد حسان، محمد حسن، محمد حسنین، محمد خضر حیات، محمد داؤد عارف، محمد دین عطاری، محمد ذیشان چشتی عطاری، محمد شکیل عمران، محمد شکیل عبد الرشید، محمد شہباز عطاری، محمد صبحان عطاری، محمد صدیق، محمد طاہر حسین، محمد طلحہ محمود عطاری، محمد عبد اللہ امین، محمد عبد المعز عطاری، محمد عثمان، محمد عثمان ناظم، محمد علی، محمد علی نقشبندی، محمد عمر فاروق عطاری، محمد فہد علی، محمد فیصل، محمد فیصل رضوی، محمد فیصل فانی بدایونی، محمد قاسم علی، محمد متین، محمد محسن رضا عطاری، محمد مسلم، وقاص جمیل عطّاری، محمد یونس، محمد انس عطاری، عبد العزیز، نعمان احمد عطّاری، واصف شہزاد، اسماعیل یوسف۔ **اٹک:** ابو اسحاق محمد اشفاق عطاری، احمد مرتضیٰ عطاری، عادل خان، محمد انیس، محمد باسط عطاری مدنی، محمد ثقلین رضا عطّاری۔ **راولپنڈی:** امجد عالم، عمر عظیم قادری۔ **رائیونڈ:** حماد، راشد علی، عبد العلی مدنی، محمد شایان نوید، محمد یاسر عطاری۔ **شیخوپورہ:** حافظ محمد ابو بکر تونسوی، محمد عبد الرحمٰن طیبی۔ **فیصل آباد:** حافظ علی اقبال عطاری، محمد عبد المبین عطاری۔ **قصور:** حبیب الرحمٰن، زین العابدین عطاری، علی حیدر عطاری، علی عظمان عطاری۔ **کراچی:** خیر بخش عطاری، غلام مصطفیٰ رضا، عبد السبحان شیخ، غلام رسول عطاری، محمد اسامہ عطاری، محمد سر فراز، محمد یوسف میاں برکاتی۔ **متفرق شہر:** محمد لیاقت علی قادری رضوی (گجرات)، فہد ریاض عطاری (ملتان) عبید رضا عطّاری (سرائے عالمگیر)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے جنوری 2025ء

مقابلہ نمبر: 59

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے

01 نزولِ قراٰن کے 10 قراٰنی مقاصد

02 رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا 7 چیزوں کے بیان سے تربیت فرمانا

03 قبرستان کے حقوق

+923012619734

مقابلہ نمبر: 31

صرف اسلامی بہنوں کے لئے

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اپنے والدین سے محبت

02 دین سے دوری کی وجوہات

03 بے حیائی

+923486422931

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 اکتوبر 2024ء

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

علمائے کرام کے تأثرات

1 مولانا محمد جمیل عطاری مدنی (مہتمم جامعہ فیضانِ بریلی شریف، ملحق کنزُالمدارس بورڈ پاکستان، ننکانہ، پنجاب): ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2024ء بادیُ النظر میں مطالعہ کرنے کا موقع ملا، ماشآءَ اللہ علمِ دین کا خزانہ ہے، ہر لحاظ سے بہترین مضامین موجود ہیں، بالخصوص حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام والا مضمون بہترین ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی اس سعیِ جمیلہ کو قبول فرمائے اور امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے فیضان کو جاری و ساری فرمائے، اٰمین۔

متفرق تأثرات وتجاویز

2 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا سلسلہ **نئے لکھاری** **"آج کے طلبہ کل کے علما"** کو بہترین لکھاری بنانے کے لئے کوشاں ہے، طلبہ کو علمِ دین کی طرف لانا، ان سے علمی کام لینا، ان کے کام کو سراہنا اور ان کی مزید ہمت افزائی کرنا قابلِ تحسین ہے۔ (دانیال سہیل، اٹک پنجاب) 3 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت اچھا لگتا ہے، اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، سلسلہ **"انسان اور نفسیات"** سے میری کافی پریشانیاں دور ہوئی ہیں، اس سلسلے کے تحت مزید مضامین بھی شامل کرنے کی گزارش ہے۔ (رئیس احمد، میلسی، پنجاب) 4 بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں **"آخری نبی کا پیارا معجزہ"** اور **"ننھے میاں کی کہانی"** پڑھ کر بہت مزہ آتا ہے، اس ماہنامہ میں سبز گنبد کی تصویریں بھی بہت خوب صورت لگائی جاتی ہیں۔ (آصف اکرام، سرگودھا) 5 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا مسلسل مطالعہ جاری ہے، اس کا سلسلہ **"جواب دیجئے"** مجھے بہت اچھا لگتا ہے، اس کو خصوصی طور پر میں پُر کرتا ہوں۔ (توصیف احمد، کراچی) 6 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے دیگر سلسلوں کی طرح **"مدنی مذاکرے کے سوال جواب"** اور **"اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل"** بھی بہت زبردست ہوتے ہیں۔ (بنتِ خالد، سرولہ پنجاب) 7 ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہمیں بہت سی ایسی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں جو ہمیں پہلے معلوم نہیں تھیں۔ (بنتِ شاہد، جنڈیالہ، پنجاب) 8 ماہنامہ فیضانِ مدینہ علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، مختصر فارمیٹ پر زبردست اور معلومات سے بھرپور ایسا میگزین ہے جیسے کوزے میں سمندر کو سمو دیا گیا ہو۔ (بنتِ سعید مامون، فیصل آباد) 9 ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپنی مثال آپ ہے، اس کے مطالعہ سے روزمرہ پیش آنے والے کافی مسائل سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ (بنتِ اعجاز عطاریہ، کھاریاں، پنجاب) 10 میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت شوق سے پڑھتی ہوں، اس میں موجود **"اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل"** سے بہت سی نئی نئی باتیں سیکھنے کو مل رہی ہیں۔ (بنتِ گوہر، مانانوالہ، پنجاب)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

جھگڑالو

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ یعنی اللہ پاک کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، 4/469، حدیث: 7188)

پیارے بچو! یہ حدیث جوامعُ الکلم میں سے ہے یعنی وہ حدیث جس کے الفاظ کم اور معنی و مفہوم زیادہ ہوں ایسی حدیث کو جوامعُ الکلم کہا جاتا ہے۔

اس حدیثِ پاک میں جھگڑا کرنے والوں کی مذمت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا۔

لڑائی جھگڑا کرنا اچھی عادت نہیں ہے، بات بات پر جھگڑا کرنے والے بچوں کو لوگ پسند نہیں کرتے، اچھے بچے ان سے دوستی نہیں کرتے، ایسے بچے اپنی پڑھائی بھی اچھے طریقے سے نہیں کر پاتے۔

اچھے بچو! آپ کو بھی چاہئے کہ شروع میں لکھی ہوئی حدیثِ پاک میں بیان کی گئی وعید سے بچتے ہوئے بات بات پر لڑائی جھگڑا نہ کریں، نرمی، شفقت اور مہربانی سے پیش آئیں، معافی اور درگزر سے کام لیں اور اللہ کے پسندیدہ بندے بن کر جنت کے حقدار بنیں۔ ایسے کام کریں جن سے اللہ پاک خوش ہو اور ثواب جمع ہو جیسے درود شریف پڑھتے رہیں، والدین کی خدمت کریں، بڑوں کی بات مانیں، ہمیشہ سچی بات کریں وغیرہ۔ اور ایسے کاموں سے بچیں جن سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے مثلاً نماز نہ پڑھنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گالی گلوچ کرنا۔ اللہ پاک ہمیں اپنا پسندیدہ بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

اسلامی سال کا چوتھا مہینا ربیع الآخر ہے۔ اس مہینے کا نام سنتے ہی جس ہستی کا تصور ذہن میں آتا ہے وہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذات ہے۔ اس مہینے میں اولیاءُ اللہ سے محبت رکھنے والے مسلمان غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے مختلف نیک کام کرتے ہیں۔ فوت شدہ مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کے لئے نیک کام کرنے کی ترغیب حدیث میں موجود ہے: نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو والدہ کے ایصالِ ثواب کے لئے پانی کا کنواں کھدوانے کی ترغیب دلائی۔ (دیکھئے: ابوداؤد، 2/180، حدیث: 1681) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس ماہ میں عام مسلمانوں کے ساتھ ساتھ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایصالِ ثواب کا خصوصی اہتمام کریں ان شاءَ اللہ اس کی بہت ساری برکتیں ہمیں نصیب ہوں گی۔

ر	و	ز	ی	ن	ع	ہ	ز	م
ا	ی	ص	ا	ل	ث	و	ا	ب
ع	ب	ع	ق	ج	ن	د	ز	ج
ب	ر	ن	م	ا	ز	ی	ح	د
ح	ا	ل	ث	و	ا	ب	چ	ہ
ش	ت	ن	ف	غ	م	س	ج	د
ف	ح	م	د	ف	ع	ی	ر	د
ق	ر	ا	ن	ب	ر	ی	ل	ع
ج	ع	و	م	ر	س	ذ	ک	ا

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظِ "ثواب" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کئے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 نماز 2 مسجد 3 قرآن 4 ایصالِ ثواب 5 دعا۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

دریا کے پار

مولانا حیدر علی مدنی*

سر بلال آج کا سبق وائٹ بورڈ کے ذریعے بچوں کو اچھے سے سمجھا چکے تھے اب بس ریڈنگ باقی تھی تو سر نے بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا: آج کون ریڈنگ کرے گا؟ کافی سارے بچوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے پھر سر نے دوسری قطار میں بیٹھے ایک بچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: کامران بیٹا چلیں آپ ریڈنگ کریں، کافی دن ہوگئے آپ سے نہیں سنی۔ اتنا کہہ کر سر کتاب کی طرف متوجہ ہو گئے، کافی لمحات گزر گئے لیکن کامران نے سبق پڑھنا شروع نہ کیا، سر نے دیکھا تو کامران اور اس کے ساتھ بیٹھے بچے علی رضا کے درمیان کسی بات پر تکرار ہو رہی ہے، کیا بات ہے کامران بیٹا! آپ پڑھنا نہیں چاہ رہے یا علی رضا آپ کو پڑھنے نہیں دے رہے، سر بلال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کامران: سر علی بھائی مجھے کتاب نہیں دے رہے۔

علی رضا: سر میری کتاب ہے، کامران اپنی کتاب لاتے نہیں ہیں۔

کامران: سر میری کتاب گم ہو گئی ہے۔

سر بلال: چلیں بچو! ختم کریں بحث، علی بیٹا کامران کے ساتھ کتاب شیئر کرلیں، کیا آپ نے اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وہ پیاری حدیث نہیں سنی کہ اللہ پاک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم، ص 1110، حدیث: 6853)

کامران نے سبق ختم کیا تو ابھی پیریڈ ختم ہونے میں کچھ وقت باقی تھا، کلاس مانیٹر معاویہ کہنے لگے: سر جی آج کوئی واقعہ ہی سنا دیں۔

اچھا بچو بتائیں کہ یہ کون سا اسلامی مہینا جاری ہے؟ سر بلال نے کلائی پر بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے پوچھا۔

دو تین بچوں کے علاوہ کسی نے ہاتھ کھڑا نہ کیا پھر سر کے اشارے پر ان میں سے ایک بچے نے جواب دیا: سر ابھی ربیع الآخر کا اسلامی مہینا ہے۔

سر بلال: شاباش۔ بچو! جس طرح ہر اسلامی مہینے میں ہم مسلمان کسی نہ کسی بزرگ کی یاد مناتے ہیں یونہی ربیع الآخر کو دیکھا جائے تو اس میں ہم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو یاد کرتے ہیں۔

معاویہ: سر وہی شیخ عبد القادر جیلانی جن کا ڈاکوؤں کے سامنے بہادری سے سچ بولنے والا واقعہ مشہور ہے۔

سر بلال: جی جی بیٹا وہی شیخ عبد القادر جیلانی، جنہیں ہم گیارہویں والے پیر بھی کہتے ہیں اور شہنشاہِ بغداد بھی کہتے ہیں۔ ہمارے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ میں بے شمار خوبیاں تھیں، اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت، عبادت کا ذوق، علم کا شوق ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی ایک اہم خوبی پتا ہے کیا تھی: سخاوت یعنی Generosity، آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صبح کو میرے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک بھی پیسہ نہ بچے۔(قلائد الجواہر، ص8ملخصاً) یعنی شام تک سارے پیسے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے میں خرچ ہو جائیں گے۔

کامران: سر یہ دینار کیا ہوتا ہے؟

سر بلال: بیٹا جیسے اب ہماری کاغذ کی کرنسی ہوتی ہے ناں تو پہلے سونے اور چاندی کے سکّے لوگ خرید و فروخت کے لئے کرنسی کے طور پر استعمال کرتے تھے، چاندی کے سکوں کو درہم اور سونے کے سکوں کو دینار کہتے تھے۔ چلیں اب شیخ کی سخاوت کا انوکھا واقعہ سنیں: عراق میں ایک دریا ہے دریائے دجلہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں بھی لوگ دریا پار کرنے کے لئے کشتی استعمال کیا کرتے تھے تو ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو کچھ پریشان اور غمگین(Sad) دیکھ کر اس کا حال پوچھا تو اس نے عرض کی: حضور والا! دریائے دجلہ کے پار جانا (cross کرنا) چاہتا ہوں مگر ملاح(Sailor) نے بغیر کرایہ کے کشتی میں نہیں بٹھایا اور میرے پاس کرایہ دینے کے لئے کچھ بھی پیسے نہیں۔ اسی دوران حضور غوثِ پاک کے کسی عقیدت مند نے تیس دینار آپ کو تحفے میں دیے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تیس کے تیس دینار اس شخص کو دے دیے اور فرمایا: جاؤ! یہ اس ملاح کو دے دینا اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی بھی غریب کو دریا پار پہنچانے سے انکار نہ کرے۔(اخبار الاخیار، ص18) بچوں کی خاموشی دیکھ کر سر کہنے لگے: لگتا ہے آپ کو بات سمجھ نہیں آئی، ارے بچو اس وقت کشتی کا کرایہ ایک سے دو دینار ہوتا تھا ایسے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پورے تیس دینار دے دیے تھے اسے۔ یہ سن کر بچوں کے "سبحان اللہ" کہنے سے کلاس روم گونج اٹھا، سر نے گھڑی دیکھی اور اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا: بچو ہم اپنے بزرگوں کی طرح نہیں تو کم از کم اپنی طاقت کے مطابق ضرور دوسروں کی مدد کریں۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 لڑائی جھگڑا کرنا اچھی عادت نہیں ہے 2 جنہیں ہم گیارہویں والے پیر بھی کہتے ہیں 3 برائی کے نتائج بسا اوقات اللہ پاک دنیا میں بھی دکھا دیتا ہے۔ 4 اسلامی سال کا چوتھا مہینا ربیع الآخر ہے 5 یہ گھی ام سلیم نے آپ کے لئے بھیجا ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال نمبر:01 اسلام میں عزت کا معیار کس چیز کو کہا گیا ہے؟

سوال نمبر:02 جَوامِعُ الکلم کن احادیث کو کہا جاتا ہے؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنٰی اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنٰی	نسبت
محمد	عبدالرَّحیم	رحمت والے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظ "عبد" کی اضافت کے ساتھ
محمد	حنیف	اسلام پر ثابت قدم	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	سُہیل	نرم برتاؤ کرنے والا	صحابیِ رسول کا نام

بچیوں کے 3 نام

نام	معنٰی	نسبت
اُمَیّہ	چھوٹی کنیز	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
سُعْدیٰ	مبارک، خوش بختی	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
بَرْزَہ	کنیز	تابعی بزرگ سیدنا جعفر بن بُرقان رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کا نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2024ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:...... مکمل پتا:..................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................. (1) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2024ء)

جواب 1:.................. جواب 2:..................

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..................

مکمل پتا:..................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

خالی مشکیزہ دوبارہ بھر گیا

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے معجزات کا بلا واسطہ جن لوگوں سے تعلق ہوتا جب تک ان کی توجہ ظاہری اسباب و وسائل پر رہتی وہ اس معجزہ کی وجہ سے ایک بے یقینی کی سی کیفیت سے گزرتے مگر جب توجہ ظاہری اسباب سے ہٹ کر معجزۂ رسول کی جانب مبذول ہوتی تب انہیں بے پناہ اطمینان و یقین ہو جاتا۔ حضور کا ایسا ہی ایک معجزہ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیش آیا جب انہوں نے بکری کے دودھ سے گھی بنا کر ایک مشکیزے میں جمع کیا اور مشکیزہ بھر کے اپنی خادمہ سے کہا: اسے لے جا کر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو پیش کر دو کہ اس سے سالن بنا لیا کریں۔ خادمہ وہ مشکیزہ لے کر بارگاہِ رسالت میں پہنچیں اور عرض کی: یہ گھی اُمِّ سُلیم نے آپ کے لئے بھیجا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: مشکیزہ خالی کر کے انہیں واپس لوٹا دو۔ خالی مشکیزہ انہیں لوٹا دیا گیا جسے وہ واپس لے آئیں، گھر پہنچ کر حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا نے مشکیزہ بھرا ہوا اور اس سے گھی ٹپکتا ہوا دیکھا تو خادمہ سے کہا کہ میں نے تجھے یہ گھی بارگاہِ رسالت میں لے جانے کو کہا تھا، وہ بولی: میں نے ایسا ہی کیا، یقین نہیں تو چلیں پوچھ لیں۔ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا خادمہ کو ساتھ لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں نے اس کے ساتھ آپ کی خدمت میں گھی کا مشکیزہ بھیجا تھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: یہ لے آئی تھی۔ انہوں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو ہدایت و حق کے ساتھ بھیجا! وہ مشکیزہ تو بھرا ہوا ہے اور اس سے گھی ٹپک رہا ہے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: حیرانی کیسی! اللہ پاک نے تمہارے کھانے کا انتظام کیا جیسے تم نے اس کے نبی کے لئے کیا، کھاؤ اور (دوسروں کو) کھلاؤ۔ اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے گھر آ کر گھی کو مختلف پیالوں میں تقسیم کر دیا اور کچھ اس مشکیزے میں رہنے دیا جس سے ہم نے ایک یا دو مہینے تک سالن بنایا۔ (دیکھئے: مسند ابی یعلی، 3/430، حدیث: 4198۔ معجم کبیر للطبرانی، 25/120، حدیث: 293۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 8/165) گھی کا خالی مشکیزہ خود بخود کنارے تک بھر جانا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا ایک عظیم معجزہ ہے۔

اس معجزہ کی روشنی میں چند باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

بزرگوں کی خدمت میں بے غرض نذرانے (تحفے) پیش کرنا باعثِ سعادت و خیر و برکت ہے۔

اگر کسی کا بھیجا ہوا نذرانہ یا کوئی چیز کسی کے پاس پہنچائیں تو واضح طور پر بتا دینا چاہئے کہ یہ فلاں نے آپ کے لئے بھیجا ہے تاکہ وہ یہ نہ سمجھے کہ یہ اپنی طرف سے پیش کر رہا ہے۔

کسی بات کی جانچ پڑتال اور تحقیقِ حال کیلئے ڈائریکٹ اس سے رابطہ کرنا چاہئے جو ہمارے شکوک و شبہات دور کر دے۔

کسی کے پاس کوئی چیز بھیجی جائے تو کچھ ایسی وضاحت کر دی جائے کہ سامنے والے کو معلوم ہو جائے کہ یہ امانت ہے یا ہدیہ (تحفہ)۔

اگر کوئی ہمیں کھانے پینے کی چیز بھجوائے تو برتن، روٹیوں کا رومال، خوان پوش (کھانے کی ٹرے ڈھکنے کا کپڑا) اور کپڑے کا تھیلا یا کوئی اسپیشل شاپر وغیرہ جس میں وہ کھانا بھیجا گیا ہو وہ واپس کر دینا چاہئے سوائے یہ کہ اس کے رکھ لینے کا رواج ہو۔

بھلائی کے فوائد اور برائی کے نتائج بسا اوقات اللہ پاک دنیا میں بھی دکھا دیتا ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

بچوں کو دین کی جانب کیسے مائل کریں

ڈاکٹر ظہور احمد دانش عطاری مَدَنی*

والدین اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے اپنی محنت صرف کرتے ہیں کہ ہماری اولاد نیک، پرہیز گار، عبادت گزار بنے۔ اولاد کے اندر عبادت کرنے کی امنگ، شوق اور جذبہ پیدا کرنے کے لئے انہیں ترغیب دلانے یا صرف نصیحت کرنے پر اکتفانہ کریں بلکہ ہمیں خود اپنے عمل میں تبدیلی لانی ہوگی اور ایسے طریقے اپنانے ہوں گے جنہیں دیکھ کر بچوں میں عبادت کا جذبہ پیدا ہو، کیونکہ والدین جو کہتے ہیں بچہ اس پر عمل نہیں کرتا بلکہ جو وہ کرتے ہیں بچہ انہیں دیکھ کر وہ کام کرتا ہے۔ اس حوالے سے کچھ مشورے تحریر کئے جارہے ہیں جو آپ کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے میں Helpful ثابت ہوں گے۔

والدین مستقل مزاجی اپنائیں!

والدین اپنی اولاد کے لئے رول ماڈل ہوتے ہیں اور بچے ان کے معمولات کو دیکھ کر انہیں کاپی کرتے ہیں۔ اگر آپ اپنے روزانہ کے معمولات میں نماز اور دیگر عبادات کو شامل رکھیں گے تو بچے بھی آپ کی دیکھا دیکھی ان نیک کاموں کو کرنا شروع کردیں گے۔

نماز کے لئے چستی کا اظہار کریں

جب بھی نماز کا وقت ہوجائے تو والد کو چاہئے کہ سب کام چھوڑ کر خوشی خوشی مسجد کو جائے اور والدہ بھی وضو کرکے نماز کے لئے کھڑی ہوجائے اس طرح بچوں کو نماز کی اہمیت معلوم ہوگی اور وہ بھی اسی جوش اور جذبے سے نماز پڑھیں گے، اگر ان کے سامنے طبیعت کی خرابی یا محض سستی کا اظہار کریں گے ان کی بھی ایسی عادت بن جائے گی۔

عبادت کا ماحول بنائیں

بچوں میں عبادت کی رغبت پیدا کرنے کے لیے گھر میں ایک ایسی جگہ خاص کرلیں جہاں آپ روزانہ نماز، تلاوتِ قراٰن اور ذکر و درود وغیرہ کا معمول بنائیں اور بچوں کو بھی اپنے ساتھ بٹھائیں اس طرح بھی بچوں کے اندر عبادت کا شوق پیدا ہوگا۔ گھر میں وقتاً فوقتاً خود نعت و تلاوت پڑھنے یا اچھی آواز میں سننے کا ماحول بنائیں کہ اس سے بھی بچوں میں مذہبی رجحان پیدا ہوگا۔

کتابیں، بیانات اور نیک لوگوں کے واقعات

عبادت کا شوق دلانے کے لیے بچوں کی عمر کے مطابق انہیں عبادت کی فضیلت اور اہمیت پر کتابیں پڑھنے کو دیں اور صحیح العقیدہ عالم دین کے بیانات اور اسلامک ویڈیوز دکھائیں۔

بچے کہانیاں بڑے شوق اور دلچسپی سے سنتے ہیں، انہیں ان کے ذہن کے مطابق بزرگوں کی عبادت و ریاضت کے واقعات سنائیں اور ان عبادات پر ملنے والے انعامات بتائیں اس سے بھی ان کے

* مدنی چینل فیضانِ مدینہ، کراچی

اندر ذوقِ عبادت پیدا ہوگا۔

تفریح کے لئے دینی سرگرمیاں

بچوں کے ساتھ کھیل کھیل میں ڈرائنگ یا ایسی دستکاری بنائیں جس کا تعلق عبادت سے ہو جیسے مسجد، قراٰن پاک، کتاب، تسبیح وغیرہ چیزوں کی تصویر بنائیں۔

نمازوں کی معلومات

عبادات کو روزمرہ کے معمولات میں بھی شامل کریں، بچوں میں نماز کی اہمیت پیدا کرنے کے لئے نمازوں کے نام اور ان کے اوقات بتائیں کہ کس وقت میں کونسی نماز پڑھی جاتی ہے، رکعتوں کی تعداد بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ کس نماز میں کتنی رکعت فرض ہیں، کتنی واجب اور سنتیں اور نوافل کتنے ہیں۔

کھانے کے وقت کی عادات

کھانے سے پہلے خود بھی ہاتھ دھوئیں اور بچوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں اور جب کھانا کھانے بیٹھیں تو سنت کے مطابق بیٹھیں، بسم اللہ اور کھانے کی دعا پڑھیں، کھانے سے فارغ ہو کر اللہ پاک کا شکر ادا کریں تاکہ آپ کو دیکھ کر بچوں میں بھی یہ شعور پیدا ہو۔

بچوں کے ساتھ مذہبی تقریبات میں شرکت کریں

بچوں کو مذہبی محافل، اجتماعات اور تقریبات میں اپنے ساتھ لے کر جائیں تاکہ وہ ان دینی تقریبات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکیں اور اس کے اثر کو سمجھ کر قبول بھی کر سکیں۔

اسی طرح جب بھی بچوں کی مذہبی تعطیلات ہوں مثلاً عیدین، 12 ربیع الاول، محرم الحرام وغیرہ کی مناسبت سے بچّوں کو ان دنوں کی معلومات فراہم کریں اور ان دنوں کو منانے کے طریقے بتائیں اور ان میں ہونے والے خلاف شریعت کاموں کی نشاندہی کرکے اس کی مذمت بیان کریں تاکہ بچوں کے ذہنوں میں اسلام کی صحیح معلومات راسخ ہو سکے۔

حوصلہ افزائی کریں

آپ کا بچہ یا بچی کسی دن اپنی کسی عبادت کا ذکر کرے مثلاً میں نے آج اتنی بار درود شریف پڑھا۔ میں نے چھینک آنے پر الحمدُ للہ کہا، گھر میں داخل ہوا تو سب کو سلام کیا، سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر اور اترتے وقت سبحٰن اللہ کہا تو آپ ان کاموں پر ان کی حوصلہ افزائی کریں، شاباشی دیں اگر ہو سکے تو کوئی تحفہ بھی دے دیں، آپ کے اس عمل سے بچے کو خوشی ہوگی اور وہ آہستہ آہستہ ان کاموں کو اپنی عادت میں شامل کرلے گا۔

نیز بچوں کے ذہن میں سینکڑوں سوالات بھی پیدا لیتے ہیں چاہے وہ معاشرتی مسئلہ ہو یا مذہبی، والدین کو چاہیے کہ پوری توجہ کے ساتھ ان کا سوال سنیں اور ان کے ذہن کے مطابق حکمت کے ساتھ انہیں تشفی بخش جواب بھی دیں۔

بچوں کے سامنے بھی شکر ادا کریں

اچھا کھانے، اچھا کپڑا پہننے یا کوئی بھی خوشی یا نعمت ملنے پر بچوں کے سامنے اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی عادت بنائیں اور انہیں یہ بھی بتائیں کہ ہم جس قدر اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر ادا کریں گے نعمتوں میں اتنا ہی اضافہ ہوتا رہے گا اس طرح انہیں بھی شکر کی ترغیب ملے گی۔

بچوں کے دوستوں پر نظر رکھیں

صحبت اچھی ہو یا بری اپنا اثر چھوڑتی ہے لہٰذا بچوں کی صحبت کس طرح کے بچوں کے ساتھ ہے اس کا جائزہ لیں اور انہیں اچھے اور مذہبی ماحول والے بچوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے مواقع فراہم کریں اور ایسی صحبت کے فائدے بھی بتائیں۔

نرم رہنمائی Gentle Guidance

بچوں کا ایک مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی چیز سے جلدی متأثر ہو جاتے ہیں اور اپنے بڑوں سے ضد کرکے اسے حاصل بھی کرلیتے ہیں مگر کچھ ہی وقت بعد وہ اسی چیز سے اکتا بھی جاتے ہیں، تو ایسے موقع پر والدین کو حکمت عملی اور برداشت سے کام لینا چاہیے اور اگر وہ چیز بچوں کے فائدے کی ہے اور وہ اسے خریدنے کی استطاعت بھی رکھتے ہیں تو انہیں لے دیں ورنہ اگر کوئی نقصان والی چیز ہے تو پیار محبت سے اس کے نقصان بتاکر بچوں کی ذہن سازی کر دیں۔

قارئین! ہم نے کوشش کی ہے کہ بچوں کو ایک اچھا دین دار انسان بنانے کے حوالے سے والدین کس کس انداز میں ان کی تربیت کر سکتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اپنی اولاد کی دینی اور دنیاوی اعتبار سے اچھے انداز میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے بچوں کو نیک نمازی عاشقِ رسول بنائے۔ اٰمین

بیٹیوں کی تربیت

اُمِّ میلاد عطاریہ*

بیٹیوں کو صالحات کی سیرت پڑھائیں

تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ زندہ و جاوید وہی قومیں کہلاتی ہیں جن کا تعلق اپنے اسلاف سے مضبوط ہوتا ہے، ایسی قومیں ہر معاملے میں اپنے اسلاف سے راہنمائی لیتی نظر آتی ہیں۔ پیاری اسلامی بہنو! بحیثیت مسلم قوم ہمیں چاہئے کہ اپنے بزرگوں بالخصوص بزرگ خواتین (صحابیات و صالحات) کے دامن سے وابستہ رہیں اور ان کی سیرت سے راہنمائی حاصل کرتی رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہماری بزرگ خواتین نے اخلاص و لِلّٰہیت، تقویٰ وطہارت، اسلام کی خاطر سر فروشی اور رضائے الٰہی پر رضامندی وغیرہ کے واقعات پر مبنی ایسے انوکھے، حیرت انگیز اور قابلِ فخر کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جو تاریخ کے صفحات کی زینت بھی ہیں اور راہِ عمل میں مسلمان خواتین کے لئے دعوتِ عمل بھی۔ اگر ہم ان کے نقشِ قدم پر چلیں گی تو ہماری ذات قابلِ ملامت نہیں بلکہ باعثِ فخر ہو گی۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی بیٹیوں کو صحابیات وصالحات رضی اللہ عنہن کی سیرت پڑھائیں، رات سوتے وقت شہزادیوں اور پریوں کی من گھڑت کہانیاں سنانے کے بجائے اسلام کی حقیقی شہزادیوں کے واقعات سنائیں، ان کا تعارف کروائیں، انہیں سکھائیں کہ دین کے احکام پر عمل کیسے کرنا ہے؟ عبادت کیسے کرنی ہے؟ رشتوں کو کیسے نبھانا ہے؟ مصیبت پر صبر کیسے کرنا ہے؟ ضرورت پڑنے پر اپنی، اپنے گھر والوں کی حفاظت و کفالت کیسے کرنی ہے؟ دین، دنیا کو کیسے ایک ساتھ لے کر چلنا ہے؟ اس کے لئے ہمیں تیاری کرنی پڑے گی، اپنی بیٹیوں کے دلوں میں صحابیات وصالحات کی سیرت راسخ کرنی ہے انہیں آئیڈیل بنانا ہے، تاکہ زندگی کے جس موڑ پر بھی بیٹی گھبرائے، ڈگمگائے تو سیرتِ صالحات سے مدد حاصل کرے۔ یاد رکھئے! مٹی کا کھلونا اسی وقت اچھا اور خوبصورت بن سکتا ہے جب مٹی کچی ہو اور بنانے والا اس کام میں ماہر ہو مٹی سوکھنے اور پکی ہو جانے کے بعد اس کھلونے میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی اور اگر کوشش کی جائے گی تو کھلونا ٹوٹ جاتا ہے، بچپن بھی ایسا ہی نرم دور ہے کہ اس میں اولاد کی جیسی تربیت کی جائے اور جیسی عادتیں ڈالی جائیں تو اولاد بڑے ہو کر ویسی ہی نکلتی ہے لہٰذا تربیت کا صحیح وقت بچپن ہی ہے ابھی سے بچیوں کو یہ بتائیں کہ حضرتِ فاطمہ

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

رضی اللہ عنہا مسجدِ بیت (گھریلو مسجد) کے محراب میں ساری ساری رات نَماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ صُبْح طُلُوع ہو جاتی۔[1] حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا روزانہ بِلاناغہ نَمازِ تہجد پڑھا کرتی تھیں[2] بسا اوقات اس کثرت سے (لگاتار) روزے رکھنے لگتیں کہ کمزور ہو جاتیں۔[3] حضرت حولا بِنْتِ تُوَیْت رضی اللہُ عنہا ساری ساری رات نَماز پڑھنے میں گزار دیتی تھیں۔[4] حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہُ عنہا کے متعلق ہے کہ فرائض کے عِلاوہ بھی کثرت سے (نفل) نَماز کا اہتمام فرمایا کرتیں۔ بعض صحابیات کا یہ معمول رہا کہ جب انہیں کوئی خوشی کی بات پہنچتی شکرانے کے طور پر عبادتِ الٰہی بجالاتیں، جیسا کہ حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہُ عنہا نے اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نکاح کی خوشی میں صَدَقَہ و خیرات کے ساتھ ساتھ کثیر روزوں کا اہتمام بھی فرمایا۔[5]

بچیوں کو یہ بھی سکھائیں کہ صحابیات و صالحات کا صبر بھی بڑے کمال کا تھا حضرت حَمْنَہ رضی اللہُ عنہا نے ایک ہی وقت میں اپنے خالو، بھائی اور شوہر (حضرت مُصْعَبْ بن عُمیر) کی شہادت کی خبر سن کر صبر کر لیا تھا، اُمِّ شریک رضی اللہُ عنہا کو اہلِ مکہ باندھ کر دھوپ میں ڈال دیتے اور کھانے پینے کو بھی کچھ نہ دیتے، تین دن تک اس تکلیف پر وہ صبر کرتی رہیں، حضرت اسماء بنتِ ابو بکر کو ابو جہل نے رازِ مصطفٰے نہ بتانے پر زوردار طمانچہ مارا جس سے ان کے کان کی بالی دور جا گری، مگر انہوں نے راز نہ بتایا۔ حضرت سمیہ رضی اللہُ عنہا وہ پہلی شیر دل خاتون ہیں جنہوں نے اپنے مسلمان ہونے کا واضح اعلان کیا اور بہت سختیاں جھیلیں، حضرت سمیہ کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سخت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا تھا یہاں تک کے ابو جہل نے ان کو شہید کر دیا۔

اسلامی بہنو! تبلیغِ دینِ اسلام یعنی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے صحابیات کا کِردار اگر دیکھا جائے تو اس میدان میں بھی صحابیات پیچھے نہ رہیں، بلکہ کئی جلیلُ القدر صحابہ انہی صحابیات کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں اسلام لائے۔ مثلاً امیرُ المومنین حضرت عُمَر فاروق رضی اللہُ عنہ اپنی بہن کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں ایمان لائے، اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہُ عنہ نے حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہُ عنہا کی نیکی کی دعوت سے متأثر ہو کر دامَنِ مصطفٰے کو تھاما۔ اسی طرح علم کے میدان میں بھی صحابیات پیچھے نہ ہٹیں، اپنی گھریلو مصروفیات کو آڑ نہ بنایا بلکہ صحابیات رضی اللہُ عَنْہُنَّ کے دِلوں میں یہ خواہش شدید اَنگڑائیاں لینے لگی کہ ان کے لیے بھی ایسی مَحافِل منعقد ہونی چاہئیں جن میں صِرف اور صِرف اِنہی کی تعلیم و تَربِیَت کا اہتمام ہو۔ ایک صحابیہ رضی اللہُ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر باقاعدہ عرض کی کہ ان کے لئے بھی کچھ وقت خاص ہونا چاہئے جس میں وہ دین کی باتیں سیکھ سکیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں مخصوص جگہ پر مخصوص دن جَمْع ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔[6] یہ اسلام کی بہترین خواتین کے چند اوصاف ذکر کئے گئے ہیں۔ اپنی بیٹیوں کو صحابیات و صالحات کی سیرت تفصیل سے پڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے شعبے المدینۃ العلمیہ کی جانب سے بہترین کتاب بنام ”صحابیات و صالحات کے اعلیٰ اوصاف“ شائع کی گئی ہے اس کتاب کو ہم خود بھی پڑھیں اور اپنی بیٹیوں کو بھی پڑھائیں اس کا نتیجہ اپنی آنکھوں سے آپ خود دیکھیں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ربِّ العالمین دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں شرکت کر کے بھی اپنی تربیت کا سامان کیا جاسکتا ہے اپنے آپ کو گناہوں سے بچایا جا سکتا ہے۔ اِنْ شآءَ اللہ الکریم

---

(1) مدارج النبوت، 2/461 (2) دیکھئے: سیرتِ مصطفٰے، ص660 (3) حلیۃ الاولیاء، 2/57، رقم: 1469 (4) مسلم، ص284، حدیث: 785 (5) دیکھئے: سیرتِ مصطفٰے، ص670 (6) بخاری، ص1769، حدیث: 7310 مفہوماً۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی فضیل رضا عطاری*

انشورنس کی رقم کی وراثت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ میرے والد صاحب نے لائف انشورنس کروائی ہوئی تھی اور اسے میرے نام کلیم کروایا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل والد صاحب کا قضائے الٰہی سے انتقال ہوچکا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ان کی انشورنس کی رقم کی حقدار صرف میں ہوں یا تمام ورثاء حقدار ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاً یہ یاد رکھئے کہ لائف انشورنس کروانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے کیونکہ اس میں پالیسی ہولڈر کی طرف سے جمع کروائی گئی رقم کی شرعی حیثیت قرض کی ہے جس پر اسے نفع ملنا مشروط ہوتا ہے حالانکہ قرض پر مشروط نفع سود ہے اور سود حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن و حدیث میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔

اگر کوئی انشورنس کروالے تو اس پر لازم ہے کہ اس معاملے کو فوراً ختم کرے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے۔ نیز لائف انشورنس کی مد میں جتنی رقم جمع کروائی ہو صرف اتنی رقم واپس لی جاسکتی ہے جبکہ اضافے والی سودی رقم لینا حلال نہیں۔

اور اگر پالیسی ہولڈر کا انتقال ہوجائے تو نامزد کردہ فرد کمپنی میں کلیم کرکے پالیسی ہولڈر کی جمع کروائی ہوئی اصل رقم لے لے اور سود والی رقم چھوڑ دے۔ پھر اصل رقم مرحوم کے تمام ورثاء کے درمیان شرعی طریقہ کار کے مطابق تقسیم ہوگی۔ ایسا نہیں ہوگا کہ وہ رقم صرف نامزد کردہ فرد کو ملے کیونکہ کمپنی میں کسی کو نامزد کروانے کا مقصد اسے مالک بنانا نہیں ہوتا بلکہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ پالیسی ہولڈر کے انتقال کی صورت میں وہ فرد کمپنی سے رقم وصول کرکے مرحوم کے ورثاء کو پہنچا دے، تو چونکہ اسے مالک بنانا مقصود نہیں ہوتا اس لئے وہ اس رقم کا مالک بھی نہیں بنتا، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں صرف آپ والد صاحب کی لائف انشورنس کی اصل رقم کی حقدار نہیں ہیں بلکہ مرحوم کے تمام ورثاء اس کے حقدار ہیں۔

خیال رہے کہ اگر کسی نے سودی رقم لے لی ہو تو اس پر واجب ہے کہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اتنی رقم صدقے کے ثواب کی نیت کیے بغیر زکوٰۃ کے حقدار کسی شرعی فقیر کو دے دے۔

تنبیہ: انشورنس کی ایک اور صورت جنرل انشورنس ہے جو غیر جاندار چیزوں کی ہوتی ہے اور جنرل انشورنس بھی حرام و گناہ ہے کیونکہ وہ جوئے اور ظلم پر مشتمل ہوتی ہے، اس طرح کہ اگر مقررہ مدت کے دوران پالیسی ہولڈر کی خریدی ہوئی چیز کو کوئی نقصان پہنچا تو کمپنی کو اس کی تلافی کرنی ہوتی ہے اور یوں پالیسی ہولڈر کا فائدہ ہوجاتا ہے کہ اس صورت میں نقصان زیادہ ہونے کی صورت میں کم رقم دے کر زیادہ رقم مل جاتی ہے اور اگر پالیسی ہولڈر کی چیز مقررہ مدت تک کمپنی کے بیان کردہ نقصانات سے محفوظ رہی تو اس کی جمع کردہ ساری رقم اسے واپس نہیں ملتی اور کمپنی کا فائدہ ہوجاتا ہے، اسی کو جُوا کہتے ہیں نیز جو نقصان کمپنی نے نہیں کیا اس کی تلافی کا ذمہ دار کمپنی کو ٹھہرانا ظلم ہے اور جُوا اور ظلم دونوں ہی حرام ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا شعیب احمد عطاری*

عالمی مدنی مرکز میں مختلف شعبہ جات کے اجتماعات

◎ 5 تا 7 جولائی 2024ء کو شعبہ گھریلو صدقہ بکس کے تحت تین دن کا اجتماع ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطاری، دارُالافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام اور اراکینِ شوریٰ سمیت دیگر مبلغین نے حاضرین کی تربیت کی۔ ◎ 7 تا 9 جولائی کو شعبہ عُشر کے تحت ملک بھر کے ذمّہ داران کا تین دن کا اجتماع ہوا جس میں نگران و اراکینِ شوریٰ سمیت دیگر مبلغین نے حاضرین کی تربیت کی۔ ◎ 15 تا 17 جولائی کو شعبہ فیضان آن لائن اکیڈمی کا تین دن کا اجتماع ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطاری اور رکنِ شوریٰ عبدالحبیب عطاری سمیت دیگر مبلغین نے حاضرین کی تربیت کی اور اسٹاف اور اساتذۂ کرام کو شیلڈز دیں۔ ◎ 19 تا 21 جولائی کو دارُالمدینہ انٹرنیشنل اسلامک ایجوکیشن سسٹم کے ذمّہ داران کا تین دن کا اجتماع ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ، اراکینِ شوریٰ، مولانا کفیل عطاری مدنی اور CEO ڈاکٹر دانش اقبال عطاری نے مختلف اُمور پر تربیت فرمائی۔

ملکوال میں نابینا افراد کے مدرسۃُ المدینہ کا افتتاح

پنجاب کے شہر ملکوال (ضلع منڈی بہاؤ الدین) میں دعوتِ اسلامی کے تحت مدرسۃُ المدینہ فیضانِ اہلِ بیت برائے نابینا کا افتتاح ہوا۔ اس سلسلے میں افتتاحی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں سیاسی و سماجی شخصیات، تاجران اور مقامی عاشقانِ رسول سمیت مختلف شعبہ جات کے ذمّہ داران اور طلبۂ کرام نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے شانِ اہلِ بیت اور امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت پر بیان کیا اور شُرکا کو نمازوں کی پابندی کرنے، نیک اعمال کرنے، علمِ دین سیکھنے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی ترغیب دلائی۔

انڈونیشیا میں مدرسۃُ المدینہ اور جامعۃُ المدینہ کا افتتاح

آچے بسار انڈونیشیا میں دعوتِ اسلامی کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سے متصل جامعۃُ المدینہ کی برانچ کا افتتاح کر دیا گیا۔ اس موقع پر افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں رکنِ شوریٰ حاجی قاری ایاز عطاری، مولانا عبدالواحد شافعی مدّظلہ العالی، مشائخ و علمائے کرام، مذہبی امور اور سرکاری اداروں کے عہدیداران سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نگرانِ انڈونیشیا مشاورت حاجی غلام یاسین عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں ساتھ دینے کی ترغیب دلائی۔ دوسری جانب بندہ آچے سٹی انڈونیشیا میں قائم جامع مسجد فاطمہ سے متصل جگہ پر مدرسۃُ المدینہ کی نئی برانچ کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی قاری ایاز عطاری، نگرانِ انڈونیشیا مشاورت حاجی غلام یاسین عطاری، اساتذۂ کرام اور طلبہ نے شرکت کی۔ تقریب میں رکنِ شوریٰ نے بچّوں کو سبق پڑھا کر اس برانچ کا افتتاح کیا۔

دعوتِ اسلامی کے مختلف دینی کاموں کی جھلکیاں

❁ شعبہ تعلیم کے تحت کراچی یونیورسٹی میں میٹ اپ ہوا جس میں ڈاکٹرز، فیکلٹی ممبران اور پروفیسرز سمیت دیگر شخصیات نے شرکت کی، رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطاری نے بیان کیا۔ ❁ پنجاب کے شہر پاکپتن شریف میں شعبہ مزاراتِ اولیا کے تحت اجتماع ہوا

*شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

جس میں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والی شخصیات سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی، رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطّاری نے شانِ صحابہ و اہلِ بیت کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے شُرَکا کو اپنی زندگی ان کی مبارک سیرت کے مطابق گزارنے کی ترغیب دلائی۔ ❁ میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے تحت پریس کلب حیدرآباد میں طہارت کورس ہوا جس میں میڈیا سے تعلق رکھنے والی مختلف شخصیات نے شرکت کی، مبلغِ دعوتِ اسلامی نے شُرَکا کو طہارت کورس کی اہمیت بتاتے ہوئے فرض علوم سیکھنے کا ذہن دیا جبکہ دعوتِ اسلامی کی خدمات سے آگاہ کرتے ہوئے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی ترغیب دلائی۔ ❁ شعبہ معاونت برائے اسلامی بہن کے تحت کراچی کے علاقے ناظم آباد E-11 میں مدنی مرکز فیضانِ صحابیات کا رکنِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی نے افتتاح کیا اور دُعا کروائی جبکہ مقامی ذمّہ داران نے رکنِ شوریٰ کو مرکز سے متعلق بریفنگ دی۔ ❁ فیضانِ مدینہ اسٹیج فورڈ یوکے میں جامعۃُ المدینہ انٹرنیشنل افیئرز کے تحت سیشن ہوا جس میں جامعۃُ المدینہ کے طلبہ اور اساتذہ نے شرکت کی، شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی قاسم عطّاری نے طلبہ کو پڑھائی پر بھرپور توجہ دینے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے دینی و اصلاحی کاموں میں حصہ لینے کا ذہن بھی دیا۔ ❁ ساؤتھ کوریا کے شہر بوسان میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت Meet up ہوا جس میں P.H.D اسکالرز اور ایجوکیشن فیلڈ سے وابستہ افراد کی شرکت ہوئی۔ ساؤتھ افریقہ سے بذریعہ ویڈیو لنک مفتی عبد النبی حمیدی مُدَّظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرَکا کو نیک اعمال کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہونے کا ذہن دیا۔ ❁ چنیکا دارُالسلام تنزانیہ میں قائم جامعۃُ المدینہ فیضانِ شیخ عبد القادر جیلانی میں حضرت مولانا شیخ حسن سعید چیز نگا شافعی مُدَّظِلُّہُ العالی کی تشریف آوری ہوئی جہاں طلبہ اور اساتذہ نے ان کا استقبال کیا اور ملاقات بھی کی، شیخ حسن سعید صاحب کو دنیا بھر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی کاموں کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں، شیخ صاحب نے خدماتِ دعوتِ اسلامی کو سراہا اور مزید ترقی کیلئے دعائیں کیں۔ ❁ نیپال کے شہر نیپال گنج مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں شعبہ مدرسۃُ المدینہ بالغان کے تحت "معلم کورس" ہوا جس میں مدرسۃُ المدینہ کے اسٹوڈنٹس سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نگرانِ مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان نے کورس کروایا اور شُرَکا کو قراٰنِ پاک پڑھانے کے متعلق مختلف امور بتائے۔ ❁ شعبہ خدامُ المساجد والمدارس کی کوششوں سے موزمبیق کے سٹی نمپولا میں فیضانِ قراٰن مسجد کا افتتاح ہوا جس میں افریقن عاشقانِ رسول اور ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی شرکت ہوئی۔ نگران نمپولا مولانا محبوب عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے شُرَکا کو نمازوں کی پابندی کرنے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی ترغیب دلائی۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (جولائی 2024ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ یا آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، جولائی 2024ء میں دیئے گئے 5 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: 1 امیرِ اہلِ سنّت کی سفرِ مدینہ 1980 سے واپسی: 24لاکھ 32ہزار 76 2 فیضانِ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ: 27لاکھ 87ہزار 38 3 امیرِ اہلِ سنّت اور تعظیمِ سادات (قسط اول): 29لاکھ 34ہزار 199 4 پیارے نبی کی پیاری آل: 31لاکھ 57ہزار 239 5 نیکی کی دعوت کیسے دیں؟ 28لاکھ 22ہزار 486۔

جولائی 2024ء میں امیرِ اہلِ سنت کی جانب سے جاری کئے گئے پیغامات کی تفصیل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے جولائی 2024ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّاؔر" کے ذریعے تقریباً 3089 پیغامات جاری فرمائے جن میں 569 تعزیت کے، 2377 عیادت کے جبکہ 143 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت نے بیماروں سے عیادت کی، انہیں بیماری پر صبر کرنے کا ذہن دیا جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعائیں کی۔

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے
news.dawateislami.net

ربیع الآخِر کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سِن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
6 ربیعُ الآخر 1370ھ	یومِ وِصال خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم محمد شریف محدثِ کوٹلوی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1439ھ
11 ربیعُ الآخر 561ھ	یومِ عرس غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1438 تا 1445ھ اور "غوثِ پاک کے حالات"
17 ربیعُ الآخر 701ھ	یومِ وِصال ولیِ کامل حضرت سیّد محمد شاہ دولہا سبزواری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1439ھ
18 ربیعُ الآخر 725ھ	یومِ وِصال سلطانُ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1439ھ
21 ربیعُ الآخر 1252ھ	یومِ وِصال حضرت علّامہ محمد امین ابنِ عابدین شامی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1439ھ
25 ربیعُ الآخر 1046ھ	یومِ وِصال قُطبِ عالَم حضرت سیّد عالَم شاہ بخاری سہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1441ھ
29 ربیعُ الآخر 627ھ	یومِ وِصال صوفی بزرگ حضرت شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1441ھ
ربیعُ الآخر 4ھ	وِصالِ مبارکہ اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہُ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1438، 1439ھ اور "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین"
ربیعُ الآخر 6ھ	شہدائے سَریۂ محمد بن مسلمہ رسولِ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 10 صحابۂ کرام کو ذُوالقُصّہ کے قبائل کی سرکوبی کے لئے بھیجا اس سریہ میں اکثر صحابہ شہید ہوئے۔	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1442ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

اس مہینے کی مناسبت سے ان رسائل کا مطالعہ کیجئے:

دو جھوٹ

اللہ

بچّہ کبھی گر پڑتا ہے اور روتا ہے تو بعض اوقات اُس کی امّی وغیرہ اُس کو
بہلانے کیلئے کہتی ہے: کوئی بات نہیں بیٹا! کوئی چوٹ نہیں لگی
یہ تو کِیڑی (چیونٹی) مَر گئی ہے۔ (حالانکہ ماں کو پتا ہوتا ہے کہ چوٹ لگی ہے
اور کِیڑی بھی نہیں مری، یوں یہ "دو جھوٹ"
ہوئے) ہمارا سچّا اللہ پاک اپنے سچّے نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
کے صدقے ہمیں ہمیشہ سچ بولنے والا بنائے۔ اٰمین۔

صلّوا علی الحبیب
صلَّی اللہُ علیٰ محمَّد

بچّہ کبھی گر پڑتا ہے اور روتا ہے تو بعض اوقات اُس کی امّی وغیرہ اُس کو بہلانے کیلئے کہتی ہے: کوئی بات نہیں بیٹا! کوئی چوٹ نہیں لگی یہ تو کِیڑی (چیونٹی) مَر گئی ہے۔ (حالانکہ ماں کو پتا ہوتا ہے کہ چوٹ لگی ہے اور کِیڑی بھی نہیں مری، یوں یہ "دو جھوٹ" ہوئے) ہمارا سچّا اللہ پاک اپنے سچّے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں ہمیشہ سچ بولنے والا بنائے۔ اٰمین

978-969-722-717-4
01130277
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net